



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: ..... مخیر بیان القرآن (اصول)

مؤلف: ..... مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب

ناشر: ..... مکتبہ رحمانیہ

صفحہ: ..... نعل شاد پر نثر لاہور

(استدعا)

الحمد للہ تعالیٰ کے لفظ اور اسے انسانی طاقت اور ہنر کے ساتھ کہتے ہیں  
 نام مستحق اور جہد ساری شہ پر مری اور مری صیغہ کی گئی ہے۔  
 ہر کی حالت سے اُکڑی نفعی نظر آنے و مصلحت درست ہیں  
 تو از رو کہ مصلحت قرار دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم نے گا۔ کتاب کی کے  
 ہے محبت و شکر گو اور اس ہے۔ (تعارف)





تحریر بیان افترقون ثانیہ کو دوا فرستے اطلاع تمام مومن کے اس کے کام رسوق جو ملاؤ کہ میں گمراہی میں تھا اور ان کو سنا دینے کا ارادہ رکھتا تھا کہ یہ گمراہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ

یہ وہ نام ہے اس واسطے کہ یہ تمام قرآن مسرت سے پڑھیں اور جو عبادت است سب دل  
پیش فرمائیں اور یہ نام مسرت اور بڑے شوق سے پڑھنا۔ اور جو عبادت است سب دل  
اور جو عبادت است سب دل پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل

مُكَانٍ لِّلْقُرْآنِ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ

ایمان جو ان کا قائل ہادی کہ قرآن مجید مسرت سے پڑھنا اور جو عبادت است سب دل  
پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل  
پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل  
پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل  
پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل  
پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل  
پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل پیش فرمائیں اور جو عبادت است سب دل

وَاللَّهُ أَكْبَرُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## خطبہ تفسیر بیان القرآن

الرَّاسِخُونَ (۱) عَلِمُوا الْقُرْآنَ (۲) حَقْلًا (۳) عِلْمُهُ الْخَبَرُ (۴) ۱۲۰۰ اِنْزِلَ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ بِالْهُدَى وَبِالنُّورِ يُنْظِرُهُمْ عَلَى مَنَاسِكِهِمْ كُلِّهَا وَكُلِّ شَيْءٍ شَبَّهَتْهُ (۲۸) مُحَقِّقًا لِّلْاَسْئَلِ لِّلَّهِ وَالْبَرِّ عَنِ الشُّكِّ عَلَى الْكُفَّارِ رَحِمًا  
 يَنْتَهِمُ نَزْعَهُمْ زَكَاةً شَبَّهَتْهُمُ صَلَاتُ مَنْ لَّهُ وَرَحْمَةُ مَا سَبَّحَتْهُ عَلَيْهِ وَخَوَجَهُمْ مِنْ اَنْ يَشْكُوْا وَطَلَقَتْ مِنْهُمْ فِي تَوَرُّدِ  
 صَلَاحٍ وَمِنْهُمْ فِي الْاِنْجِلِ نَفْسٌ تَخْرُجُ اَسْرَجَ شِعَالَةٍ مُرَوَّرَةٍ فَاسْتَقْلَعَتْ قَانِسُوْهُ غِيْثُ سُلُوْهِ اَتَجِبُ تَرْوِاحَ اَسْبَاطِهِمْ يَهْمُ الْكُفَّارِ

وَعَدَ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ سَلَامَةً طَيِّبَةً وَانْزَلْنَا فِيْهَا الْغَيْثَ (۲۹) الْعَمَقَ (۳۰) ۱۲۰۱

الاجداد ایچہ نواس کتب قرآنی ظہر رہے کہ بہت روزے خرچی اور احباب کے اصوات سے بھی گاہ گاہ خیال ہوا کرتا تھا کہ کوئی مختصر خیر قرآن مجید کی  
 نگہی جادے جو حضور بات کو عادی اور رواندہ سے خالی نہ کرنا خیر و تراجہ کی کثرت دیکھ کر اس کو اسرار نہ کیا تھا جاتا تھا۔ اس کی حالت یہ پیش آنی کہ بعض  
 لوگوں نے غرض تجارت کی غرض سے نہایت بے احتیاطی سے قرآن کے ترجمہ ٹائپ کر کے شروع کئے جن میں کثرت مضامین خلاف قواعد شروع ہو گئے۔ جن  
 سے عام مسلمانوں کو بہت عزت پہنچی ہے۔ ہر چہ کہ بھوسے بھوسے رسالوں سے ان کے مفاد پر اعلان اسے زبان مسزوں کی روک تھم کرنے کی کوشش کی  
 گئی مگر چونکہ کثرت سے ترجمہ کی کاغذاتیں مل گئی ہیں۔ ۲۰۰۰ سے اس غرض کی تکمیل کے لئے کافی ثابت نہ ہوئے۔ ۵۰۰ تک لکھا جائے گا کہ کوئی ترجمہ بھی نہ اعلان  
 جادہ جس میں مشغولی اور ان تمام تر اہم مقصد پر غور سے بے انتہا ہو جائیوں ہر چہ کہ تمام دشمن تحقیق مانتین کے بالخصوص خاندان خیر کے ہر طرح  
 کافی دہلیز ہیں مگر عربین کی حالت طبیعت کو کیا کام دے کہ بعض قصاصیر میں عربی یا فارسی نہ جاننے کی مجبوری انھیں تمام میں اختصار یا زبان بدل جانے کا  
 خطرہ نہ لگے۔ عجمی زبان میں وہ سب سے سبب ضرورت ہوتے ہیں کہ ان لوگوں کو کوئی نیا ترجمہ یاد دے جس کی زبان و طرز بیان و تقریر مضامین میں ان کے  
 مذاق و ضرورت کا قافی ملا مکان پورا ملے۔ یہ ضرورت سامنے ہی اس کے ہے کہ وہ ضروری مضمون خواہ جزا قرآن ہو یا اس کے متعلق ضرورت چاہے ہندو مذہب یا سائے  
 صورت تجویز و جاپانہ کہ عجمی آفریب احباب کا قصاصیر ۱۰۰ ہزار تو بھی اس کی ضرورت روزانہ مشاہدہ و معائنہ میں آئے گی آخر نام خدا و تعالیٰ تو کا  
 ملی اہل ہند اس اطمینان پر کہ اگر میں کسی کاغذ لکھوں تو کیا ہوا؟ مکان مصر معلان فرما ماس کو دیکھنے کے کمال کر دی گئے آخر بیچ الاول ۱۳۳۷ھ میں اس کو  
 شروع کیا کہ اس کو روانہ تعلیمی سے امید قائم نہ ہو سکتا تھا کہ اس میں عجمی اس کی ضرورت روزانہ مشاہدہ و معائنہ میں آئے گی اس کی اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔

لاؤ: قرآن مجید کا سن ترجمہ کیا ہے جس میں کاغذی رقم ہونے کے ساتھ تحت تعلیمی کی بھی رعایت ہے۔

لاؤ: ترجمہ میں غامضی اور استہلال لکھنے کے لئے اور اسے اہل قریشی قصباتی ہوں کھاروت پر مجبور نہیں۔ دوسرے یہ کہ کاغذات ہر مقام کے جدا جدا  
 ہوتے ہیں اور مدنی کے کاغذات لئے جاتے ہیں لکھنؤ دیکھتے ہیں ان کے کاغذات دہلی دیکھتے ہیں ان کے کاغذات سے حیدرآباد اور دہلی والے  
 دیکھتے ہیں ایسے کاغذات عام نہیں ہوتے اور اور ترجمہ کم از کم ایسا ہو کہ قریب قریب ہندوستان کے سب سے تھوڑے کاغذ جادیں اس لئے کتابی  
 زبان ہی ہے کہ قصہ حق کے ساتھ اس میں سادہ سادہ ہے۔

لاؤ: لیس ترجمہ کے علاوہ جس مضمون کو بہت ضروری دیکھ کر اس پر ترجیح ترجمہ کی معارف ہے یا کوئی شہرہ قرآن کے مضمون سے ظاہر نہیں ہوا تھا اس  
 کا جواب یا مضمون قرآنی کسی مشہور تحقیق کے خلاف معلوم ہوا تھا اس کی تحقیق یا اس قسم کی کوئی ضروری بات ہوتی اس کو "نفس" یا کر جادیا یا  
 لکھ لکھ اہلک یا طویل عریض حکایت یا قصہ کہ بہت سے مسائل و فیرم سے تحریر کر لیں پس کیا کیا۔ غرض کہ مضامین کا نسخہ کہ مشہور نہیں بلکہ









فہرست

مضامین تفسیری، منظرہ قرآن (مکمل)

[illegible]























































































































تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الْمُبِينِ ﴿١٠٥﴾ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ هَذِهِ آيَاتُ اللَّهِ عَلَى شَرِّ الْفُسُوقِ وَاسْتِعْجَالِ الْفِتَنِ

وَرَأَوْا الْوَالِدَيْنِ إِتْرَاقًا ۖ وَرَأَوْا تَحَوُّلَ عِظْمِهِمْ بِمَا خَلَقَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

يُحَايُواكُمْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامِ ۚ وَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿١٠٦﴾

وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَتْلُونَ الْكِتَابَ إِلَّا مَا نَزَّلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِمْ ۚ فَيَلْبِسُونَ الْبِطْنِ

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَكَلَّمُونَ مِنْهُ عِنْدَ مُلْكِهِمْ لِيَقْضُوا بِهِ شُكْلًا قَلِيلًا ۚ فَيُحْيِي لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ آيَاتُهُمْ

وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَتْلِي بَعْضُهُمْ أَلْقَابًا ۚ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْبُدُهُمْ عَبْدًا مُّثَلًّا ۖ

فَأَعْرَضْنَا عَنْ بَيْتِهِمْ وَفَعَلْنَا بَعْدَ الْوَعْدِ مَا كُنَّا عَمَلِينَ ﴿١٠٧﴾

فَلْيَسِّرْ مَوَاقِلَ خُصْمِكَ تَرَدُّعَ كَلْفٍ مَوَاقِلِ ۚ وَرَأَوْا الْوَالِدَيْنِ إِتْرَاقًا ۖ وَرَأَوْا تَحَوُّلَ عِظْمِهِمْ بِمَا خَلَقَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

يُحَايُواكُمْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامِ ۚ وَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿١٠٨﴾

وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَتْلُونَ الْكِتَابَ إِلَّا مَا نَزَّلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِمْ ۚ فَيَلْبِسُونَ الْبِطْنِ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَكَلَّمُونَ مِنْهُ عِنْدَ مُلْكِهِمْ لِيَقْضُوا بِهِ شُكْلًا قَلِيلًا ۚ فَيُحْيِي لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ آيَاتُهُمْ

وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَتْلِي بَعْضُهُمْ أَلْقَابًا ۚ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْبُدُهُمْ عَبْدًا مُّثَلًّا ۖ فَأَعْرَضْنَا عَنْ بَيْتِهِمْ وَفَعَلْنَا بَعْدَ الْوَعْدِ مَا كُنَّا عَمَلِينَ ﴿١٠٩﴾

































المنفسين ومن المتاعرين وحاصنها راجع الى تفصيلها على احوال بني اسرائيل قد ليس منها حديث مرفوع صحيح متصل الاستدلال الصادق المصدق المحض الذي لا يعقل عن ظهوره وطاهر مباح هرق آراء اجمال هذه الفضة من غير سطر وطالب فيها نحن نؤمن بما ورد في القرآن على ما اراده الله تعالى والله اعلم بحقيقة الحال انتهى - قلت وقد اورد من كتب قبل ذلك حديث يافع عن عبدالله بن عمر مرفوعا عن سعد احمد بنسند لم قال ورجاله كلهم ثقات من رجال القصبين الا موسى بن جبير والى ذين تعالى فهو سنون الحال وقد نفرد ما عن يافع مولى بن عمر - لم نورد له طريق اخرى من ابن جرير بسند على سالم ما سمع عبدالله يحدث عن كتب الاسرار فذكره ثم قال ان كثير لهذا اصحح وثبت على معتقده من غير من الاستاذين المتقدمين وسالم الت الي ابيه من مولاه يافع فدار الحديث ورجع الى نقل كتب الاحاديث من كتب من غير التل وفيه معلوم انتهى ٣ محمد شفيق هذير بنسند فخره -

**سورة النحل** : ١ قوله عليم شان ثلاثة وعشرين رسول - قوله في ترجمة انما اماره ارجي لم يترجم والمحصر لاشغال تعلمهما على حكمه اخرى مذكورة في مقدمة تفسير الآية غير هذه الفضة وصرح في روح المعاني في تفسير اتمان من مصلحون من العبران المحصر في انما بهن من السبل ولم لذل عليه وجهه اه ولو حدثت على المحصر صبح ايضا ليكون المحصر بالامانة الى تحرير السحر اي لا فطن من تعلمنا حواره فلا يفتي بالحكم المذكورة فالهم ٢ ح قوله في ترجمة ليعلمون كشه لان صفة الجمع ليست بهن في المعلوم وحملت على شخص من مشاهدة الواقع ٣ ح قوله في ترجمة بادي الله تحريكهم ٤ ح في لال السحر ليس بها فون فيه متروعا نعم يوفيه على التكوين كسائر المحدثات ٥

**البركات** : اخرج ابن جرير عن شهر بن حوشب قال قالت اليهود انظروا الى محمد يحسن الحق بالاطل يذكر سليمان مع الازياء بما كان ساحرا يركب الروح لقتل الله تعالى والجوارح تلتوا المشايخ الآية ٣ ليات -

**الكلاب** : الا بادل الله دل على ان الاستيعاب غير مؤثر في هذه مل باسمه تعالى وسجله ٤ من السحاري وبه تفصح غلط متلبسة زمانا المتعلمين في الاسلام هدام الله تعالى -

**المنكحون** : يتلوا من الصلاة نقره او من التلوا نفع شرو يعمل المصنوع البيوع وطشرا ٣ مهناري وحاشبه -  
**النكح** : وانما عطف على ليد اي بذوا كتاب الله وانما كتب السحر على ملك سليمان اي عهده لما انزل عطف على السحر والتمرد بهما واحد والمطوف للغير الاختيار او به او ع آخر الوى مبه او على ما بذلوا سابل طرف او حال من ملكن او الضمير في انزل لعمرة جواب لو واحله لا بدوا دعوة ٢ مهناري -

**السلطان** : على ملك يحيى في ٢ العاشية على السحاري تلو حكاية حال ماضية لمعنة حذف الفعل وركب البالي جملة اسمية بدل على ليات المتوبة والجزم مهنريها وحذف المفضل عليه (عما شرواه) جلالا للمفضل من ان يسه اليه وتكره المتوبة لان المصير شي من القواب حير لو كانوا يعلمون جهنم فترك التعذر او العمل بالمعلم ٤ مهناري قوله خبر ذهب ابو حنبل في ان غير ههما للتعديل لا لاختصية على حد غير كما لست كما لاه اه فلا يتوهم الخبرية فيما شرواه ٤ روح المعاني -

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنًا وَقُولُوا طَائِفًا وَأَسْعَوْا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ**  
**مَا يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَظٍّ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ** ٥ **مَا تَنْتَعِرُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسِيحَةٍ أَنْ يَخْطِبَ مِنْهَا أَوْ مَثَلًا لَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ**





































[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]



کے اعتبار سے دو قسم کے معنی میں لیا گیا ہے۔ پہلی قسم کے معنی میں اس کا ترجمہ ہے۔

(۱) اس کے معنی میں اس کا ترجمہ ہے۔ پہلی قسم کے معنی میں اس کا ترجمہ ہے۔

جواب دیا گیا ہے کہ یہ اس کے معنی میں لیا گیا ہے۔ پہلی قسم کے معنی میں اس کا ترجمہ ہے۔

اس کے معنی میں اس کا ترجمہ ہے۔ پہلی قسم کے معنی میں اس کا ترجمہ ہے۔











ليست للتحويل بل للجعل المصنوع فلا يتطابق دعوتنا في تقرير الانشطة المتعلقة بأية ذات انتمى من كون بيان حكمته التحويل متنبها من قوله قد يرى. مع قوله لا يرى في تقرير رايه محصل هذا الوجه ان لمراد بالمص منها علم بعد حصوله لها عبثا وان كانوا يعلمون بمحصله لها اعتقادا كليا لذلك ان تقرير هذا الوجه قد في شطريه والتحقق ما قبل الشرح هو متصور انتمى الى رايه بغير الله تعالى ان المعنى الا لعلم كانتا موجودا ما قد علمنا انه يكون ويوجد فانه سبحانه عالم في الارز بكل ما زاد وحرده مما يوجد في الوقت الذي شاء وجوده فيها ولا يجوز ان يقال انه عالم في الارز ما هو موجود كانت في الحال لانه ليس بموجود فكيف يعلمه مردها كانتا على سلاسل الواقع والتغير على المعلوم لا على العلم وان استقرين الواجوه المذكورة في هذا الحديث ان شاء الله تعالى يكونه اقرب من سابقها ما في الضمير من محدث والله اعلم. في قوله يروى ان غير يروى عن نبي قوله اختيارا في دخلة ما في البصري لما هو بالصفة التي الصخرة تالفا ليهود. مع قوله ايمان في شئ من الاشارة الى ان في الكلام محال اسمية الصلوة ايمان الصلوة لم يروى عنه في نفي الكفر ولو اخذت الانقلاب عاما في الازدواج لكانت على الكفر كما يفهم من تكبير باعتبار نركه الفضل كانت الآية عامة لكل تدبير والمؤمن على تكفير لا سيما اليهود وكان من احرار المعنى باعتبار حال هؤلاء ان هذا يجعل احد اركان لامتحان اليهود ايمانهم بامر الله على الموافقة في اعظم امور الناس فاما لم يروى الفخر لم يرج منهم قبول الاسلام وتبين امرهم في العناد فحاشاه ان يفتن الاصلية.

تَرْفُوتُ: فِي رُوحِ الْمَعْنَى اُحْرَجَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَغِيْرُهُ عَنْ اَيِّ صَعِدَ فَاِنْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْنِي لِسِي بُوِي  
الْقَضَاءُ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالسِّي وَمَعَهُ الرَّحْلَانِ وَكَأَنَّ مِنْ ذَلِكَ هَدْيِي قَوْمَهُ فَيُنَالُ لَهُمْ هَلْ يَنْفَعُكَ هَذَا يَقْبَلُونَ لَا يَقْبَلُ هَلْ يَنْفَعُ تَوَمَّلْتُ  
يَقْبَلُونَ نَعَمْ يَقْبَلُ لَهُ مِنْ يَشْهَدُكَ يَقْبَلُ مُحَمَّدٌ وَامَّةٌ لِيَعْنِي مُحَمَّدٌ وَامَّةٌ لِقَبْلِ لَهُمْ هَلْ يَنْفَعُ هَذَا قَوْمَهُ يَقْبَلُونَ نَعَمْ يَقْبَلُ رَمَا  
عَلَيْكُمْ لِقَبْلُونَ جَاءَ يَا عَلِيَّ اِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْرَمَا لِي الرِّسَالِ قَدْ بَلَغُوا فَلَدُنْكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا وَهِيَ  
رَوَايَةُ لِيَزِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلَ عَنْ حَالِ امَّتِهِ فَيُرَكِّبُهُمْ وَيَشْهَدُ بَعْدَهُمْ وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ الرِّسَالَةُ  
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَاسْمُ نَحْوِهِ فِي فَتْحِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَغِيْرِهِ قَمْتُ وَيَتَّبِعُ التَّفسيرُ بِهِ مَعَهُ ثَبُوتُ الرُّوَايَةِ فِي حَالِ التَّعْوِيلِ عَنْ  
اَيِّ اسْتَحَقَّ مِنَ الرِّسَالَةِ قَالَ رَحِمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَدَوَّامُ الرِّسَالَةِ عَنِ امَّتِهِ مَا قَدْ اِنْ نَصَرَ قُلُوبَ الْقِبْلَةِ وَكَفَلَ بِمُضْلَاةِ هَلْ يَنْفَعُ  
الْمُقَدَّسَ لِأَنَّ اَللهُ وَمَا كَانَ اَللهُ لِيُضَيِّحَ اِهْتِمَامَكُمْ اِه ۛ

الأنفخ. وكذلك في روح المعنى اعترض بين كلامي ولما عطفنا له صفى الله عليه وسلم اسطره فأنشدح العزيمس بوجه آخر  
وقوله كذلك كثير، ما يقصد به تثبيت ما بعده وذلك لأن وجهه مشبه يكون كثيراً في النسخة والجدنية كقولك هذا القوب كهذا  
القوب في كونه خيراً من هذا وهذا التشبيه يستلزم وجود مثله ونوكه في ضمن اشرف فارينه به على طريق تكملة معهود الطيور لما  
بعده ولما كانت الجملة تدل على الطيرت كان معناه موجوداً بدونها وهي مركبة له فكانت كالكلمة الزائدة وهذا معنى قولهم ان  
الكاتب مضمحل لا انها رائدة كما بوجه كلامهم أدللت فهو جميل عجيب نشط له الإدهاش ونو تأملت في كثر جمعي ثوحفتها  
مربحاً فيها هذا التحليل والأعصر عدى ان يقال ان المشبه به هو المجعل الكلي والمشبه هو المجعل الجزئي لهذا فلكل واحد - اعم -  
كما ان جعلاً كتاباً في ذلك حصل هذا المجعل مثل ذلك بحيث يصدق ذلك الكلي على هذا الجزئي كما يقال في مسائلنا - ب - قانيا  
في كثر دياً في مكان قومه في الكلام تدياً في عليمكم في روح المعنى وكلمة الاستعلاء كما في الشهد من معنى الرقيب أو لما كذا ما  
لهذا واحترت صفة المشاهدة أو لا ولعلنا آخران لأن الطراد في الأول لبات شهادتهم على الأعم وفي الثاني اختصاصهم بكون  
مكرمون شهداء عليهم أفعال

الدعوة مع فتوحه: وما جعلنا القلعة في روح النعماني أحد الوجوه هي صحرة بيت المقدس والتي مفعول لاني لتحمل لاصفة لقبلة والمعقول الذي محذوف أي قلعة أو هي الكشاك يعني أهل يروشليم تستضي الكعبة وان استعمال بيت المقدس كان أمرا عارضا لم يرمي وإنما حمدا للقيمة الحقة. حتى كثر عليه قبل وقت هلا وهي بيت المقدس لمنهجن الناس ونظر عن ربيع الرسول منهم ومن لا ينجح ويظهر عنه أنه كان لكثرة من ان انصحفة على نداءها للإمام عارفاة والصغير في كانت لما دن عليه قوله وما





























دیکھتے تھے ان کے تو سامنے مجھ کے لیے بھیجا کر کے کہ سبقت میں تعالیٰ کو ہے (اور دوسرے میں اس کے سامنے جاز میں چنانچہ ان سمیت کو نہ توئی  
روکے گا نہ اس کا اور نہ ایسے وقت میں اور نہ کوئی دوسرا اور (ان سمیت کی شدت میں غور کر کے) یہاں لکھا کرتے) کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں  
دارالخوار سے اور بھی) سخت ہوگا (تو اس طرح غور کرنے سے تراسید و سمیراں کا کچھ اور جن تعالیٰ کی قدرت و عظمت مختلف ہو تو عید و ایسے اخیر رائے  
نہاں غور کرنے کے واسطے جو سمیت کا وقت ذکر میں نہ کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے ہی وقت میں غیر اللہ کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف ہی جاتے  
تھے اس لئے اس وقت کو یاد دہ کر مشہور کرتے ہیں کہ یہی اس وقت کی قدر و بڑا ہو جائے ہو اگر قدر سے نظر کر کے کام لیا تو اس وقت ضرور عید کا حق ہوتا  
مختلف ہو گا اور عید پر پناہ نصیب ہو۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ فَإِنَّ إِلَهَهُ الْقُرْآنُ وَاللَّهُ يَكْفُرُ عَنْ قَوْمِهِمْ إِذَا كَانُوا عَدُوًّا لَهُمْ وَنَحْنُ كَافِرُونَ ۝۱۰۱  
پہاں قرآن شرب کا وسیع ہے کہ قرآن ہی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس سے حالات ہے کہ عقلی محبت غیر اللہ کی محبت ایسی کی متا نہیں (جیسا کہ لفظ اللہ  
سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن ہی اللہ کی محبت ہے)۔

مَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ فَإِنَّ إِلَهَهُ الْقُرْآنُ وَاللَّهُ يَكْفُرُ عَنْ قَوْمِهِمْ إِذَا كَانُوا عَدُوًّا لَهُمْ وَنَحْنُ كَافِرُونَ ۝۱۰۱  
عہد الحکیم اشارۃ الی توحید الحکم بالوحدة مع تعدد الکلیہ ۳۔ ح قولہ اور کوئی ان صفات میں الی اللہ من البضای قال امر حسن  
الرحمۃ کالرحمۃ علیہا ۴۔ ح قولہ تو توحید کی حمله علی المحل ۵۔ ح قولہ میں محبت اللہ سے ضروری ہے یعنی حب اللہ الحب  
الذی یجب ان یحصل کما قالوا فی قولہ تعالیٰ الذین اتخذوا دینہم لہووا ای الذین کان بعد ان ینکونوا علیہ وهذا التشبیہ  
باعتبار حالۃ الشفع لانہم کانوا لا یدعرون اللہ فی الشفع فلا یردان الحب الذی یجب حصولہ و ما ذکر فی تفسیر الانشبیہ من  
الوصا فی التشبیہ ایضا ولم یکنوا محبین للانحداد یھذب المعایب فکفہ شیہ محبتہم للانحداد بلحب الذی یجب حصولہ وجہ عدم  
الورود ان التشبیہ نہ لیس عطل الحب الواجب بل الحب الواجب فی حالۃ الشفع خاصۃ فکان المعنی ان الشرکین یحسون  
انحدادہم فی حالۃ الشفع کما یجب ان یحبوا اللہ تعالیٰ فی حذہ الحالۃ واما حالۃ الشر فلیس فیہم حب لہم و انما ہو للعارضین خاصۃ  
فالہم و امین ۶۔ ح قولہ کیا خوب ہو حمله لکلمۃ لو علی التمس الکفر للاستعمال حکذا فسرہ استادی رحمہ اللہ تعالیٰ فلا  
حاجۃ الی تغذیر فالہم ۷۔ ح قولہ نہ یا میں نہ فسرہ عروانا عبد العزیز کما فی قولہ ولنقبضہم من العذاب والذمی دون العذاب  
الاکثر و فی قولہ و ما کان اللہ لیمدہم الایۃ فیکون یرون اعم من البھرۃ و یكون بری قلبیۃ فالہم ۸۔ ح قولہ لکی سمیت حملا  
لللام علی الجنس ۹۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكَ ۝۱۰۲  
قال المعرف والہکیم اللہ واحد لا الہ الا هو امر حسن الرحمۃ تصعب الشرکون وقلوا لہا واحدا لئن کان صادقا فلیتبا بآیۃ فاقول  
اللہ ان فی خلق السموات والارض الی قولہ یقولون لہ اور دلہ شاعین عن ابن ابی حاتم وابی الشیخ وابن مردودہ ۳۔  
المتخیر تلو بری الذین ظلموا فی قرآنہ و لو تری بالقولانیہ ای تبصر یا محمد الذین ظلموا فقولوا اذ یرون بالساء للعامل  
والمعمول یمضون العذاب لوابت امر عظیمہ واذ سمعی اما ان ای لان القوۃ الخ ۴۔ من الجلائل و قوا یغفون ان ما لکسر علی  
الاستنباط او اضمار القول ای فالتلین ذلک ۵۔

إِذْ تَبَرَأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝۱۰۳ وَقَالَ الَّذِينَ  
اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّا كُنَّا نَدْرِكُهُمْ لَسَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ كَمَا تَبْدَءُ وَآخِرُا كَذَلِكَ يُرِيدُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَتْ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ  
بِخَائِرٍ مِنْ النَّاسِ فَيَأْتِيهَا النَّاسُ كُلُّهُمْ أِمَّا إِلَى الْأَرْضِ حَلَاكِيهَا ۝۱۰۴ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ  
لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝۱۰۵ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالشُّرُوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝۱۰۶

جب کہ لو کہ جس کے کہے ہو دوسرے پہلے تھے وہ لوگوں سے سناں کہ جو جائیں جیسا کہ جس کے کہے پہلے تھے اور سب عذاب کا تابعدار کر لیں گے اور باہم ان





















































[illegible][illegible]

أَمْحِجْ أَشْرَهُ مَعْمُومَاتٍ ۖ فَمَنْ قَرَضَ فَيُؤْتِنَ الْحَقَّ فَلَا رُكُوتَ وَلَا فَسُوقَ ۚ وَلَا جَدَّ إِلَىٰ مَحْجٍ ۚ وَمَا تَلَّحُّوهُ ۚ مِنْ خَلِيلٍ

لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَزَعَجَهُمْ أُنَافٍ خَرُّوا وَسَقَمُوا قَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ حِينَ تَأْتِي الْأَكْلَابُ يَسْمَعُونَ حَبِيبَهُمْ حَتَّى تَخُضُّ حَتَّى

[illegible]

چند روز بعد از آنکه در این شهر رسید، به همراهی چند تن از یاران خود به دیدن حاکم وقت رفت و با او گفتگو کرد.

لَا تَدْرِي مَنْ يَفْجُرُ بَيْنَ النَّاصِرِينَ لَا تَدْرِي أَيُّ صَوْنٍ مِنْ حَيْثُ إِلَى الصَّالِحِينَ وَتَسْقِطُ لَهُ رُكْنُ لَيْلٍ عَقْلًا وَجِيهًا

[illegible]

فدا کیلئے انھوں نے قربان ہوئے ہیں انعام سے سوناس کے مٹیے سے اجڑا ہوا کھونڈا اور بہت ارست ہے کہ ان سے ایسے غرور و متاعی کے شعلے بج رہے ہیں جیسے غرور و تکبر کے اور انھوں نے بھی جس چیز پر غرور ہیں ان میں ان کی طرف سے کوئی شعلہ نہیں ہے۔ یہ سب انھوں نے اپنے لیے ان کی زبان و فکر و آواز سے اور اپنے افعال و احوال سے جاری کیا ہے۔ یہی ان کی زندگی ہے۔

مسئلہ ختم ہوا اور ان کی سچا کچھ دوا دی گئی ہے۔ جو مدت ہوئی کی حالت میں زیادہ تر سب کو دوسرے اور اچھے سے حالات کی جیسے اچھا لگتا ہے۔  
 بھائی اور بیوی کی باتیں کرنا کہ میں یہ کبھی دوسرے کو اس طرح کی بات نہ کہوں اور پہلے سے کئی خواہش ہے جیسے کہ کہہ دوں گی کہ حالت میں  
 زیادہ تر اچھا لگتا ہے اور یہ کہ وہ جو خواہش ہے کہ وہ نے ملوث نہ کئے جیسے خوشیاں کہہ کر ان کا دل لگائی ہوگی۔ سوچ کر یہ اصول بنوا رہا ہوں کہ جہاں ان کی طرف  
 سے کچھ نہ ہوگا، ان کے پاس کچھ بھی رہا ہے۔ صرف میں اور وہ ہیں۔

مسئلہ یہ قرار دے گا کہ ایسے کھلم کھرا کر اسے نہیں جس سے کسی میں قوت و قہر نہ ہو۔ اور نہ سب عالمی ہو کہ میں شکایت اے میری میں جتنا ہو جا رہا ہے عالمی کر کے ان کو کر رہا ہے کہ ان کے۔

ہے۔ ارجح اوقات عزت و مہمانداری کے لیے یہ وقت ہے۔ (اس وقت دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو عزت و مہمانداری عطا فرمائے۔)



[illegible]

فَأَمَّا أَتَقْسِمُ فَنَسِيتُكُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ لِكُلِّكُمْ إِنِّي أَكُفِّرُ بَعْضَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ

حَسْبُهُ وَقَدْ عَذَابُ النَّارِ ۖ وَلَئِنْ لَمْ يَنْصِبْ لَهُمْ كِسْفًا مِّنَ السَّيِّئَاتِ لَافْتَدَتْ لَهُمْ بِهِمْ جَبَابٌ ۚ وَذُنُوبُهُمْ وَأَنَّهُمْ فِيهَا مُخْمَرُونَ ۚ فَكَيْفَ يُعْجِلُ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِمْ وَمَنْ تَرَاخَوْا فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِمْ لَعْنُ الْبَشَرِ ۚ

وَأَنْقِصُوا لَهُمُ الْبُزْجَ الْفُتُورَ ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تُخْشَرُونَ ﴿٤٠﴾

[illegible][illegible]













[illegible]

١٠ قوله في ترجمة الحق: **عَيْتٌ** ظرف: **أَشَارَةٌ** هي تعلية: **بِأَنَّهُ** في قوله ان **تَحْمِيلُ** كما يجب: **أَلَمْ** إشارة إلى دفع إيراد وهو أنه إذا كان المقصود من بحث الزم رفع الاختلاف فكيف أرسل بعضهم قبل الاختلاف وجه الحواب ان كان: **لَعَلَّ** الاختلاف عن أصل البحث المتبين المحققين لأنه في بحث بعضهم لمصالح امر كانه عليه السلام بحث لنا ليخففوا ثم لما وقع الاختلاف بحث بعضهم ليرفعوا الاختلاف فانه: **١. قوله ان تَحْمِيلُ** في قوله في لسان المعنى العرفي اى غفقت لا الجمعي المرجع إلى اتفاق: **٢. قوله** ان **أَشَارَت** كـ: **أَشَارَت** ملح إشارة إلى دفع إيراد وهو ان المصهور من أول الآية ان الاختلاف المقدم على البحث ومن آخر الآية ان الاختلاف وقع بعد البحث وجه الحواب ان الاختلاف المقدم كان في معنى موضوعه والاختلاف المتأخر كان في الكتب فلا اختلاف نوعا كما كان البحث في الحواب عن الإيراد الأول نوعا فانه: **وتشكر** **٣. قوله** **لَعَلَّ** من ثم ثم فانه روح المعنى والمصير فيه باعتبار كونه ناسيا **والا** لا اختلاف عاد لكلامه: **٤. قوله** **لَعَلَّ** يقتضي قبول عما في روح المعنى ما ذكره في قوله: **٥.**

الذي في تحليل من بعد ما جاء فيه متعلقة باختلاف وهي وما بعدها مقدم على الاستثناء في النص في الكلامين لا يوافقونه  
ولما كان يراد عليه أن ما قبله لا يعمل فيما بعدها فلهذا يقولوه وهي أنه ثبت للفتور الكلام كما في الكلامين وما خوف في من بعد  
معنى السبب لاحتل أي أحد من الكافرين إلا الذين يوتروا الكتاب فلا يقل أن إلا لا يستلزمها شيء من أنه في الأقرب من ذاته السند إلى  
الله في العوز الكبير وحول وما اختلف فيه لا الذين أوئروا في تضاعيف الكلام المنظم بعضه بعضا بآلة تصوير احتفلوا وابتدأ بان  
المراد من الاختلاف ههنا هو الاختلاف واقع في أمة الدعوة بعد نزول الكتاب بان أس بعض وكفر بعض ٣٢٤  
لأنه لا يقره من بعد ما جاءته في روح المعاني فالذمة هذه الزيادة وإن كان تبدل الآيات مطلقا مذموما أنجر بعض بانهم بدلوا بعد ما  
عقلوا وأوليه نصح عظيم لهم وعلى عنى شناعة حائهم واستدلال على مستحققتهم العذاب الشديد حيث بدلوا بعد المعرفة وبهذا  
بدله ما يترأى من أن التبدل لا يكون إلا بعد التحسين كما في قوله ٣٢٥

[illegible][illegible]





(جی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کان کو (تھک اور بے چین کر کے) اس (سورۃ ۱۶) سے خدائی (ہونے پر مجبور) کر دیا (یعنی اسے نبوت و ہدایت یعنی رب کے دین کی نیکی کو یہ ترس کر شہر جہاد میں لڑنے سے بھی روکا) جو ہر عام میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیونکہ یہ ترس دین حق کے بعد ہندو پر لڑنے کی بجائے اور یہی ہندو پر لڑنے کی بجائے (اس شخص) سے (جو مسلمانوں سے صادر ہوا) اور جو (خاصیت میں) زیادہ کرے (کیونکہ اس شخص سے دین حق کو کوئی اور نہیں جانتی) بہت سے بہت اُمر کوئی یا مگر کرے خودی غمناک ہو گا اور ان جن کوں سے تو دین حق کو نرسور ہو چکا ہے کہ اس کی ترقی دینی ہے (اللہ) : علامہ جواب یہ ہو گا اور ان مسلمانوں نے کوئی غمناک ہو گیا اور اعلیٰ میں اس شخص (الشر) نے آپ سے تو مسلمانوں سے بڑے بڑے تلامذہ یعنی مکرور حضرت دینی حق میں مبتلا ہیں مگر میں کو مسلمانوں پر اعتراض کرنے کا کتب مستحب ہے۔ (اللہ) : روح المعانی میں کہ میں اس آیت کے ذیل میں اور بھلاؤں میں سورۃ اہل بیت کے پیچھے اور اس کی تفسیر میں و شہرہ میں حرمت لڑنے کے متنبہ ہونے پر دعا یا امت کا نقل کیا ہے۔

زبط : اگرچہ دین حق میں ان حرمت کر کے کچھ نہیں تھا ہی مضمون کی آیت کا ذکر فرماتے ہیں۔

تاکید مضمون حرمت دین : وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُوكُمْ حَتَّىٰ تَقُولُوا لَا كُفْرًا بَعْدَ مَا قَبَلْتُمْ سَأَكْفُرُ بِمَا كُفَرْتُ مِن قَبْلُ وَلَٰكِنِّي لَمِنَ الْغَافِلِينَ (اور یہ کہ وہ آپ کو قتل کرنے سے باز نہیں آئیں) (اللہ) : روح المعانی میں کہ اس آیت کی حرمت ظاہر ہے (زبط) : آگے مسلمانوں کو چھوڑنا مستحب فرماتے ہیں کہ یہ خود جو دین حق کی مزاحمت میں جلی کر رہے ہیں اگر اس میں کوئی ایسا کرے جو دین حق سے بچ کر جائے تو اس کا انجام یہ ہے۔

انجیل ہمارے اور وَهَبْنَا لَكَ مَا تَشَاءُ مِنْهُ حَتَّىٰ تَقُولَ لَا كُفْرًا بَعْدَ مَا قَبَلْتُمْ سَأَكْفُرُ بِمَا كُفَرْتُ مِن قَبْلُ وَلَٰكِنِّي لَمِنَ الْغَافِلِينَ (اور یہ کہ وہ آپ کو قتل کرنے سے باز نہیں آئیں) (اللہ) : روح المعانی میں کہ اس آیت کی حرمت ظاہر ہے (زبط) : آگے مسلمانوں کو چھوڑنا مستحب فرماتے ہیں کہ یہ خود جو دین حق کی مزاحمت میں جلی کر رہے ہیں اگر اس میں کوئی ایسا کرے جو دین حق سے بچ کر جائے تو اس کا انجام یہ ہے۔

تاکید مضمون حرمت دین : وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُوكُمْ حَتَّىٰ تَقُولُوا لَا كُفْرًا بَعْدَ مَا قَبَلْتُمْ سَأَكْفُرُ بِمَا كُفَرْتُ مِن قَبْلُ وَلَٰكِنِّي لَمِنَ الْغَافِلِينَ (اور یہ کہ وہ آپ کو قتل کرنے سے باز نہیں آئیں) (اللہ) : روح المعانی میں کہ اس آیت کی حرمت ظاہر ہے (زبط) : آگے مسلمانوں کو چھوڑنا مستحب فرماتے ہیں کہ یہ خود جو دین حق کی مزاحمت میں جلی کر رہے ہیں اگر اس میں کوئی ایسا کرے جو دین حق سے بچ کر جائے تو اس کا انجام یہ ہے۔

تاکید مضمون حرمت دین : وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُوكُمْ حَتَّىٰ تَقُولُوا لَا كُفْرًا بَعْدَ مَا قَبَلْتُمْ سَأَكْفُرُ بِمَا كُفَرْتُ مِن قَبْلُ وَلَٰكِنِّي لَمِنَ الْغَافِلِينَ (اور یہ کہ وہ آپ کو قتل کرنے سے باز نہیں آئیں) (اللہ) : روح المعانی میں کہ اس آیت کی حرمت ظاہر ہے (زبط) : آگے مسلمانوں کو چھوڑنا مستحب فرماتے ہیں کہ یہ خود جو دین حق کی مزاحمت میں جلی کر رہے ہیں اگر اس میں کوئی ایسا کرے جو دین حق سے بچ کر جائے تو اس کا انجام یہ ہے۔

تاکید مضمون حرمت دین : وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُوكُمْ حَتَّىٰ تَقُولُوا لَا كُفْرًا بَعْدَ مَا قَبَلْتُمْ سَأَكْفُرُ بِمَا كُفَرْتُ مِن قَبْلُ وَلَٰكِنِّي لَمِنَ الْغَافِلِينَ (اور یہ کہ وہ آپ کو قتل کرنے سے باز نہیں آئیں) (اللہ) : روح المعانی میں کہ اس آیت کی حرمت ظاہر ہے (زبط) : آگے مسلمانوں کو چھوڑنا مستحب فرماتے ہیں کہ یہ خود جو دین حق کی مزاحمت میں جلی کر رہے ہیں اگر اس میں کوئی ایسا کرے جو دین حق سے بچ کر جائے تو اس کا انجام یہ ہے۔

مَوْفِقِينَ لِّلْإِسْلَامِ (موفقین اسلام) : اقول فیہ صریحاً بالادۃ البکرۃ فی مروجۃ الاثبات ولا نفعہم عمومہا بالوصف لان الوصف کیس معہم وہابہ لغیرہی ہذا بلکبر و روح المعانی الفہمہ فہم عزیز ۳۔ ج قولہ اور ان کی خالو فی و صد لطف جواب علی جواب الفہم۔ ج قولہ دین سے لڑنے کے لئے کہ تو انہم بحمل علی حمد المفسرین عام الفہمیۃ لان العبدیۃ بعد ہذا و ہذا الآیۃ قبل ہذا ۳۔ ج قولہ اور کبرہم عام کے ہاتھ لکھ کر : اخترا عطف المسجہ علی تفسیر المجزور فی ہ العائد الی اللہ علی خلاف ما اشہر عن المصرین لما قال ابو حبان والعطف علی ضمیر المجزور ولا لم یجر عبد المصرین الاماعادۃ الخا رجہ لعد اجاز ذلک الکوفون و الریس والاعض و ابو عنی ونسبہ مقیدین لاهل البصرۃ بل تنبع البطل وقد ثبت ذلک فی لسان العرب بقضا و شر ما اختلاف حروف العطف کذا فی الکمالی علی قولہ تعالیٰ تساکرنہ بالراحۃ وایہ فی الکبیر ۳۔ ج قولہ ان تھے کقولہ تعالیٰ ان ادبہ الا لعنقون ۳۔ ج قولہ ان تھے کذا فی البصائر حتی للتعلیل کقولک الحمد للہ حتی ادخل العتۃ لفرلہ ان استغاثوا وهو استبعاد لاستبعادہم کقول الوالی بغوتہ علی















هو الترفي وليس الذي فسره، به قوله مائة ٢٠٠. قوله في ترجمة لعل تأخر ما عده اليساري لكي يذكر في حاشية خ يصح  
ان لعل مستعار بمعنى خلف ٢٠٠. قوله في حاشية (المؤمن) ان طرح يبين كذا في حق به حمل للحجرات على المعنى الضعيف  
لكن لا لنفسه بل لانقال الى المجازي فيكون كناية فيه ما لا يحصى من المبالغة.

البرهان: في باب النور قوله تعالى ولا ننكحوا الآية اخرج ابن الجوزي وابن ابي حاتم والموحد عن مقاتل قال برئت هذه الآية  
في ان ابي مرثد العمري اصداق النبي صلى الله عليه وسلم في حق ان يتزوجها وهي مشركة وكانت تاحط من حمل فبرئت قوله  
تعالى ولا نكحوا الآية. اخرج الواحدي عن طريق السدي عن ابي مالك عن ابن عباس قال برئت هذه الآية في عبادة بن ربيعة  
كانت له امه سوداء وانه غضب اليها فلطمها ثم انه فرغ فاني الى صلى الله عليه وسلم فاحمد وقال لا تضربوا ولا تضربوها فعمل  
فطم عليه ما في قالوا ينكح امه فانزل الله هذه الآية واخرجه ابن جرير عن سدي مصطفا قال قلت واورد على الرواية الاولى بان هذه  
القصة سب لنور اية النور التي لا ينكح وعلى الرواية الثانية ما اذا وقعت لم تنكح امه ولذا فسر بعضهم الامه بامرء مطلقا لا بما  
من امه الله هو من محبة عن الاول انه لا تعارض في الترابين فانه يصح ان تكون القصة الواحدة سب للنور الا ان جسيما عن التراب  
منها صحت امه باختيارها كانت او حسب قول الناس محققين لها امه امه فاقيد ٢٠٠. في باب النور روى مسلم والترمذي عن انس  
ابن الجهم كذا اذا حصلت المرأة مذهب لم يواكها ولم يحامها في البيوت فسأل صحاب النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله  
وسئلوا عن المحرمات الاية فقالوا انما كل شيء الا النكاح ٢٠٠. روى الشيخان واهم زهد والترمذي عن جابر قال كانت اليهود  
تقول اذا سمعنا من رواتها جاء الولد اسول فبرئت ماءكم حرث لكم فأتوا حرثكم اني شتم الله في ليل النور اخرج ابن جرير عن  
طريق ابن جريج قال حدثت ان قوله تعالى ولا تعبدوا الله عرصة ليمانكم الآية نزلت في ابي بكر في شأن مسطح وعلى روح المعاني  
قال الكشي نزلت في عبد الله بن ربيعة حين خلف على خنثى سبط بن النضار ان لا يدعي عليه امدا ولا يكفمه ولا يصلح به ومن  
امره بعد ان كان طفلا واراد رجع اليها والصلح معها ٢٠٠.

الف: حتى يظهرن في عند الشبهة الاعتساف بعد الانقطاع قالوا ويدل عليه صريحا قوله حرة انكسائي يظهرن بالشدائد الى  
يظهرن وصيغة المبالغة يستعد منه الظهور في الكمال ويدل عليه فاذا يظهرن بالفاء وصيغة المبالغة ولان الحنفية ان الفراء تين مبررة  
الاخير ففسلوا انفسها على ما دون العشرة والاخرى على تمام العشرة وفاقا لمجرد الارتباط من غير وجود معنى في حرفه وايضا  
لاسلام ان يظهر ليس الا بالاعتساف فانه يمكن حمله على بقى الانقطاع وعدم فناء قريب فيه كما شئت اليه في البرحة وكذا  
الظاهرة لا يدل على الاعتساف كما دعي بعض نفى روح المعاني عن تاج البيهقي ظهرت خلاف طاعت وعن شمس العلوم امراء  
ظاهر معبره والقطع ومهاد عن الامام طاهر ظاهر وبس طاهر يظهر من الحيض ٢٠٠. قوله فأتوا حرثكم اني شتم الله على تحريم الابناء في  
الاداء ولا يرد الامام في الشك او الضميمة، محتمل انه ليس محرم لان انفسه بالحجرات ليس بمطلق الاسم بل بالاثبات فقط  
والامم في السابق او المعد ليس ابناء عرفا بمعنى الوطى وما استدلال بعضهم بقوله تعالى اني شتمت فلا يستهجن مع هره الظرفية  
العامة عن سمل في على تصميم الموضح فهو اذا نصيب الجهات من التذم والخلع والحق والبيان والشمال ومع احتمال  
كون اني بمعنى كيف ومتى كما روي عن معناه والظن لا سيما وقد تقدم في وجوب الاعتزال في الصحابة وعقل ما ادى  
مستغفر العطف مشركة ولا يقاس ما في المعدن من العطفة هذه الاستحالة لان النكاح بين وايضا في وجوب الاعتزال عن  
الاستحالة من النكاح ما ليس في الحيض والمحدث كما لا يحصى وما روي من بعض السلف غير مسوع في مقابلة النص  
والاجماع هذا كله من روح المعاني وسبح حافظي ٢٠٠.

البيان: قال البياض في المحبض مضمون كالمجتي ومبييت وفي روح المعاني اصله السيلان انه قلت فليست له حقة تان  
الساء في المحبض ولا يحتاج الى حذف المضاف لا في السوان ولا في الجواب ٢٠٠. قال في روح المعاني الحجرات الماء في  
الارض وهو غير المرع لانه انبائه وهو غير مما قبله اما بحذف المضاف الى موضع الحجرات هو الطهور وشبهه البليغ ٢٠٠.  
البيان: ولا اعتسافه قال اليساري المرفح والو سمي له وهو كثير قال عبدالحكيم هذا ما احتار صاحبه الكشي في التوام

فلا بد على علي أن يلوّز المصنفين وكلمة أن يلوّز المصنفين الفرع من مجردة عن معنى الشرطية ولذا لا يحتاج إلى انجزاء الفاعل معروضا  
اعتبارها لكم بالحسن والشأن والعدد البعض للخطأ على مفرد وهو ضد هذه كقولهم لم نجعلكم ولو اعتدبكم وجوب الشرط  
محدوظ دل عليه الجملة السابقة وعند البعض اعتراضه يقع في وسط الكلام وأخره وعلى التقديرين الثالث المحكوم في بعض الشرط  
بمعنى الأول في ثبت في جميع التفادي آء مخلص ٨٠

البرية : الفرحة فعلة بمعنى السعول كلفظة والمعرفة وهي ههنا من عرض الشيء من باب نصرا وضرب جعله معترضا والامان على حقيقتها والام للسبيل وان لمروا في تقدير لا يكون صلة للفعل او لفرصة والمضى لا تجعلوا الله حاجزا لاجل حلفكم به عن البر والنوى والضمحاح اه مكث في روح المعاني واشرت الى هذا كله في الترجمة وفي الآية في جهات اخر لم اذكرها لاختصار.

الاعتزال : فاعتزلوا ولا تقربوا كناية عن ترك مجامعتهم وانما اسند الفعل الى الذات للبعدقة واتما لم يعبر بهما الاعتزال و عدم القرب مطلقا لان فصل بالاذى كلف في عدم كون هذا الاعتزال مراد فان كل مدنها ليس محلا للاذى فانهم لانه عزيمت نساءكم حث لكم في روح المعاني هذه الجملة ميتة قوله تعالى فانهم من حيث امركم الله اه وقد اشرت الى نحو هذا في الترجمة.

لَا يُؤْخَذُ مِنَ اللَّهِ بِالْعُقُوبِ إِذَا لَمْ يَكُنْ يُؤْخَذُ بِمَا تَسْبِيحُ لَوْلَاهُمْ وَاللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ۝ الَّذِينَ

يُؤْتُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ نَفْسًا رَاحَةً قُلَانِ فَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْفَلَاحِ قُلَانِ لَأُحْضِلَنَّ لَهُمْ تَحِيًّا رَاحَةً قُلَانِ فَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْفَلَاحِ قُلَانِ لَأُحْضِلَنَّ لَهُمْ تَحِيًّا رَاحَةً قُلَانِ

اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَالطَّلَافُتُ يَكْرَحُونَ بِالْأُفُقِ ۝ لِلَّهِ قُدْرَةٌ ۝ وَلَا يَجْعَلُ لَهَا أَنْ يَكْتُمْنَ مَا

21. 22. 23.

هَلْ أَتَاكَ إِلَّا بَصَائِرُ فَاسِحِينَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

اللہ تعالیٰ نے یہ آفت میں امداد دیکر نہ فرمائی کہ تم اپنی قوموں میں (ایک) پیرو، تم جس دین پر گمراہ تھے اس کے (جس پر تم) جس میں تمہارے دلائل تھے

لوگ (قسمتِ زکوٰۃ کی طرف) رجوع کریں، کوئلہ خانی حواف کو، نہایت رحمت فرما دیگا، اور اگر ہاگ مجھڑی سے، چنے کا پتلا اور گرہا ہے، خدا تعالیٰ سے چیر

کے ہوا (غلامِ مملکت) میں اس کو کچھ پیدا کر کے اگر وہ جو رحمت اللہ تعالیٰ کے ہوا، جو ہم قیامت و عقاب میں اس کو شہادت دے گا، اس کے لئے کاف

رکھے ہیں) اس عدت کے اندر بشرطیکہ اصلاح کا قصد رکھے ہوں اور عورتوں کے لئے یہی حقوق ہیں جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں (صرف عورتوں کے لئے)۔

فَقِيلَ لَهُمْ سَبِّحُوا لِلَّهِ حَمْدًا دَائِمَةً مِمَّا رَزَقَكُمْ مِنْهُ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْقَانِطِينَ ﴿١٠﴾ وَلَا يَجِدُكُمْ إِذَا يُخْرِجُ السَّمَاءَ سَافِحَةً ﴿١١﴾

میں، یادہ کیونکہ وہاں کے تھمہاری فہمیں، (لنگی) پیچیدہ قسم پر، جس میں ایک خاصہ جھوٹ بولیں گی، لیکن وہ وہی چیز فراموشی سے اس (جھوٹی قسم) پر جس میں

آخر تک سہلے دی، مگر سر کے دوسل میں ایک تو یہ کہ کسی مغزری ہوئی ہاتھ جو جھوٹی قسم کا عارادہ دیکھ کر یا باغی تو ارادہ سے مکران کو اپنے ممان میں

راست جیتا ہے کہ نہ یہ دواغ میں اور نہ کھانہ میں روئے نہ تھا۔ وہ ایک عورت تھی جس کا طبع سرکش تھا۔ اس نے کہا کہ اگر وہ اپنے والد کو دیکھے تو اسے ہلکا سا لڑکھاؤ ہو گا۔

مذاہدہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہود جسم ہے جو قصداً بھوکھا رکھا جائے اور اس کا غرض کہتے ہیں اس میں گناہ ہوتا ہے۔ مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گناہ وہ جس کا ارتکاب ہو جس سے عذاب ہو۔

[illegible]



























[illegible][illegible]

ف: مہینہ کیلئے انگریزی کے وقت مہر مقرر کیا جاوے گا اور ۸ بجائے ہے۔

ہفت روزہ: اگر ایک عورت کو کل صبح اور ظہر کے درمیان طلاق دے دے تو میرے گورنر جیسی ہر ایک کے لئے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ لیکن اگر وہ ایک عورت کو ایک مرتبہ دے دے تو اس کی زندگی بھر اس کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن جائے گی۔ لیکن اگر وہ ایک عورت کو ایک مرتبہ دے دے تو اس کی زندگی بھر اس کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن جائے گی۔ لیکن اگر وہ ایک عورت کو ایک مرتبہ دے دے تو اس کی زندگی بھر اس کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن جائے گی۔

خبریں سن کر اس کی حالت کو ایسا جزا اور عذاب اور قائم مقام سمجھ گئے۔  
خبریں سن کر یہ جزا و قیمت میں پہنچ کر اس سے تمیز ہوا اور اس کی حالت کے کچھ مثل کے کھف سے زیادہ نہ ہو۔

[illegible]

فصل: حضرت کا ہر لکھا کے دانت مقرر ہوا اور وہاں کوکل صحت و عظمت مجھ کے حلاق دیدی ہوتی مقرر کئے گئے میر کا نصف مرد کے لئے  
 واجب ہو گا کہ اگر صورت مخالف کرے یا مرد پر ہو یہ سزا القاری بات ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی کے ساتھ سلوک و امانت کرنا یا کسی کو اپنا حلقہ مخالف کرنا یا اس کا قافی غلبہ موجب اثر ہونا ظاہر اور معلوم ہے البتہ کسی ظاہر یا غریبی سے رعایت نہ کر کے کوئی توجہ ہوا ہے اور رعایت سے غفلت نہ کر کے رعایت کرنے والا خود غفلت سے اور رعایت کر کے بغیر جھگڑ کر مرہر سے نکلے گا۔ خود کسی محبت سے

چکا ہو جو اے گا سو کسی شے کو ان فہم دشمنوں اور کسی نہ فرض سے غیر متعلق ہو جان میں باہم تہمات فرض و منافات نہیں۔

ان اہل حق اور سادہ فطرت کے احکام سے علاوہ اور مصلحتوں کے اس توجہ کی حکمت اور ترقی بھی قصور ہے چنانچہ جب ان کو بعد کی احکام سمجھ کر نظر کی

موجودہ اُن کی طرف سے ہے تو محکمہ ہے چھ گناہ میں یہ قیود زیادہ ظاہر ہے۔ اسی لئے اس کے درمیان میں لانے سے اس توجہ کے منصوبہ H نے پُر نیا دلائل H









[illegible]

پتہ : دارالافتاء، قریب محلہ کلاں، لاہور۔  
 پتہ : دارالافتاء، قریب محلہ کلاں، لاہور۔

لڑنے، جیاد میں جان قربانی کرنے کے ساتھ اُن کے دل قرین کرنے کا بیان کرو۔ جسے ہم اللہ کو شوق کیا بیان اور بھی آج چکا ہے اور اسے بھی آج کے نائن میں ملے گا۔  
مستحب، ہاتھ میں جو کچھ ہے اسے چھو کر غور سے غور سے دیکھو۔

[illegible][illegible]

مفسر اقصاء میں: یہ تفسیر قرآن کی ہے۔ اس لیے تفسیر کے الحاق کا قصور اس کی جانب سے ہے جسے حالات و حالات کا تفسیر اس کی تائید ہے۔  
مفسر سبکی میں: ان تفسیریں فیضیہ و سبکیہ و جامعہ تفسیریں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی طرف بھی سب سے کچھ فیض اور ہر دوں کی طرف بھی کچھ ہے۔  
مفسر مولانا ابوالکلام: ان تفسیریں کلمات کے آستانہ ہیں۔ ان میں ہر کلمہ کی

ملفوظات آية الله العظمى: ١. قوله: «الأنفال حملنا لنسب على النعمان» أي: بعد فصل كبير. ٢. قوله: «مرروا إشارة إلى تقدير المعطوف عليه» ٣. قوله: «انما» أي: راجع كذا في النسخة الأولى.

الخبر الآخر في بيضه فر: عاصم بالك على جواب الاستفهام حملا على المعنى لأن من ذا الذي يقرع من له في معنى يقرع  
 له احد، في فر: فان يقرع عطفًا على يقرع وفي فر: يضعه بالشيء من الفعل ٢ من طينته في الإناء للعطف  
 اللام: - يستعمل المثل كق في رو - معناه ٢.

التي لم تصدحها أي امرأة معروفة. يطلق فيها غمزة، أي جر،<sup>١٧</sup> على حرف المصالحات إضافة حال من التضمين المصوب أو المفعول الثاني ليضم المفعلة معي: أنصب من السواي<sup>١٨</sup>.

الشيخ: قال النجاشي في صحيحه وفي غيره: ليس معني لغتهم من هذه الكتابات والزيارات والبراريح وقد يحتاج مدعي له بسبع قاض صار  
فتلا في الصحيح: يصاعقه اخراجه من صوره والحيلة المبالغه في الصاوى.

﴿أَلَمْ يَرَأِ الْمَلَأُ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى إِذْ قَالُوا لَنَبِيِّهِمْ أَنَا أَكْبَرُ مِنْ

لَقَدْ تَرَىٰ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا  
أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَاءُنَا قُلْنَا كَتَبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ









[illegible]

لڑائی کی آواز آئی تو اہل بیت کو یہ خبر ہوئی کہ کفار نے اہل بیت کو قتل کرنے کے لیے ایک سازش بنائی ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار تھا جسے انہوں نے اہل بیت کے گھر میں ڈال دیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار تھا جسے انہوں نے اہل بیت کے گھر میں ڈال دیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار تھا جسے انہوں نے اہل بیت کے گھر میں ڈال دیا تھا۔

اسلاموں کی عزت و توقیر کے لئے انھوں نے کھانوں کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے کھانے کی چیزیں کھانے والوں میں بانٹ دی ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کو کھانے کی چیزیں ملتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کو کھانے کی چیزیں ملتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کو کھانے کی چیزیں ملتی ہیں۔

(۲) **مفسر معارف** - توشیح پانچواں اشعار پہ سببہ آہستہ آہستہ پڑھ کر لکھنے سے بہتر ہے۔

مؤلفه: ١. قوله: «ورجل غني» قوله: «رأيت نبيه علي» عليه السلام عريته ولا اعتراف: «سعد» لا يجوز فيه  
 فاعلم. ٢. قوله: «يشترطه» لا يلزم فيها محصله: «لان» الذي يسمى «ملاحظة» والظن «مشتبه» بمعنى «من» و «لما» «لأنه» لا دليل  
 عليه. ٣. «لما» لا.

الزئبق والذهب والفضة في قملونات من الثوب فانه لا يبرئ يرجع اليه ما يخرج منه<sup>٢</sup> بصل<sup>٣</sup> الطعمه ما يؤيده الدوق وليس هو نفس الدوق فس فسرناه على هذه لفظة اوسع يعنى الثغور من استعمال طبع الماء يعنى ذوق طعمه مستعمل لا بدع وما استعماله يعنى شربه والحمد لله فلفظ الفصح الا ان يقتضيه المعناه كذا الى روح السامعي<sup>٤</sup> نقضه قال البصاوى الفرقه من الباس من ذوات وما اذا انقضى او من فاء<sup>٥</sup> رجع فورها فلفظ<sup>٦</sup> فلفظ<sup>٧</sup> سوزوا<sup>٨</sup> اقول جيبى الزهرى الغصاء حتى لا يحجب فيها بغال بها الزهر فكن الزهرى الغصاء<sup>٩</sup> الى الزهرى سوزوا<sup>١٠</sup> الى الفاء<sup>١١</sup> الى الغصاء<sup>١٢</sup>.

الدخول فيه عبد الله بن علي بن أبي طالب في مائة وعشرين سنة من آل هارون ساداتهم في الدنيا عيسى عليه السلام.

تفسيره ان الالاف معناه شابهه<sup>١</sup> اي يحدو بحمله ما حقيقته او محض اعني حد شعر ووجه متعالي الى مكانه<sup>٢</sup> روح المعاني<sup>٣</sup> قد  
واعترفت المعجزات لسانه الفصحى المتفوقه قوله فلس سر هي روح المعاني انه من الشبغي<sup>٤</sup> اي من متعالي بي ومنحد مع امر  
تعاليه وهي غير متعديه عند المعنى وكاتبه الله عنده وعبها عند آخرين لوله الا من اعرف استغناء عن التوصل الى الالاف و  
سميوا في بحر وفناءه تقدم الحجة الثانية الايمان بها من نامة الاولى وان العرف من متها<sup>٥</sup> تركبها ونسبها<sup>٦</sup> فبما عن شرب من كل  
وجه<sup>٧</sup> والاف ان المعترف بسبب مدقق حكما فيؤكد ان جنى الاعتراف ولو اعترف به بعد هذه القوم<sup>٨</sup> لا حصل له إزالة الاستغناء<sup>٩</sup>  
فان على ان المعترف متحد معه دلالة الجملة شبيهة بمفهومها على انه غير متحد معه كذا في روح المعاني<sup>١٠</sup> قوله فما بضاء ظاهر  
المفاد فما شاء<sup>١١</sup> ولعل احتياجا لمصاحبة الافادة<sup>١٢</sup> لتحديد الى ما شاء<sup>١٣</sup> ولا اعطاه<sup>١٤</sup> تعذرا<sup>١٥</sup> حيث<sup>١٦</sup> عطفه<sup>١٧</sup> له<sup>١٨</sup> و<sup>١٩</sup>

































كَلَامُ الْحَقِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ بِعَشْرِ السَّيِّئَاتِ وَالْعَرَادُ الصَّغِيرُ بِلَا جَمَاعٍ ۝۴

بَرْزَانِی: ہر تہاب لفظوں کو دیکھا تو دیکھا کہ وہاں حاجت و عیوہم عن البراء لکن نزولت هذه الآية لیا معنی الاعجاز کما اصحاب نحل وکان الرجل یبکی من مغلہ علی قدر کثرتہ وقتلہ لکان ماس ماس لا یرعب فی انخیر یبکی الرجل بلفظہ علی الصبیح وعلف ولفظہ انکسر لعلہ لازل اللہ یأییہا الذین آموا انظروا من طیات ما کسبہ الایۃ ۝۴

الاعجاز: الخیرۃ ولد الرجل والنساء کما فی القاموس ۝۴ قال البہاوی: الرعد فی الاصل شائع فی الخیر والشر فی الحدیث یومر بہ قال الفراء یقل وعدہ حبرا او وعدہ شرا اذا اسقط الخیر والشر ای المفعول قالوا فی الخیر الواحد ولی الشر الواحد والایمان المحدثہ قال البہاوی العرب یسمی الجہل فاحش ۝۴

الشیخ: قوله حد اخرجنا علی حذف المضاف ای من طیات ما اخرجنا منہ تفقروا بحتم ان یصلی منہ بہ ویمتثل ان یصلی منہی قوله الا ان نقصوا منطقی منہ مغلہ ای فی وقت من الاوقات الاغراض ۝۴

البلخانی: قوله حد اخرجنا تفصیصہ بذلك لان المظنات فیہ اکثر ۝۴ یتھوی قوله تھضوا فی روح المعنی استغیر ہننا کما قال الراسب لمضاہل والشاغل آہ یزلی لعلکما قال البہاوی من یشاء مفعول قول آخر فلا ھما مام بالفعول الناس ومن یرات الحکمۃ بآء ھ المفعول لآء المقصود ۝۴

وَمَا أَلْفَعْتُمْ مِنْ ثَلَعَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهَا وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝۵

إِنَّ شُبُهَاتِ الصَّدَقَاتِ قُرْعَتَانِ وَإِنْ تَخَفَوْهَا وَتَوَضَّعُوا الْمُقْرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيَكْفُرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۶ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ تَخْبُوا مِنْ حَرْبٍ ۝۷









اِس میں کچھ تلافی بھی ممکن۔ غور تو لی: **يُخَسِّدُ لِقَابِيْنَ اَعْيَابِ** اے اس میں اس کی ہے اس کی کو اس کی خاص وضع: ہائے جس سے وہ ماہل و نہال ہے  
مستند ہو۔

فلما كانت الساعة التي فيها قال قوله صدقات أصل من أجاز به إلى حذف الجحفة والتي كون الأيام للاستعطاق... ج قوله عادة يعني أن العزائم  
نمى الاستعطاء العادية لا المقابلة... ج قوله يعني، نحن نعيش في روح المعاني وهو المروى عن ابن عباس وأنه ذهب الفراء والمزجاج  
وأكثر أرباب المعاني وعليه يكون النص معجها لا مريب على حد قول الأعمش.

لا يغير الله من شيء إلا بما يشاء ولا يحب الظالمين

واعترض بان هذا انما يحصل اذا كان القيد لازما للمفيد او كالا لازم حتى يلزم من نفيه نفيه بطريق بوهاني واما هنا ليس كذلك اذ  
الانحاف ليس لازما للسؤال ولا كلازمه اذ لم اجب بما ليس بوضعي بخلاف وانما الجواب عندي ما اخبرته في تقرير الترجمة من  
كون الانحاف لازما للسؤال في الاكثر كما هو متاهد في مح قولهم ينبغي ان يماخذ المحادى قائل وانما ذكر الاكل لانه اعظم  
منافع العمل في قوله في كبريتش مودے۔ هذا التقرير للاسناد لالهمنى الله فوطا ثم رايه صاحب الانصاف فلا يحتاج الى  
اكتساب كتفك لمبالغة وحاصل الاستدلال انهما معا مطلقان والعمل بقدرى على العمل بقدرى الربوا على البيع في العمل قلت واسهل منه  
ان يقال ان هذه حجة فراهية اى لو كان طريقا حراما لزم ان يكون البيع حراما لان البيع مغل الربوا او كالا لازم باطل فمما يوزم مغللة كمد  
في قوله ثم يرد كذا في البيع هذا الطريق لاجلته واسره على الله عما حصنى الله تعالى به بعد فكر طويل فيما هلست بعد ان رجعت الظاهر  
ولم يطمئن لى بما فيها والحمد لله وهو كمال قوله عليه السلام فلا شغقت قلبه۔

أما زنايات: في لقب الفلول أخرج عبد الوزاري في حريم وابن في حاتم وظهر إلى بسند ضعيف عن ابن عباس قال نزلت هذه الآية في علي بن أبي طالب كانت معه أربعة نواجم فأنفي بالليل درهما وبالنهار درهما وسرا درهما ودعما ودعما وأخرج ابن المنذر عن ابن جهميب قال الآية نزلت في عبد الرحمن بن عوف وعثمان بن عفان في نطفهم في جنين الصمصة.

التَّجَوُّزُ: لَبَّاءٌ بِمَعْنَى فِي سِرٍّ أَوْ عِلَاقَةٍ مُعْظَمِهَا أَيْ أَتَمَّهَا سِرًّا

الجلالة: انما قدم قليل والمر لا فضيلة الاغناء في هذه

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا تَلْوَهُ عَلَىٰ لَهُمْ  
وَلَهُمْ يَرْجُونَ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ فَإِن  
لَّمْ تَفْعَلُوا لَإِنَّ اللَّهَ إِذْ يُبَايِعُكُمْ عَلَىٰ الْحُرُوبِ فَكَأَنَّمَا لَكُمْ فِي يَدِ اللَّهِ رُءُوسُ الْمَسَارِكِ ۚ كَذِبَ السَّامِرِينَ ۚ

[illegible][illegible]

لڑیلا: اوپر مانتے تھی، کندھوں پر لیٹے سے آگے علم نکالتے تھے، پھر پھٹا، چڑھا اور سوز و گمنا کرتے تھے۔





انفکھو و بھرو گھڑے۔

الملاحقة: التوبين في حروب لعظمه ٩-

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٠٧﴾ وَالْقَوْلُ نَوْماً

ثُمَّ رُجِعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

تَدَايَنُكُمْ بَيْنَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ وَلِئَلَّا تُكَلَّفُ كَلَابًا ۖ وَلَا تَأْتِي بَآئِلًا كَلَابًا ۚ تَنْ يَكْتَلِبُ

كَمَا عَسَى اللَّهُ فَلَكَ ثَوْبٌ ۚ وَيُؤْتِيكَ اللَّهُ الَّذِي عَلَيْهِ الْإِخْلَاقَ وَلِيَتَّقِيَ اللَّهَ ۚ وَلَا يَخْشَ مِنْهُ شَيْئًا ۚ

فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَلِيلًا أَوْ لَا يَسْتَفْهِمُ أَنْ يُدِينَ هُوَ فَلْيُمْلَأْ وَرِثَتُهُ بِالْعَدْلِ

اور اگر تم تک نیست تو نہ جہلت دے کہ احکم ہے اسواری تک شروع (ت) کہ مسافری کرد اور دہرہ دہرہ سے نہاد ہے ہے اگر تم کو اس کے ثواب کی خبر ہو اور اس دن سے

اور اس میں سرفہرستی کی ایک مثال ملے گی۔ اس کے بارے میں کائنات کا کیا جواب دے سکتا ہے؟ (پھر چارواک کا کہنا ہے کہ اس کی سمجھ کا کمرہ بند ہے۔) اسے اعلانِ مہکوں میں سامنے لے آئے۔

میں نے کہا میں نے کر۔۔۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (لکھا)۔ تنہا اس کو اس بات پر کہہ دیا کہ اسے اور وہ شخص سمجھا دے۔ جس نے اسے (وہی) وجہ حوا اور اس کا ہے۔

نکھ سنے کی قدرت نہ تھا کہ اتنا اس کا دُکھ قلم نہ لکے۔ طبعی شعور ہے ○

نفسیر حکمری و بطور مجرب امہال مقلد : اور اسی علم کو یاد دیا کہ جو اپنے ہونے کے معامل کے ساتھ ایک خاص معاشرت بھی ہے وہ ایک سو نوروں کا قاعدہ تھا کہ یہ اصل کرنے کے لئے اس وقت تک نہ ہو کہ صرف بعد اس وقت کہ جو آیت آئے وہ اس پر عمل کر لیں گے۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (اور ان کے لئے نماز پر غور سے نہ کرتے) (اس کو) بہت دینے کا قسم ہے سوئی تک

[illegible]

حقیقتاً جب اس کو محض ہر پڑھنے کی عادت ہے۔

خواتین کو اس وقت بھی تو اس کا احساس ہے کہ ان کے پاس بھی ایک قدرت ہے۔ اس قدرت کو انہیں اس وقت تک نہیں ملتا جب تک کہ ان کے پاس اس قدرت کے لئے وہ سب کچھ نہیں رکھتیں جو ان کے لئے ضروری ہے۔

وَالَّذِينَ يَوْمُنَا تَعْتَمُونَ فَضِيلًا ۚ إِنَّهُمْ رَوُّوا وَأُولُو عَيْنٍ ۚ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ عِلَاقٍ ۚ وَالَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ مَتَاعًا يُدَبِّقُونَ أَصَابِعَهُمْ إِلَى آثَارِهِمْ نَارُهَا بِمَا كَانُوا كَانُوا ۚ

ان سے دو اہل علم (سب) ملتے تھے جن کی محنت سے زیادہ کے برابر علم و ادب کا یہ نیا پیمانہ رائج ہوا اور اس پر کسی قسم کا کمزور ہوکا نہ ہو۔

عظمیٰ و شہنشاہی کے لئے :۔ ہر اس حکم کے لئے یہ

جزوه اول منقوۃ کتابت: کتابت المیزان استخوانی در قره نغی و وینکب بیست و دو کلمه یا علی -  
جزوه دوم کتابت از کلام کرامت: وَلَا تَنْتَهِیْ عَنْ قَوْلِیْ لَکَ عَلَیْهِ اِنَّکَ قَدْ تَحْطَبُ -

بِأَرْسَالِهِمْ وَمَا نُنَادِيهِمْ إِلَّا رَبُّهُمْ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۖ

چند سالہ عرصہ میں ان کے پاس ہزاروں روپے جمع ہو گئے۔ ان کے پاس ہزاروں روپے جمع ہو گئے۔ ان کے پاس ہزاروں روپے جمع ہو گئے۔







الحشر يترك ما لا يدفعه عنه اذا كان فيها تعدد فاحذر نفى مجزئ ولا حرك تأني مجزئ فنبه الحديث بذلك لئلا يجهل فانه والله  
الاشد في قوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين الآية في قوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
عدي وان لم فيه محار المشاورة لان فيه الحرج ويصير هو مؤيد بعد في الروح المعاني عن توسيع ان الآية تركت حين الكلام  
وحل مطوف في سورة الكهف فذكرهم اي شهادة فلا تنفع احد منهم ٢.

١ قوله انما نزلنا من السماء على الباقية كذا قال البصائر ولا نعلم من كذبه مديانكم وقيل كذا في حفنة المرموزة سبع  
ن السماء والاملاء كما يكون بعد الشروع فيه والاكتفاء منه والمراد ههنا النهي عن التكلم من ان يكتب ابتداء فكي عند العادة  
تكونها في قوله ربو هذه آية فثبت لما لم يسمع الحقيقة لا يصح الي السجدة ٢. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
البحر ٣. بقوله تعالى ربو هذه آية فثبت لما لم يسمع الحقيقة لا يصح الي السجدة ٢. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
تفسير النفس المرتب على ما ذكره من المصالح في الكتابة اي لما كان الكتابة مستعملة على هذه المصالح الجمة فافتوا كل من  
وما كان او عبا لان يكون فلاست متصل فلا يكلف ويعصم ربط هذا الاستثناء بقوله لا يفيده المذكور صريحا في اول الآية  
ولما كان ضمير فيه راجع الى الذين حملوا الاستثناء على الانقطاع ٤. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
للمعقول وهو الاولى عدي من سائرهم للعاقل لان عدم تكرار لان الاضرار من كتب بصريحه في الكتابة فله معنى بقوله كتب بالعلم  
والاضرار من الشاعرة الحيرة في شهادة بعض بقوله ولا تكونوا الشهود وانما كونه تسمية للحزب الثاني والخاص على ما احترت  
لانهما كانا ساكنين في هذا وكان محسبين لم حارب والضحك كونا للاحساح فلهذا في ربي كونه تسمية لهما ٥.

١ قوله انما نزلنا من السماء على الباقية كذا قال البصائر ولا نعلم من كذبه مديانكم وقيل كذا في حفنة المرموزة سبع  
ن السماء والاملاء كما يكون بعد الشروع فيه والاكتفاء منه والمراد ههنا النهي عن التكلم من ان يكتب ابتداء فكي عند العادة  
تكونها في قوله ربو هذه آية فثبت لما لم يسمع الحقيقة لا يصح الي السجدة ٢. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
البحر ٣. بقوله تعالى ربو هذه آية فثبت لما لم يسمع الحقيقة لا يصح الي السجدة ٢. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
تفسير النفس المرتب على ما ذكره من المصالح في الكتابة اي لما كان الكتابة مستعملة على هذه المصالح الجمة فافتوا كل من  
وما كان او عبا لان يكون فلاست متصل فلا يكلف ويعصم ربط هذا الاستثناء بقوله لا يفيده المذكور صريحا في اول الآية  
ولما كان ضمير فيه راجع الى الذين حملوا الاستثناء على الانقطاع ٤. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
للمعقول وهو الاولى عدي من سائرهم للعاقل لان عدم تكرار لان الاضرار من كتب بصريحه في الكتابة فله معنى بقوله كتب بالعلم  
والاضرار من الشاعرة الحيرة في شهادة بعض بقوله ولا تكونوا الشهود وانما كونه تسمية للحزب الثاني والخاص على ما احترت  
لانهما كانا ساكنين في هذا وكان محسبين لم حارب والضحك كونا للاحساح فلهذا في ربي كونه تسمية لهما ٥.

١ قوله انما نزلنا من السماء على الباقية كذا قال البصائر ولا نعلم من كذبه مديانكم وقيل كذا في حفنة المرموزة سبع  
ن السماء والاملاء كما يكون بعد الشروع فيه والاكتفاء منه والمراد ههنا النهي عن التكلم من ان يكتب ابتداء فكي عند العادة  
تكونها في قوله ربو هذه آية فثبت لما لم يسمع الحقيقة لا يصح الي السجدة ٢. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
البحر ٣. بقوله تعالى ربو هذه آية فثبت لما لم يسمع الحقيقة لا يصح الي السجدة ٢. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
تفسير النفس المرتب على ما ذكره من المصالح في الكتابة اي لما كان الكتابة مستعملة على هذه المصالح الجمة فافتوا كل من  
وما كان او عبا لان يكون فلاست متصل فلا يكلف ويعصم ربط هذا الاستثناء بقوله لا يفيده المذكور صريحا في اول الآية  
ولما كان ضمير فيه راجع الى الذين حملوا الاستثناء على الانقطاع ٤. بقوله تعالى او من ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين  
للمعقول وهو الاولى عدي من سائرهم للعاقل لان عدم تكرار لان الاضرار من كتب بصريحه في الكتابة فله معنى بقوله كتب بالعلم  
والاضرار من الشاعرة الحيرة في شهادة بعض بقوله ولا تكونوا الشهود وانما كونه تسمية للحزب الثاني والخاص على ما احترت  
لانهما كانا ساكنين في هذا وكان محسبين لم حارب والضحك كونا للاحساح فلهذا في ربي كونه تسمية لهما ٥.

نصنا احضما فانقول محصل ما كلفهم فهي للاظهار مفقودة

ولو نرى ضمير كان مضمنا في نفس واحدة فلتحكم معصية

فان جرحه انه و كفى بالضمير تعادلي حتى المذکور وهي علة فكيف تكون مذكرة ٥. ونحو الله الخ قال البصائر كورد  
تعة الله في العمل ثلث استغلاها فان الاولى تحت على الطوى والثانية وعد ما بعدا والثالثة تعظيم لشدة ولاه لاح في تعطيه  
من الذبابة في ضمير ثلث فالحيلة حاسة استغلاها علة لان الوجود استقبال واحتر كونه بدلية ولكل وجهه ٥.

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَمْ يُقِيمُوا شَهَادَةً فَإِنَّ مِنْكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤْذَى الَّذِي أُؤْذِيَ  
وَمَا تَسْتَعِذُّ بِمَنْ يَدْعُوهُ وَلَا تَسْمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ بِأَنفُسِهِمْ  
وَمَا تَسْتَعِذُّ بِمَنْ يَدْعُوهُ وَلَا تَسْمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ بِأَنفُسِهِمْ































اور اچھے سے متامل ہو کر اس سے جواب دے کہ یہ تو تم پر لکھا ہوا ہے کہ تم اس کو نہ روکو اور نہ اس کی نافرمانی کرو۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص اس کو روکے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔

اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔

اور جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔

اور جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔

اور جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔ اس آیت میں خدا کی قسم ہے کہ جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔

اور جو شخص اس کو روکے گا یا اس کی نافرمانی کرے گا، اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی نافرمانی کرے گا۔



[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

أما في هذه الحالة، فإننا نلاحظ أن النص لا يحدد أي نوع من أنواع التفسير هو المقصود، بل هو يشير إلى أن النص هو الذي يحدد ذلك.

تسبباً قال سبحانه في شأنه و بقاء على أبيه المستقر في حبسها حتى أحو، ظهر بها كقوله احسن حبس في  
روح يعني أنه لم يلبس بالسبيل فله الشهيوان المستقر في حبسها لال الشهيوان حبساً عند محكمات  
العدالة قال سبحانه يربده في بؤنه في أوتكه في نوب الله حبس من عسلت الدب قال سبحانه ذكر بعد و احباب  
من الله عند حبس العباد ثم يذهب الي بيان حبس عدده بقوله و بؤنه يحير من ذلكم و كذا يكون حراً كونه حبساً من الله  
من نعم الله فكأنه هو حل في الغرب إلى الله و عدمه و هو كذا ما يبدو كونه حبساً من الدنيا و ما فيها و هو في وسط  
الروح و الدنيا على استقلال كذا و احدهما كونه حبساً في الآخر و ما فيها و هو في وسط

شَهِدْنَا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَیْسَ لَهٗ كُفُوًا شَيْءٌ يَسْتَبْدِلُ أَلِفَهُ أَمَّا عِلْمُ بَدَنِ الْإِنْسَانِ فَاعْلَمُ أَنَّ إِلَهَ الْإِنْسَانِ عَزِيزٌ حَكِيمٌ













سے جرحہ (یا تختہ) کے ذریعہ، خط لایا، اور اس میں ایسا ذکر و اضافہ کیا گیا جو اس کے اصل متن میں نہ تھا۔

فأخذه حبسه قال: يا أبا عبد الله عن أبي عبد الله العوفي: إذا دخلت المحراب في الثوبين على ثلثة أو خمسة جعلت الحجاب كأنه عاتق تزدق فيه  
 ثلثاً، غير حجاب، ومعنى العدة: أن تعالي إذا برقي، فصاروا يحرمه غير حجاب ومعنى المطالة: أن تدعى فليس في البيت غير  
 حجاب.

الفقه في روح معاني وقد فرغ من هذا الكتاب مدونة الفقه والفلسفة ونظامه والآلة الكتاب لهم والحمد لله في حوزته بالاستاذ عليه  
وعطاء. ثم كتب انما قطع لسانهم وصيانة لهم من عيبه لا بعد ذلك من باب لئلا الامة السيفي عيال هي ما و امر منسوخ منه  
من باب و احتاجت الى ان اقول لاسمي الصادر في حيث يحدث الذين يرتكب الضمير ونفسه المظنون ١٩.

التي هي ذات الروح المعاني واحد الله ما لم يخلطت بأفعولها عنها السبب وانزمت تقر بها من الزواشي من حرف علة ونددت  
لكنها غدت عن حرفي وجميعها مع بادء في الـ هو السعد اصل ملطف وقبلا بدلت الزا ما كشحبه وبهذه وضعت ثاب الف في روح  
المعاني لانه محبة النسي وحده وذهب بعضه من الـ الى الـ بالاسم الجيد نعتا العبد وقوله الله الانظر في

الرجوع قوله بحر حساب في روح المعاني أحد شواهد وجوه : يكون تعاضداً مجرداً أو مقصوراً مجرداً أي رافقاً غير مقصوراً  
قلت راجعت هذه الطرحة ٣ بوجه مصحوب بشرط ٢ فكذلك كان البصائر قوله وما عطلت من سره عطلت عني ما عطلت وتعمد محصوراً أي  
الطوبى حمله على انحصار بغيره ذكره في الآتي مما قاله لاكتون كذا في روح المعاني ٣

[illegible]

فَمَنْ يَعْبُدْ مِثْلَ خَلْقٍ لَّهِ غَيْرَ كَافٍ وَلَا مَعِيبٍ ۚ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَكٌ ۚ أَنْ تَقُولُوا لَا تَنْزِلُ عَلَيْنَا سَحَابٌ مِثْلَ الْبَرَقِ ۚ وَتَقُولُوا سَحَابٌ مُمَرَّدٌ ۚ خَالِدٌ فِي سَمَوَاتٍ لَا يُغَيِّرُ أَلْوَانَهُنَّ يَوْمَ يُغَيِّرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ يُغْنِي عَنْهُمْ وَالَهُمْ فِيهَا عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ

[illegible]

ابن کثیر نے اپنے تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول کو دیکھے اور اس سے ملے تو اس کی زندگی بھر کی نیکیاں اسی لمحہ میں تمام ہو جاتی ہیں۔

جسے کہ قراہوت میں آتا ہے اس پر اس کی شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگرچہ اس کی شہادت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اس کی شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ کسی شخص کی طرف سے ایسا کیا گیا ہو۔

---

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ کسی شخص کی طرف سے ایسا کیا گیا ہو۔

یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں اس وقت تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا ہے کہ یہ واقعہ کب ہوا۔











بوجہ حس وهو اختصاصہ ابیہا ولم یقبل لیلہا نفی، قلت ویرثہ تر جنتہ بطریق وجہ احسن مالا مصرع علی نحو لفظ العمل  
انصاف کو: ولیل التقدير لست بدلا لولہ ان اللہ ہر دلی لح یعمل کونہ من کلامہا ویرثہ الارلی اومن کلامہ تعالیٰ کذا، قول روح  
البعانی ۴۰

السلام: قولہ انی سمعنا فی روح المعنی والروح من عرص الخسبة علی علام المعبود الاوتی ہے ان بقال ان العرص من ذلك  
اصحاب انہا غیر واجعة عن سہا وان کن ما وعدہا انی ویرثہا ولم تکر حلقة لسانہ بیت المقدس للکن من العبادات فہ  
ومستغلاہا بالمسبة لکن ابیہا لمدعات وامہا عامل فطیہ السد ابیہا للخصیص یحی السبہ فی لا تشرک فیہا یون ۴۰

الحواسن: (۱) قال مریم فی لہم معنی الہدۃ ۴۰

فَإِنَّكَ دَعَا ذِكْرِيَا رَبِّكَ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً صَبِيحَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعٌ لِدُعَائِهِ ۖ فَتَدَاوَتْهُ  
الْمَيْمَنَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْغُرَابِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَبْشُرُكَ بِصَبِيٍّ مُصَنِّ قَائِمٍ كَلِمَةٍ مِنَ التَّوْبَةِ سَبِيحًا  
وَحْصُورًا وَنَبِيًّا ۖ مِنَ الصَّالِحِينَ ۖ قَالَ رَبِّ أَلَيْسَ لِي عَلَمٌ وَقَدْ بَلَغَنِي الْعُكْبَرُ ۖ وَأَمْرًا عَاجِرًا ۖ قَالَ  
كَذَلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۖ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا ذُرَّعًا  
وَإِذْ تَرَىٰ ذُرِّيَّتَكَ كَثِيرًا ۖ وَسَبِّحْ بِالنَّحْنِيِّ وَالْإِنْبِيَّ ۖ

اس سورہ کا (حضرت) زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے عرض کیا کہ میرے رب تو میرے لئے بھوکھو کا بچے پاس سے کوئی بھیج ۱۱:۱۱: آپ بہت  
بہت متھے ہیں، ماکہ یہ بچہ کہہاں سے فرشتوں نے اور ادا کرے اور پھر یہ بچہ عجب عراب میں کہ خدا تعالیٰ آپ کو بشارت دے ہے جس کو بھی کہ میں کے سوال یہ  
ہوئے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے ہوں گے اور عقدا ہوں گے اور اپنے جس کو بہت، اگئے اور اسے ہوں گے، انہی بھی ہوں گے اور اسی وجہ سے کہ میں  
میں نے زکریا کے دل میں کہ میں سے پروردگار میرے ہاں کہ اگر طرح اور گمان آگے بھوکھو چاہا، پہنچا ہے، اور میری بی بی بھی کہنے کے قابل نہیں رہی، اللہ تعالیٰ نے  
اور خدا فرمایا کہ میں سے میں کا بچہ جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ جو بھوکھو اور میری کر دیتے ہیں، انہوں نے عرض کیا کہ میرے پروردگار میرے لئے کوئی نشان عتر  
کیجئے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری بھانجی بھی ہے کہ فرماؤں گے میں اور میں باقی نہ رہو گے، اور اسے ابیہا (اسے) کہتے ہیں یا کہ (انہوں سے بھی)  
نکلا (تو تھیں) اور اس نے بھی اور کچھ بھی (کہاں سے) کہتے ہیں (۱۱:۱۱:)

تفسیر قصہ عا کے زکریا پر: فَاتَدَاوَتْهُ الْمَيْمَنَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْغُرَابِ ۖ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا ذُرَّعًا  
دعائی (حضرت زکریا) (علیہ السلام) نے اپنے رب سے عرض کیا کہ میرے رب تو میرے لئے بھوکھو کا بچے پاس سے کوئی بھیج اور وہ جسے آپ بہت  
متھے دے میں دعا کہ

فَإِنَّكَ دَعَا ذِكْرِيَا رَبِّكَ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً صَبِيحَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعٌ لِدُعَائِهِ ۖ فَتَدَاوَتْهُ  
واللہ نے جس سے میرے بھی ای ہی آیت میں ہے وَقَدْ بَلَغَنِي الْعُكْبَرُ ۖ وَأَمْرًا عَاجِرًا ۖ میں ان سوال کی طرح کہ خلاف عدت آئے میں اور میرے بھی  
خلاف عدت اور دہر جائے تو میرے کہ اور کہتے تھے اور میری کے پیسے سے بھی ساتھ تھے کیونکہ تھے اور عقدا ہوں گے اور اپنے جس کو بہت، اگئے اور اسے ہوں گے، انہی بھی ہوں گے اور اسی وجہ سے کہ میں  
ہوئے کی حجت اور درست کی برائت کرتے تھے اب چونکہ میرے کے اور کہتے تھے اور میری کہنے سے اس نامی وقت میں ایک گناہت معلوم ہوئی اس سے  
میں سوال کا مخرج تو اس لئے درخواست تھی اور انہی کا مطلب یہ ہے کہ باریک تیرا اور ایک گناہت ہو اور حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا میں کہ گفت  
معا میں سے معلوم ہے کہ میں دعا میں سب معاشیں میں حسب ما سببت مقام میں کوئی قسم کر رہا نہیں ہوں

اجابت دعا کے زکریا پر: فَاتَدَاوَتْهُ الْمَيْمَنَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْغُرَابِ ۖ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا ذُرَّعًا  
میں بیکہ کہہاں سے فرشتوں نے اور ادا کرے اور پھر یہ بچہ عجب عراب میں کہ خدا تعالیٰ آپ کو بشارت دے ہے جس کو بھی کہ میں کے سوال یہ  
حوال یہ ہے کہ وہ حضرت اللہ (میں حضرت) میں علیہ السلام کی نبوت (کی نصرت) میں کرنے والے ہوئے اور (دوسرے) عقدا (کہنے) کے ہوتے اور  
تیسرے اپنے نفس کو (کہتے) بہت روئے کہتے ہوئے اور (چہ تھے) میں بھی ہوتے اور (پانچ میں) علی (وہ تھے) میں بھی ہوں گے عراب













۱۱۱) اَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ جَبْرُ حَتَّى لَا هَافِي وَلَا حِلَّ فِي الْمَرْبُورِ وَالْمُضْجَعِ وَحَبْسِ الْكِلَابِ لِعَصْلِهِمَا قَوْلُهُ حَتَّى مَا بَابُ السُّورِ لِنَعْيِهِ وَاسْمُ الْفَاعِلِ  
 اَلْمُضْجَعُ مَعْلُومٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ جَبْرُ حَتَّى مَا بَابُ السُّورِ لِنَعْيِهِ وَاسْمُ الْفَاعِلِ  
 اَلْمُضْجَعُ مَعْلُومٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ جَبْرُ حَتَّى مَا بَابُ السُّورِ لِنَعْيِهِ وَاسْمُ الْفَاعِلِ

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَصَابَرِي فَقَالَ لِيَحْمِلُوا صُلْبَ ابْنِ امْرِئِكُمْ فَأَتَوْا عَلَى كَثِيرٍ مِنْهُمُ يُؤْمِنُونَ فَكَرِهُوا أَنْ حُمِّلُوا مِنْهُ صُلْبًا عَلَيْهِ ثِقَلٌ  
 فَأَخَذُوا صُلْبَهُمْ لِيَجْعَلَ عَلَيْهِمْ ثِقَلًا فَحَمَلُوهُ فَذَلِكُمْ يَوْمُ صُلْبِهِ أَهَذَا صُلْبُهُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَهُوَ الْحَقُّ  
 الْقَوْلُ فِي الدِّينِ يُعْبَدُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمِنَ الْأَرْضِ مَا يَشَاءُ يَكُنْ  
 لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْرٌ

۱۱۲) فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَصَابَرِي فَقَالَ لِيَحْمِلُوا صُلْبَ ابْنِ امْرِئِكُمْ فَأَتَوْا عَلَى كَثِيرٍ مِنْهُمُ يُؤْمِنُونَ فَكَرِهُوا أَنْ حُمِّلُوا مِنْهُ صُلْبًا عَلَيْهِ ثِقَلٌ  
 فَأَخَذُوا صُلْبَهُمْ لِيَجْعَلَ عَلَيْهِمْ ثِقَلًا فَحَمَلُوهُ فَذَلِكُمْ يَوْمُ صُلْبِهِ أَهَذَا صُلْبُهُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَهُوَ الْحَقُّ  
 الْقَوْلُ فِي الدِّينِ يُعْبَدُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمِنَ الْأَرْضِ مَا يَشَاءُ يَكُنْ  
 لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْرٌ

۱۱۳) فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَصَابَرِي فَقَالَ لِيَحْمِلُوا صُلْبَ ابْنِ امْرِئِكُمْ فَأَتَوْا عَلَى كَثِيرٍ مِنْهُمُ يُؤْمِنُونَ فَكَرِهُوا أَنْ حُمِّلُوا مِنْهُ صُلْبًا عَلَيْهِ ثِقَلٌ  
 فَأَخَذُوا صُلْبَهُمْ لِيَجْعَلَ عَلَيْهِمْ ثِقَلًا فَحَمَلُوهُ فَذَلِكُمْ يَوْمُ صُلْبِهِ أَهَذَا صُلْبُهُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَهُوَ الْحَقُّ  
 الْقَوْلُ فِي الدِّينِ يُعْبَدُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمِنَ الْأَرْضِ مَا يَشَاءُ يَكُنْ  
 لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْرٌ













































































۱۰۱۔ اوجہ اہل کتاب کے مخصوص یہود کے انقلاب تیار کرنا اور مذہب جو ان کے ایمان کو خطاب کرتے ہیں کہ یہ جیسا کہ اللہ ہے وہی ہمارا خدا ہے۔

وغيره مثلاً اذا كان في غير وجه الشراء

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لَهُ فَإِن لَّمْ يَهْدِنَا لَهُ لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

فإنه من قام اللاحق بمعنى 'مستقام' أي مستقيمة هي طائفة الله الثانية على أمره لم ينزع عنه ولم ينزله كما نزلت آحور  
أفاه ساعتاً واحداً إذا يؤز هماً وقيل كعاً وقيل منح لمكون يسارعون المباشرة وتستعمل بمعنى 'ترغى' والمفاعلة للمبالغة في  
ولم يصح بالمعجزة لما في سرعة فإن سرعة التقدم لها مجاز في التقدم فيه وهي محمولة وضد الإطالة والمعجزة التقدم  
فما لا نعي أن تقدم فيه وهي محمولة وعندها الإفادة كلة في روح المعاني لم يكفروا أصله السر ولنضبه معنى المنع والحرمان  
عدي إلى معولين محس الكبير واليهما في أنفوس معنى عه ناب عنه وأحزاً مجزاة في روح طماني أي في مجزى عنهم ذلك  
من غنا الله تعالى شيئا من الأجزاء ومن لمجد أو الإهداء أو قلت وعليه ترجمت الفاعل والمفعول المطلق في القاموس بحرف  
بالكسر شدة مرة أو ليد كلفهم فيها وشه طماني جرح صر وصر صر شديد الصوت أو البرد أو قلت فالصر يطلق على سرد نفسه  
وعلى الريح الباردة كيهما وفي الحرف المزدوج.

الَّتِي فِيهَا اسْتَعَانَ بِذِكْرِ أَحَدِ الْقُرْبَانِيِّينَ عَلَى الْآخَرِ عَلَى عَادَةِ عَقْرَتِهِ مِنْ لَيْسُوا كَمَثَلِ قَوْلِهِ لِي لَعِبَرَاتِ إِيقَارِهَا عَلَى إِلَى اللَّائِيْنَ بِأَنَّهُمْ مَسْقُورُونَ فِي أَصْلِ الْخَيْرِ مَقْلُوقُونَ فِي قَوْلِهِ لَا تَجْعَلُوا خَارِجُونَ مَقْلُوبُونَ فِيهَا دُوحَ الْمَعْنَى قَوْلُهُ مِنَ الضَّلَالَةِ وَدُوحَ الْإِسْلَامِ قَوْلُهُ تَجْعَلُوا كَمَثَلِ الْحَيِّ فِي رُوحِ الْمَعْنَى وَهَذَا مِنْ لَيْسَبِهِ عَمَلُكَ الَّذِي تَوْجِدُ فِيهِ الْوَيْدَةَ مِنَ الْخِلَاصَةِ وَالْمَجْمُوعِ وَلَا يَزِيدُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ مَا يَلِي الْأَلَاةَ هُوَ الْمَشْبُوهُ بِهِ كَقَوْلِهِ لِي أَنَا جَبَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَا تَرَكْتَهُ وَالْأَلَالَ كَمَثَلِ حَرْثٍ لِأَنَّهُ الْمَشْبُوهُ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى ذِكْرٍ مَعَ ذِكْرَتِ لِي الْإِلَهِ الْوَاقِعَةِ عَنِ رُوحِ جَزْءِ سَلُوقٍ مِنْ قَوْلِهِ نَعَالِي مَعْلُومَاتٍ كَثِيرَةٍ كَمَثَلِ أَتَقَى يَنْقُوحٍ لِي فَتَحْصِرُ وَتَشْكُرُ

لَا يَأْتِيهَا الْيُوسُفُ إِلَّا تَنَجُّدًا وَإِحْدَانًا مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْتِيَنَّكُمْ جَبَلًا وَدُوَاهُ أَعْيَنُكُمْ قَدْ بَدَأَ الْفِتْنَةَ  
مَنْ آتَاكُمْ بِهِمْ وَمَا تَكُنْ مِنْكُمْ صِدْقًا أَلَيْسَ لَكُمُ الْأَيْتَانِ مِنْ أَنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۚ فَاسْتَفْتَاؤُا أَوْلِيَاءَ لَكُمْ  
لَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالنَّاسِ بِالْكِتَابِ وَلِذَا لَقُوا الْعُقَلَاءَ وَقَالُوا أَنَّكُمْ تُعَذِّبُونَ أَلَمْ أَتِ بِكُمْ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ  
أَنْ تَقُولُوا لَكُمُ اللَّهُ يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتَأْتِي الْسَّحَابُ ثُمَّ لَا تُؤْمِنُونَ ۚ وَالْأَعْمَالُ فَذُكِّرْتُمْ ۚ بَلْ يَنْصَرِفُونَ عَنْ طَرَفِ  
الْحَقِّ لَمْ يُؤْمِنُوا إِلَّا عَقِبًا وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ إِنَّ تَسْمِعْكُمْ حَسَنَةً سَمِعْتُمْهُ وَإِنْ تُصِيبْكُمْ  
سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ نَصِرْكُمْ وَتَقْضُوا بَلَاءَكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَصْعَلُونَ مُحِيطٌ ۚ











مفسرہ ہے کہ یہ اصل کا مرتبہ جس میں یہ نعمت پہنچی ہے کہ ایک اسودہ القاریہ یا اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
زیادہ وقت قیام کیلئے پہنچے یا یہ بعض صحابہ کے لئے اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
مفسرہ میں تفسیر کے لئے اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
تکھ اور اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ

یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ

یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ

یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ

یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ

یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ

یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ  
یہ جو کہ اسودہ القاریہ سے نعمت پہنچی ہے کہ اسودہ القاریہ سے نعمت ملائے کہ اسودہ القاریہ بزرگ

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَلَا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ  
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَكَبَّرُوا  
فَإِنَّكُم مِّنْ أُولَئِكَ الَّذِينَ أُعَذِّبُوا أَوْ يَغْفِرُ لَهُمْ فَمَا لَهُمْ شَاكِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِهِمْ أُولَئِكَ  
الَّذِينَ أُعَذِّبُوا أَوْ يَغْفِرُ لَهُمْ فَمَا لَهُمْ شَاكِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِهِمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ أُعَذِّبُوا أَوْ يَغْفِرُ لَهُمْ  
فَمَا لَهُمْ شَاكِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِهِمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ أُعَذِّبُوا أَوْ يَغْفِرُ لَهُمْ فَمَا لَهُمْ شَاكِرِينَ





















وبعضهم فيه، وأغلل محرمه مجهولاً والأصل في الفراءة أن تكون في ولا تمنح أسناد الموثوقة إلى منسب لها، فخرج ابن الجوزي عن ابن سيرين أنه كان يقول ما سمعنا قط أن نبياً أقبل إلى القفال يقول الحسين وجماعة له بقل نبي في الحرب فقل نقل هذه الروايات في تاريخ المعاني وفيه له من ادعى أسناد القفال إلى النبي وأنه في الحرب ابتدأ علياً ما قسّمه له الشاه حين النصر الذي موجود بها هي قوله تعالى: **وَنُصْرَتَنَا عَلَى الْفِرَّةِ أَفْلَا الْكَلِمَةَ يَحَرُّوهُ لِأَعْلَى الْأَعْلَى** مطلقاً لأننا معاني لا ١٢.

الناس : وإنما جعل قولهم عبر الا ان قالوا ما عرف لنا ذلك على جهة التلميح ودعاء الخشوع حتى يوبى الأخرى فالحس اشبهت به  
 وبه المتعبد به عليه كذا في الجصاص قوله رنا انما علمنا وعلى يده ان اشبهت بولوا الموعود من روح المعاني في آخر أبي حمزة ٤

سَلْبَقِي فِي قُلُوبِ الْكَافِرِينَ أَتَقْرَأُونَ الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مِمَّا كُنْتُمْ بِهِ سُلْطَنًا وَمَا الْوَلَهُمُ  
الْبَلَاءُ وَلَيْسَ مَشْوَى الظَّالِمِينَ ۝ وَلَقَدْ صَدَّقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحَضَّرُوهُمْ بِآذَانِهِ حَتَّى إِذَا  
فُتِلْتُمْ وَانْتَبَهَرْتُمْ مِنَ الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِمَّا آتَاكُمْ مَا تَحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ لِدُنْيَا  
وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَّفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِذْ تَضَعُونَ وَلَا تَلْزَمُونَ عَلَى أَخِي ۝ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَجَكُمْ فَأَتَيْتُمُ  
عَسَائِفَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ بِمَا لَمْ يَأْتِيَهُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۝ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

[illegible][illegible][illegible]



۱۔ لو نصرکم ۲۔ حق قولہ ۳۔ علی بن ابیہر ہمارے فی روح المعانی تصدیقاً علی قصصہ نہ فلا تعزبوا علی نفع فانی و ہر ذات اہ  
فلت فلا عیب زائدہ و قسم تسمون، لان المحلۃ بالغہ اما تکتون مب المحزون لا لعمدہ طاعنہ ۴۔ حق قولہ فی ترجمہ جبر سب و ترجمہ  
ما سب و جہہ کون العمل للصالۃ و کون ما للصوم ۵۔ حق قولہ فی التائید منہ ہے لم یقل معذور ای لانه یسب بمصوبہ نعمہ علیہم  
من العباد ۶۔

البركات. في روح المعاني يخرج الإمام أحمد وجماعة عن ابن عباس أنه قال ما نصر الله تعالى بيته في موطن كما نصره يوم أحد فذكروا ذلك فقال ابن عباس ومن من أكر ذلك كتاب الله تعالى أن الله تعالى يقول يوم أحد وقد صدقكم الله وعده ١ قلت وعده. الإعداء كان بلسان الرسول صلى الله عليه وسلم وأما أنه قد بقوه تعالى يوم بدر أن تصبروا رتقوا ربابكم من فورهم هذا يمددكم الخ فذ السد وإن كان حتماً لكن صرح بعدم الإعداء بمجموع كلمة وعليه يحمل ما في روح المعاني يخرج المعاني في الدلائل عن عروة قال كأي قلبه تعالى وعدهم على النصر والثقل أن يعلمهم خمسة الآلاف من الملائكة مرسبين وكان قد فعل أكي يوم بدر فلما عصوا أمر الرسول (أكي في أحد) ونكروا معانهم وركت الرافة عهد الرسول صلى الله عليه وسلم أن لا يبرحوا حللهم وأبدوا الدنيا رفع الله عنهم عد والملائكة اه ويحور أن عروة حمل آية الاعتماد على قصة أحد ٢ في روح المعاني الاصعاد للعباد والإبعاد في الأرض لرى بمعنى عطل كعبر أما يستعمل بمعنى وقف والسر أيضاً ملائكة جوى ١ قلت ولمرت بالآل وفيه في آخر لكم من ورلكم لأنه يدل جاء فلان في آخر فبأن وآخر بهم رآخرهم إذا جاء ختفهم ٢

الموت: قتل، والامتناع: قلموس وفيه قتل كسل وحفظ وتواصي، وحين اذ قلت رسلك على لخصف في البراني  
موتاً بصراي، وقال عصام القتل العجز وحفظ، نراي اذ وليه صرف يعصرف، ٣٥٥.

الْبَلَاءُ: رُحِرَ بِسَبَبِ الرَّعْبِ اِهْدَا يَدَهُ مَا دَامَ هَذِهِ النُّصْحَةُ فِيهِمْ لَا يَزَالُونَ مَرُوحِينَ فِيهِ تَشْبِيهُ دَعَمَى لِلْعُرَمِينَ وَفِيهِ مُتَارَاةٌ عَلَى اَنْ  
التَّكْفُرَ سَبَبُ الضَّعْفِ فِي الْقَلْبِ وَلَا يَأْتِي غُلُظُ بَطْنِ الرَّعْبِ اَوْ يَقَالُ كَانَ مِنْهُ فِي الْمَضَامِي وَتَعْلَمُ اَنْ الْآيَةَ لَا تَكُنْ عَلَى اَنْ مِنْ  
اسْمَاءَ كَمَا وَفَتْ النَّزُولُ لَا يَزَالُ كَذِبًا اَنْ اِي سَفِيَانٍ وَغَيْرِهِ اسْمُهُ اَوْ يَكُنْ مِنْهُ سَلَفِي اَنْ تَكُنْ لَاحِظًا اَنْ كَانَتْ الْآيَةُ تَرْتَلُ فَعَلِ  
الرَّعْبِ اَنْ كَانَتْ تَرْتَلُ مَعَهُ فَعَلِ لِمَجْدٍ اَنْ اِي كَاتِبٍ مَجْدًا عَنْ اَنْسَوِيهِ رُفَعِي لِمَحَالَةِ الْعَاصِيَةِ ذَكَرَهُ عَصَادُ. فَوَلَهُ عَالَمُ يَرْكُ  
هَذَا مِنْ بَابِ اَعْلَاهُ الْعَقِيدَةَ لَانْقَاءِ قِيَمِهِ فَلَا يَزَالُ هَذَا كَقَوْلِهِ الْمَالِ لَا تَغْنِي رُحُوهُ الْمَوْتِ ع- ٤٤

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِمُ الْمَنَّانَ فَمِنْ تَحْتِهَا نَاقُوسٌ يُنَادِي لِلْعِبيِّدِ إِصْرِي إِصْرِي فَرِحَ الْعِبيِّدُ عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَوُثِّقَ لَهَا فِرَاقٌ وَخَافُوا وَكَرِهُوا فَأَنذَرْتُهُمُ الْقَارِعَ فَاسْتَمْسَكُوا بِالْأَعْلَامِ إِنَّهُمْ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمُ الْعَظِيمَ

عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٠﴾









کی بات سے ۱۰ روٹ ہوا چاہے قرآن ہے تو اس پر اتنا ہی ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔

**مُؤْمِنِيْنَ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔

**اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔

**اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔

**اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔

**اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔

**اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ رُحُوْعِهِمْ سُرُوْدًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔  
**وَّاَوْفٰوِيْنَ اَمْرًا** اور جو لوگ ہیں جن میں سے ۱۰ ہے کہ جس ۱۰ میں سے ۱۰ لائی جائے۔













لَكُمْ دُخَانٌ مُّرَارٌ ۖ قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۚ فَانْقَلَبُوا بَعْضُهُمْ مِنْ آيَاتِهِ فَخَسِبَ ۚ

تَخَافُكُمْ وَخَاقُونَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ٦٠

[illegible][illegible][illegible]









ہنگامی بحران کی گھڑی میں نہیں رخصت ہو دینا اور یہ یقین رکھنا کہ یہ نیکو اور فاضل شخص ہے اور اس کے پاس ہر قسم کی صلاحیتیں اور ہوشیاری ہے۔ اس سے یہودیوں کی برکت نہ ہو کہ وہ ان کو (خدا سے) اس بات پر (جو ان کے لئے بہتر اور خیر ہے) برا نہیں سمجھیں اور صرف ان سے شکایت کرے۔ جب کہ ان میں سے (خدا سے) عہد شکنی ہو جائے (خیر) میں ان کو رخصت کر دے گا (تاکہ یہاں پر کسی سزا ملے) اور (دنیا بھر) کو ان کے جہاد کو کیے کے اہمیت سمجھ کر ان کو دین میں شامل کر لوں گا۔

[illegible][illegible][illegible]

وَلَا تَجْعَلْ لَكُمْ دِينًا كَمَا تَجْعَلُونَ لِكُلِّ شَيْءٍ دِينًا ۚ فَتَرْكَبُوا ظُرُوفًا ۚ وَمَا تَشَاءُونَ لَا يَخْتَارُونَ ۚ

اگر عیادت کے ساتھ ملے رہے تو اس پر غرور نہ ہو بلکہ اس حالت میں خیر نفس ہی ہے جس سے شہید ہو رہا ہو کہ اس کا اسباب نفس میں سے معصیت ہی ہے۔

انجیوائش: (۱) پہلے امرائیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جن کا پہلے ہو چکی ذکر ہوئے، وَلَا تَقْرَأُ لِيَوْمِ الْآخِرَةِ میں آیت۔

مَنْ لَمْ يَأْتِ بِدَلِيلٍ: ج قولہ بعد ترجمہ سازعزوں جیسے سائنس اشرفہ فی ان السارعين لا ينصرون لہم لقولہ تعالیٰ علی بعض التواکب فی العائدۃ لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا آمنا بالوعدہم ولم یؤمنوا لہم من الذین ہادوا واما حصصہم للملأ لان المفسر یرجع کو یہم مراد آہ۔ ج قولہ فی ترجمہ ان یقفوا اللہ و انما اشارۃ الی ان المراد باصرار اللہ تعالیٰ اصرار دینہ اما معجزا و اما حدلا۔ ج قولہ فی ترجمہ شیدا و دربرہ کی تشر اشارۃ الی انہ مفعول مطلق ای ضرور شیدا والی ان لشکیر اللہ العموم۔ ج قولہ بعد ترجمہ لی یقفوا اللہ آپ کرنا، اللہ اشارہ الی سب حوزہ علی اللہ علیہ وسلم نہر سبط الکلام معنیہ بعض۔ ج قولہ فی ترجمہ پرورد گزرا قید بہ لای لفظ منظور فی سائنس مطلق علی المرصی و لیس محتملا ہناک۔ ج قولہ فی ترجمہ سبطا اسما بوضع الشکرۃ تحت النبی۔ ج قولہ فی ترجمہ اشتروا پھر کر اس لای لکہ اشارۃ الی حاصل معنی الاشتراء ہناک من علم قبولہم الايمان و اجراءہم الکفر ولو من قول الامر فلا یعصم بالموافق۔ ج قولہ فی ترجمہ عذاب الیم پہلوان کی طرف اشارۃ الی امری الی النفس فی عظیم والہ والی ان قائمۃ ہذہ الجسمۃ ہی قائمۃ الجسمۃ من کون عذابہو مقدرا فلا محالۃ یعسر مہم موجبات احساب و لکن باجراہم فلا یلزم الجبر۔ ج قولہ فی ترجمہ غیر ہرگز اشارۃ الی ان غیرا لیس للتخصیل والالال الہد۔ ج قولہ فی کہ اسلام کے اس انکار پر کہ قولہ کفر کے اس انکار پر اذیع یہاں ان الامتثال ہو کر ضرر النفس المؤمنین صحت برتدوں و کما ہو یکنون غیرا لیمض الذکرین جہت یسلمون۔ ج قولہ فی وجہ الموط جیسا امر اس دلیلۃ ہلا، الآیۃ بطلان القصۃ لالکلام کلہ حسیق۔ ج قولہ قبل حتی لکہ واقعات و اشارۃ اشارۃ الی ان حتی للعباۃ لکن لا لملذکور و فساد المعنی فانہ یلزم انہ بعد المعنی یدیکم علی الاصلاح و لا بعض فساد بل لغیر المذکور الذی فی علیہ المذکور و هو المعنی عنہ مقلدہ لیکار فصیح کوہ غایۃ لہ لان الملائم ج انہ بعد المعنی لا یزول الملائم یعنی یقطع الزوال الذی فیہ لک حکمۃ و هو معنی صحیح و لا ینالی نزولہ لک حکمۃ، عربی فافہم حق فافہم۔ ج قولہ فی ترجمہ طلب: ایے اس ترتیب اشارۃ الی کون اللام للمعنی بغیرہ المدام فلا یسکون اطلاعت تعالیٰ ابعث علی معصیت کبیرۃ منها احکام الشرع انہ صرحہ۔ ج قولہ بعد ترجمہ الطیب باواہد و غیرہ اشارہ الی امرین اول جواب انہ لسا رتب الاسباب من الحوادث فقد اظہرہم علی تلك الامور المبطنۃ من غافلہم و کفرہم وجہ الجواب طاهر و الفانی جواب انہ قد یکشف بعض الخفیات بواسطۃ الکشف وجہ الجواب یتفہم من زیادۃ قولہ وغیرہ لمحصل من ہذہ القیود انتفاء الاطلاع بواسطۃ الوحی الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فافہم۔ ج قولہ فی ترجمہ من وصلہ و درود و غیرہ اشارۃ الی ان من اللسان لمن یشاء فالمرسل لیس بعضا من المرسل لیلزم کون لمحیی بعض المرسل بل ہو بعض من سائر الخلق کما اشرت الیہ معلول اپنے بندوں میں سے قبل ترجمہ یعنی فافہم۔ ج قولہ قبل ترجمہ فاشوا اور جب کفار پر بکریب اشارہ الی وجہ الترتیب الذی لافانہ لقاہ فافہم۔ ج قولہ فی ترجمہ: امر عظیم بجانۃ شراب نعیم کے اشارۃ الی ان فی الکلام حسن مقابلہ۔

یَحْزَنُونَ: یحزنت من الاعمال و حزن و احزن ہما بمعنی واحد۔

وَاَنْتَ عَلَیْمٌ: اعلم ان الظاہر من بیان حکمۃ ابتلاء المؤمنین فی الآیۃ من قصد التزم التکرار فی الکلام لکنہ بما لورت فی وجہ الترابط انطلق خدا لانہ کان المقصود بما سبق تسلیۃ المؤمنین و بهذا دفع سوءہ کون المؤمن غیر مقبول لیس ما ذکر من دفع شبهۃ کون الکفار غیر مردودین فافہم۔

الَّذِیْنَ آمَنُوا: فی روح المعانی الاملاء فی الاصل اطلاق المدد و ملأہ الحس الطویل و مہ الملون الطیل و النہار بطول تعاقبہما۔ التَّحْسِنُ: اللہ تعالیٰ کفر و فاعل یحسن و ما فی انما المفعولۃ معصیۃ و ہی مع جہا ای غیر صالح عند المفعولین و التقدیر ولا یحسب الکفارون ان امتلا غیر لہم و فی قراءۃ ولا تحسن بالمعصیۃ اما لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان المقصود التمریض بہم ان حسوا ما ذکر و اما لكل سامع فاعلم ان جمیع المعصیۃ و الذین مفعول لہ و انما معنی الخ بدل اشتغال حہ و حیت کان































































سے نشان دہی کرتے تھے اہل برادری کے فرجہ کو ان لوگوں تک ان معاملات کی اطلاع نہ تھی اور ان کے خلاف کسی قسم کا مقدمہ نہ ہو سکتا تھا۔ یہ بات اپنے آپ سے پیدا ہوئی تھی۔ یہ مضمون اس کی بنا پر ہے کہ ان لوگوں میں داخل ہونے والے کو اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہ تھی۔  
 عزرا غریب است زبان و لسان پائین المجاہدہ من لسانہ (عزرا غریب لسان) کو بیعت شدہ اللہ کی قسم ہے  
 انجو لسان (انجو لسان) غریب زبان کے لئے مشہور ہے۔ کمال انجو کے تیار نہ کئے گئے تھے کہ وہ ان کے لئے تیار نہ ہو سکتے تھے۔ یہ وہی وہی ہے۔  
 نہ کہ نہ کمال ہے۔

مَنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْعَبَثِ فَاُولَٰئِكَ عَلَيْهِ عَذَابُ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝۳۰  
 ترجمہ: جو شخص اللہ کی فحشیاں، منکرات اور بے جا باتوں سے باز نہ آئے، ان کے لئے اللہ کا عظیم عذاب ہے۔  
 الفحشاء: غیر المختار عام لفظی، الاول والمہر فی الثانی فافہم۔ ح: قولہ بگاری لای الحدود عام نصف لکرم جمعاً معروف بالاصطفیٰ والصفۃ الاستثناء مع فلا قلیل فی الآتۃ للمعارفۃ کما اوضحہ فی اب ما وضح بان فافہم۔

الْمُنْكَرُ: فی لہاب النور اخرج الاتعۃ السنۃ عن حاتم بن عبد اللہ قال عادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسو بکر فی منی سلمۃ مائیس فوجدنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اعلیٰ شہد فدا عدا فوجدتہ ان علی فقلت فقلت ما نامر من ابی صبح فی مالی فیرت بوجہکم اللہ فی اولادکم اذ قلت وتقدم نزولہا فی قصۃ سعد بن سہیل والجباب کما فی لہاب النور ان یحتمل ان یکون رسول اللہ فی قصۃ السہیل و آخر ہا دھر قولہ وان کان دخل فی قصۃ حاتم ویکون مراد حاتم بقولہ فیرت بوجہکم اللہ ای ذکر الکلمات المتصلۃ بحدۃ الآتۃ۔

الْعَبَثُ: علی روح المعانی کلالۃ ہی فی الاصل مصدر معنی ککال وهو العباءۃ ثم استعبرت واستعملت استعمال الحقائق للعرفۃ من عرف حجة اللہ والقرۃ لضعفها بالنسبۃ الی فرامتها وتطلق علی من لا یخلف والدا ولا ولداً وھذا هو المراد فی الآتۃ، وعلی من لیس بوالد ولا ولد من المحدث معنی ذی کلالۃ کما نطق القراءۃ علی نوبی القراءۃ۔

الْمُنْكَرُ: کل مرجمہ البت قولہ رجل و معطوفہ امرأۃ اسم کن و کلالۃ خبرہا و قولہ یورث صغیر رجل و المعنی یورث منہ لعلہ من ووجہاً تحدث و قولہ غیر معطوف حاتم من فاعل یومسی المدکور فی قرۃ فیومسی معروف و المتداول علیہ قولہ یومسی فی ۳۰ مع معطوف لا ورائی کوہ حالاً فی نرحمہ بقولہ بڑھو و قولہ وجہہ ہو غندی معطوف متعلق عاملہ معطوفہ ای وجہی یہ وجہ من اللہ۔  
 قولہ وانہ اثبت الضمیر لرجل و ترجمۃ الضمیر لرجلہ فیما وقع بعد او حتی ان ما زرد علی خلاف ذلک ملو و تم یہ مذکر الخیار من ان برائی المعطوف علیہ و المعطوف و التذکیر للطلب۔ قولہ اکثر من ذلک ای المدکور من اب واحد او احد واحد۔

وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ مَسْكُوتًا ذُوْهُمْ قَرْۢنًا مَّا وَاصِلًا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ شَاۡهَدًا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۳۱

لَتَوْبَةُ عَلَىٰ اللّٰهِ لِمَنْ يَمْعَلُوْنَ السُّوۡءَ بِجَهَنَّمَ لَئِنْ يَمْعَلُوْنَ مِنْ قُرْبٍ وَّاُولٰٓئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۝۳۲

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۳۳ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ اَسْمٰتٍ حَتّٰى اِذَا احْصَرَ اَحَدُھُمْ اَمُوْتُ

قَالَ اِنِّیْ تَبْتُ لَنْ وَّلَا اَلَّذِيْنَ يَمْعَلُوْنَ وَھُمْ كَافِرًا ۝۳۴ اَعْتَنَ اَللّٰهُ عَذَابَ الْاِيْمَانِ ۝۳۵

۱۔ ان سے انھیں بھی وہاں کا کام کرنا نہیں ہے تو ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا اور ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا۔  
 ۲۔ جو شخص اللہ کی قسم ہے کہ ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا اور ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا۔  
 ۳۔ جو شخص اللہ کی قسم ہے کہ ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا اور ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا۔  
 ۴۔ جو شخص اللہ کی قسم ہے کہ ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا اور ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا۔  
 ۵۔ جو شخص اللہ کی قسم ہے کہ ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا اور ان سے انھیں کوئی اور کام دیا جائے گا۔

تَسْمِيۡنَ ۝۳۶ وَالَّذِيْنَ يَبْتِغُونَ مَسْكُوتًا ذُوْهُمْ قَرْۢنًا مَّا وَاصِلًا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ شَاۡهَدًا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۳۷





مؤمنین کی جو برکتوں سے نوازا گیا ہے ان کے لیے یہاں بھی نصیر کی بات ہے۔  
 ترجمہ: اے نبی! قرآن کا واسطہ نہ کرنا کہ جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 اور جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔

مؤمنین کی جو برکتوں سے نوازا گیا ہے ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 ترجمہ: اے نبی! قرآن کا واسطہ نہ کرنا کہ جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 اور جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔

مؤمنین کی جو برکتوں سے نوازا گیا ہے ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 ترجمہ: اے نبی! قرآن کا واسطہ نہ کرنا کہ جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 اور جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔

مؤمنین کی جو برکتوں سے نوازا گیا ہے ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 ترجمہ: اے نبی! قرآن کا واسطہ نہ کرنا کہ جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 اور جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔

مؤمنین کی جو برکتوں سے نوازا گیا ہے ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 ترجمہ: اے نبی! قرآن کا واسطہ نہ کرنا کہ جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 اور جو لوگ ایمان میں آئے ہیں ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔  
 افسوس کہ ان کے لیے یہاں نصیر کی بات ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

نہایت محنت سے ان کی تعلیم کے تمام اطلاق سے یہ معلوم ہوا کہ ان کے موت کی وجہ سے وہ اپنی موت جبراً نہ تھی بلکہ خود







وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ سَلَفَتْ إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ أَهْوَاءَ قَوْمٍ غَيْرَ مُسْلِمٍ مُتَّبِعُهُمْ فَيَكُونُ مِنْهُمْ لَبُوفًا ۚ إِنَّكَ كَتَبَتْهُ الْفُتُورَ ۚ

فَقِيلَ لَهُمْ أَنْهَئِكُمْ عَنْ أَنْتُمْ وَأَخَوَاتِكُمْ وَعَشِيرَتِكُمْ بِالْأَخْرِ وَبِئْسَ الْأَحْزَابُ الَّتِي ارْتَضَيْتُمْ وَأَخَوَاتِكُمْ

فَمِنَ الرُّضَاعَةِ وَأَمَلْتُ بِكُمْ وَرَبَّائِكُمْ. الَّذِي فِي حُبِّكُمْ قَرْنٌ بِكُمْ الَّتِي دَخَلْتُمْ فِيهَا قَوْلٌ

لَمْ تَكُنْ لَكُمْ دَخْلَةً مِنْهُمْ فَلَاجِئًا عَلَيْهِمْ وَحَلَّالٌ لِمَنْ يَكْفُرُ الَّذِينَ مِنْ أَصْدِقَائِكُمْ وَأَنْ يَجْمَعُوا

سَيِّئِ الْأَخْقَانِ إِلَّا مَا قَدْ سَنَفَ - رَبِّكَ اللَّهُ كَانَ عَقْلُهُ أَوْجَعًا وَالْخِصَمُ مِنْ نِسَاءٍ إِلَّا بَلَّ

مَا مَنَعَتْ إِنِّي أَنَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَأَجَلٌ لَّكُمْ مَا وَزَّيْتُ لَكُمْ أَن تَتَّقُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هُمْ مُخَصِّصِينَ عَلَيْهِ

مُسْتَجِرِينَ عَمَّا اسْتَفَعْتَهُمْ بِهِ مِنْهُمْ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُكُمْ فِيمَا رَأَيْتُمْ بِهِ صَفَىٰ

يَعِدُ الْفَاطِمَةَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْهَا حَقًّا وَمَنْ أَرَادَ سُلُوكَ طَرِيقِهَا فَلْيَسِّرْهُ لَهَا فَتَنْتَهِجِ الْمَخْصَصَةَ الْمَوْجُودَةَ

فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ

يَذُنُّ قَبِيضًا وَأَتَوْهُنَّ أَجُورَهُنَّ بِأَعْرُوفٍ مُّحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسْفَحَاتٍ وَلَا مُتَجَدِّثَاتٍ ۚ

قَدْ أَفْضَىٰ الْأَمْرَ إِلَىٰ قَوْمٍ لَّا يُفْقَهُونَ إِلَّا هَدًى وَهُدًى مِّنَ اللَّهِ لَئِيَّا يُفْقَهُوا قَوْلَ الْكَافِرِ الَّذِي يَقُولُ إِنَّا مَعَهُ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا مِّنْهُ ۖ فَكَيْفَ يُفْقَهُ أَنَهُ لَرَبِّكَ يُقَدِّمُ الْمَوْتَ لِمَن يَشَاءُ ۚ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ لِشَيْءٍ مُّجْتَبِئًا ۚ

[illegible][illegible]

تحریر محمد رفیع خلیفہ خٹک (مستقل) (نور اللہ علی) بحسب اللہ علیہ السلام کی ہر (مشرقی انسان) سے تعلق ہے کہ ہر انسان اور  
 اہل سے انسان کی کمی ہے۔

[illegible]

الخط: یہ سب متحدہ فرقت کا بیان تھا جس کے بعد ان کے مابین اعلیٰ عدت نکاح کا سبب ختم ہوا اور انکے عدت کے یہاں ہے۔

[illegible]



































[illegible][illegible][illegible][illegible]

ملفوظات امیر المومنین : بقولہ فی دین توحیدہ و مغربہ مطابقت رکھتا ہے لہذا ان کے ساتھ اس کی تصدیق میں اختلاف کس سے  
جسمہ و روح عدد و وزن ان خطب نہیں۔۔۔ لا بشرط العسکر فی عدد یا قیافۃ ال

تذكر: في العهد الأول لإحدى في القلعة عظيمه سمكها: في حاشية

بني، في التوبة: «من هي التوبة؟» يسري فيه أوجه معية: ١- التذلل للمكان المسحور، المطلق على الحدث محبة التقييد وإحاطة  
لأمره الخبيث، ٢- التوبة عن التقييد، ٣- التوبة عن المسحور.

[illegible]

الذي هو روح المعاني قوله راعاه عليهم الخ يعني نواذ السوء عن الضرر لكل من فذلك من العلم به يحميهم على الجور ويكفي المصطفى ومن يصرفه عن غير الحق ليحصل الحاد - يعلمون ذلك بعد أن علموا أنه قد أيسر علينا وهو

الاية المذكورة لا تدل على ان مصر لم تكن في قبضتهم بل هي خارجة عن قبضتهم لانهم لم يذكروا مصر في هذه الاية ولا في غيرها من الآيات.

قوله عظيمة جسيمة . وصفت فيها جملة العالم بعد از عشت كبر . في نوح الافكار بعد هذا بلا شئ اعلم ان هذا سر ذات الاول . ووجه تحصيل ذكر العبد في قوله الخلة في عدم جوار حصوله ظاهر . يتعبر انباء الخلق ان يكون معناه بالاعمال

وم فلي لاه ولا غير موسيس حتى نغسل الجذام الكذبان فيل العار به نختصص العذراء والماء فلت يكون حكمه الوصية  
مذكور في العادة بل ثبت ذكر في الحاشية على هوي وامي امي حاشية امي الصنوار امي مودود والنواصي امي مودود من حاشية

الأخيرة الحقة تظهر إما آخر التحصيل الثاني: ما وضعه بعض السلفاء للاستدلال على كون مكة حراماً على غير العرب والمسلمين إلا أنه يجد لهؤلاء كذلك. والجواب أنه لا شك على الإطلاق بالنسبة إلى العرب ولكن نعم للمسلمين حسب ما عرفت إلا أنه

كانه **«**الانحياز» غير عائلية على أنه غير خاضع للفتوى في غيره، يعربح الثالث وهو غير له إلا ما جاء به  
عطف قوله **«**هذا أحد **«**الأهمل للندم **«**ما هو خارج على النهي **«** غير الندم **«** مع ما تضمنه **«**إلا أنه من **«**السبب بين **«**السلطاني









وكتبه لا تعقب مريم بآ قوله في حية على الشجرة مرة كما في الضمير في على حية تيزه ٢٤. ١٩ قوله في حية لم يجه  
 ان بعد الفاعل من الحطاط الى العج صر مع م هو مرجع كذا فلا شك في غرد الضمير ٢٤. ٢٠ قوله في حدود البحر حية ٢٤. ٢١  
 (٢٠) بعد انه السح

[illegible]

الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الْعِلْمُ وَالَّذِي فِيهِ رُفُوعُ الدَّرَجَاتِ وَالَّذِي فِيهِ رُفُوعُ الْمَنَاصِبِ وَالَّذِي فِيهِ رُفُوعُ الْمَنَاصِبِ وَالَّذِي فِيهِ رُفُوعُ الْمَنَاصِبِ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ  
إِثْمًا عَظِيمًا ۚ الَّذِينَ يَزُكُّونَ أَنْفُسَهُمْ بَلِ اللَّهَ يُزُكُّونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَظَهِيرُ الْمُظْهِرِ ۚ

كَيْفَ يَهْتَدُونَ عَلَىٰ لِلَّهِ الْكَذِبُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ رِشْمًا أَمْ يَبْهَتُونَ الَّذِينَ تَبْهَتُونَ أَفَلَا تُحْشَرُونَ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ

الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ غُثٍ وَ نَضِيجٍ يَقُولُونَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ أَكْثَرُ أَهْلِهَا

الَّذِينَ آمَنُوا سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْفَكَ الَّذِينَ نَعْتُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنَ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ حَافِظٍ ۖ

[illegible][illegible][illegible][illegible]





اَمِنْ يَدٍ وَمِمَّا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَحْمَةٍ عَلَّمَكَ مَا لَمْ يَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَذَلِكَ تُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾

فَصَبَّحَتْ جُلُودُهُمْ بِدَنَانِهِمْ جُلُودٌ غَيْرُهَا يَبْدُو كَوَالِدِ ابْنِ اَبِي اَنَسَةَ كَانَتْ غَرِيْبًا حَلِيْمًا ۚ وَكَانَ يَمِيْنُ

اَمْنًا وَعَيْنَا الصَّيْحَتِ سَمْعًا جَدَّتْ ثِيَابِي مِنْ تَحْتِيهَا اَلْاَثَرُ خَلِيْفَتِي فِيْهَا اَيْدٍ نَحْنُ فِيْهَا

### تَرْجُمَةُ مَقْصُودِ اَنَّ جَنَّهُ فِطْرًا صَبِيْلًا

اگرچہ کہ یہاں توں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حالت کو بیان کیا گیا ہے، لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ جو انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات سے ہٹ کر اپنے نفس کے خواہشات کے تابع ہو جائے، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔

نفس کے لحاظ سے انسان کی طبیعت کو فطرتاً ہی جہنم میں رکھا گیا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حالت کو بیان کیا گیا ہے، لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ جو انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات سے ہٹ کر اپنے نفس کے خواہشات کے تابع ہو جائے، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔

تعلیم رسول اللہ ﷺ ۖ فَبَدَّلَ صُورَتَهُ ۚ فَذُكِّرَ خَلْقًا مِّنْ خَلْقٍ ۚ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٤﴾

مِلَّةِ اَنُورٍ مِّنْ نَّوْرِ اَنُورٍ ۚ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾

اگرچہ کہ یہاں توں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حالت کو بیان کیا گیا ہے، لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ جو انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات سے ہٹ کر اپنے نفس کے خواہشات کے تابع ہو جائے، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کی عذابیں بیان کی ہیں۔















































اور اسے شریعتی طور پر کوئی حق نہیں ہے۔ چنانچہ اس کے اولاد نے جو اس کے بعد آئے، انھوں نے اس کی پیروی نہ کی۔

مسئلہ شریعت کے تحت اس کے بعد اس کا کوئی عمل نہیں رہا۔ چنانچہ اس کے بعد اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔

اس کے بعد اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔

اس کے بعد اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔

اس کے بعد اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔

اس کے بعد اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔ چنانچہ اس کے اولاد نے اس کی پیروی نہ کی۔



















قوله من كل امرئ جزء من حوائجهم بان الخلود هو المكث تطويل ويخذه ان فتح باب هذا الباب برفع الامن عن كيات امر وعدها لهما في الخلود في الجنة وللخالف الخلود في النار - وان ممكن الجواب بان الخلود فيه نكاحه ما يندب فلا يرتفع الامن وبعضهم بان المعتمد ان يغفل مؤمنة من حجب الايمان وحاصله الاستحلال لكن على هذا بعثت لثقل من هذا النقل المذكور في هذه الآية السابقة وهو الخطأ الصرف واجاب بعضهم بان مروياتها في المكث الذي قبل الجزم لكن قد تقوى في معناه ان البرة لعدم المفظ لا لخصوص السب فالاحسن الخالي عن التكلف ما استمرته لا بقاء فعله هذا لا فرق بين قوله جزاءه جهنم وقوله تعالى من يعمل سوءا يجزيه غير دفع منه الامان لا من قول فرقي بينهما قال قوله يحرمه بعد الساب ووقع هذا الجزاء ومضى قوله جزاءه واليات لا توجب الا وقوع اي لو وقع لم يستعمل كما في قوله تعالى جزاء سبنة سبنة متليها اي هي مقتضية لذلك كذا فيها وقرئ بين كوني الحراء جزاءه وس وقوع الجزاء فان قيل فقلوه تعالى اولئك جزاءهم معروفة هو مسائل لقوله جزاءه جهنم فيرفع الامان عنه فليت هذه يحذف فلا يحد في الامر وذلك طماع والا طماع من مكثهم وعدو هو لا يحذف المعاد لو ان الموعد بالجنة لم ينحصر في آية واحدة بل وردت فيه آيات ليس له كسنة الجزاء بحال الفصل حيث لا بد على الخلود لشارحه غير هذه الآية فالله اعلم بقوله في غضب الله اي كبره لما است من عدم الخلود في قوله في لصد ردت زامر اي التي تعص بالاعتزين المعربين الذين لم يمشروا هذه الفعل هو قوله في التهديد صرحا لان العلم بالقواعد كان حاصلًا ومن ثم عوتوا لكن لعدم التصريح لم يشعروا ففهم فكان حطائهم اجتدادا لكن ما شاع في العجلة والالام فالله اعلم بقوله في تبيينه بركام لا طلاق المقطع قوله في التي طاعت فابكر اي اي طاعتها وحاصله اظهار الاسلام وما من في الكفر في السابق كان معناه الاعانة لكمة وحاصله الصلح ومن ثم ترجمت هناك ملازمة وفي احدا من الكسر حيث قال اسمه السلامة فان لم يقاد بطلب اسلامه وحاصله وم جعل على معنى السلام لان الروايات التي ذكرها صاحب الميزان في ذكر في بعضها اسلام وفي بعضها التكلم بالتهادس فرأيت لفظها اخرى ومن السر بالسلام يجوز له ان يحمل تخصصه على التمثيل اي من مسلم مثله وهو ادى علامات الاسلام فمن لفظ بالشهادة فهو اولى بالحكم ولو ثبت كون الهجرة بمنزلة الاقرار فالامر بعدم الطعن في الاول لا لاحتمال عدم تمكنهم منها وفي هذه الحالة يسقط الاشتراط لا سيما اذا سلم في عس فقال لان عدم تمكنهم منها مقطوع به في قوله في الشهادة في نفس الاول به انه يكون فرح عس عند عارض الضرر تمام في قوله في الضرر عند كذا في روح المعاني اعم من المرحن وغيره في قوله في درجة ان الزن كارب بيت زوده اشارة الى ان درجة تفضيل محول عن المفعول وهو في الاسم مصال الى الصحابيين وقوله بيت زوده احداهما لعادة النفس والآخر لقناعة روحه في قوله في المحسن جلت كذا في الروح عن قناعة في قوله في المجاهدين العاني ذكرين اي دواعيهم وانفسهم كفى بالامر عن هذا القيد كما اكفى في المجاهدين الاول بالامر عن قيد في سبيل الله وكما اكفى في القاعين في الموحدين عن قيد من المؤمنين وقيد غير اولي الضرر وفي هذا تدرج في ترك القيد طبعا فشيئا هو اكمل درجات البلاغة بما لم يدرج في ليدى القاعدون بان ترك احداهما في القاعدن الاول لم كلاهما في الثاني لان القيد غير مقصود واما المقصود قيد واحد وهو من المؤمنين لانه هو الذي يزل ولا يمكن التدرج في الواحد واما قيد قيد اولي الضرر بعد السؤال فليحصر فيها بعده لظهوره من اول الامر بحال قود المجاهدين فان كلها مفهومة من كورة من اول الامر - فالتدرة : والتقييد بالمؤمنين لان غير المؤمنين لا عمل له قليل واما تركه في المجاهدين فلان المقام مقام التضليل فيه كاف في الدلالة على كون المجاهدين مؤمنين واما الضرورى بيان ما فيهم من الزيادة وهو المهادن في قوله انهم رايته كما في البصاوي مفعول لان لخص التضليل مني الامعاء كانه قبل واعطاهم واداه اجرا عظيما ودرجات طبع كل واحدة منها يدل من اجراء وكل هذا روعي في ترجمتي وبما تفتيح به بكثرة التكرار في قوله في درجات الرب كى وهو بهذه التخصيص جزء من درجة سقت كما ان بقية اجزائها معروفة ورحمة فلا يزم اتحاد الكل مع الجزء في قوله في حنة جوز في طرف اشارة الى كونه حصة لدخول في قوله في لده قال ان سده في الروح هي عذابه من زبد في قوله كيا يجب طبع لان كون الشهادة مفكرة الذنوب كلها مصرح هي الاحاديث وظاهر ان تشكيك للزود ولانه هو الاحتيازي وكونه مغتولا لا اختيار له والله اعلم.













[illegible][illegible][illegible]

الشيخان: قوله من مصلوة من والده وهصلوة الامم به للنسب والفتنة كما في القاموس المحفة  
للنصار. قوله ولانك طاعة في الروح مكرها لانها لم تذكر قبل قوله ولما جدوا حفرهم واسدحهم في الروح ولعل زيادة الامر بالاعتد  
كما قال الشيخ الاسلام في هذه النسخة مغلطة بوقوف الكلمة على كون الطائفة القائمة مع النبي صلى الله عليه وسلم في شغل شاعل  
واما قبلها فربما يظهر لهم انفس للمعرب وقيل حملهم على اعتبارهم ومنه بما جحسن به من اللات والبيت له الاخذ لغيره

فَإِذَا أَقْبَضْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْعُوا اللَّهَ عِزًّا وَفَعُولًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا طَمَعْتُمْ سَبْحًا فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ إِنَّمَا سَبِّحُوهُ هَٰذَا جَمْعًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ أَمْرٌ شَيْءٌ وَهُمْ يُعْذِرُونَ ۚ

فَالْحَبْرَةُ لِمَنْ كَفَرَ وَالْأُخْرَى لِمَنْ آمَنَ وَتُرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

[illegible]

تفسیر راجعہ: ابوبصر و اسرار صلاۃ و کلمات کا بیان قرآن میں ہے جو تلاوت کی اصل سنت سے تغیر بخوبی ہے آج کے لوگ اس کا بے تغیرت جو ناموس و عرفہ و فطرت کے اعتبار سے والے سے جس سے تغیر مطلقہ کا بھی ذائقہ ہو جائے اور خاص احوال میں بھی تغیر کی گوارائی کا یہ بیان غلط ہے۔

وَأَمَّا مَا نَقُولُ فَسُحْرٌ قَدِيمٌ لِّمَا يَسْجُدُونَ لِلشَّجَرِ الْوَيْدِيِّ وَالْأَشْجَارِ الَّتِي لَا تَنفَعُ فِي شَيْءٍ وَلَا تَضُرُّ فِي شَيْءٍ فَمِثْلُ هَؤُلَاءِ لَفِي ضَلَالٍ عَمِيقٍ







[illegible][illegible][illegible]











































ملحوظ في التفسير: قوله في الجهر زان يلا في النار هي ان المراد ههنا الاظهار وان لم يكن برفع صوت كذا في الزواج جـ قوله في الامم ظلم فانه كانت شكايت الشرا على حلف لمصالح اي جهر من ظلم بالسوء جـ قوله هناك تبيين الشك في ان عدم حلف كناية عن البعض جـ قوله في سمعنا مظهر ان اية الشرا في مكة المحصر لان الجهر نسب الى مظلوم وفعل المظلم الى ظالم جـ قوله في يدوا محال كرمي اشارة الى ان المقصود هو التبعو المبكور فيما بعد وانما ذكر الابداء والاختفاء توطئة كما ينبغي عند قوله تعالى علوا فليدنا لان ايراد الظفر في معنى جواب بشرط يدل على ان المقصود الظفر مع القدرة ولو كان الابداء والاختفاء ايضا مقصودا بالشروط لم يحسن الاختصار في الجزء على كونه تعالى علوا فليدنا كذا في الروح جـ قوله في توصي هذا اكثر لانه قد يوقع الاضغاع بعد جـ في قوله في يكتفون جيران كالتقدير ان الله به امور الاول ان المقصود في الكلام هو ما صرحوا به من قولهم بامن ملح وذكر الكفر بالله والرسول لكونه لازما من قولهم وذكر الازالة الاولى لكونه مشأ لهذا القرآن فان التقيد اصل والمقول فرع والازالة الثانية ترفع على القرن وهذا هو وجه الاضغاع من هذه الاجزاء والتي ما خلاصة بلطف لازم مهم لم يتفوهوا بالكفر بالله وذلك ما افادته ملطف صاف ان مدا للرزق من كمالهم فلا يرد ان الملام غير الملائمة كما اذا قلت زيد فانه ويقول مخطيئة انه ليس مقامه ويصر على ذلك لا شك ان هذا كقولك لك عت كاذب لا يرتب فيه احد جـ قوله في بين ذلك بين حذف المصالح اليه تباعا للمحذورة والذلة للمربية وتضمنوا اليه بذلك هو الكفر والايان بتولي ما ذكر جـ قوله في اولئك هم سر مشارة الى كونه عمرا لان جـ قوله في سوف ترو كما في الروح ان الاتيان بسرف لتأكيد الموعود والذلة على انه كاذب لا محالة وان قاصر لا الاحبار بله متاعو الى حين وهذه بكلام الترمذ جـ قوله في كذا غافل فليسوس للمص جـ قوله في ترون تكرار اشارة الى ان الاسد الى السب جـ قوله في هذه كرسى كرسى مشارة الى وجه تقدير الكلام هكذا فلا تسعكوه عنهم لانهم من عندهم على درجة قصوى حيث ساكروا طاع الفناء سببه للهي عن الاستكبار والاعتداء جـ قوله في اكبر بزيات اشارة الى قصر موصوف اي شيئا من سوا جـ قوله في لم من من جـ قوله في ترون مني للاسبغاد لان المشهور والظاهر تقدم الاتحاد على سوال الرؤية والله اعلم جـ قوله في سلطانا رب كما في قوله تعالى لكما ساهما فلا يضران اليكما جـ

البر واليات: اي الروح متوج من جوي من مجلدان وجلال جلال فوما لله يطمعوه فاستكفهم فاستجب عليه اي من الناس فقلت له ولعل هذه الضيقة كانت واجبة للمضي وانت تعلم ان العرفاء ليعومون لفظ لا ينحصر من السب اي فآية عام في كل من ظلم وفي التخلو عن مفضل نزلت في ابي بكر الصديق ول رجل معه والنبي صلى الله عليه وسلم حاضر فسكت عنه ابو بكر مرارا ثم رد عليه فقام عليه صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر يا رسول الله في شتمني فلم تقل له شيئا حتى انما رددت عليه فقلت قال ان ملكا كان يحب عتك فلما ردت عليه ذهب الملك وحده فشيءان قصت ونزلت هذه الآية انه قلت مما قصت فمذكور في الصحاح واما كونها سب للنزول فلم يظهر بسنده ولو ثبت لكان الفصل بقوله تعالى ان يمدوا غير الخ فيكون المقصود بالنزول تقرير ما قاله صلى الله عليه وسلم من انزل العفو والله اعلم جـ

التجو: جهر صفة لمصنف هو الروية لا الازالة فيقال انا الله حتى نراه روية جهر جـ

السلامة: اي يذهب اليه الطاعت عن التكلم في اعتدال جـ

فنادم ليهود علي ما صدر عن اسلامهم لان المقصود في هذا تنوع للاعتدال في الحرية والسرقة وقد سئل هذا من امر الى المعنى ورسولنا فقولهم الطور يبين انهم وقلنا لهم ادخلوا الباب سجدا وقلنا لهم لا تعدوا في النسب وخذلنا منهم ميتا فاعلينا فيما نفخهم ميتا لهم ونفخهم بايت الله فليهم الايتاء بقدر حجة قولهم قلوبنا غلفت بل طبع الله علينا فكفرهم فلا يؤمنون الا قليلا ويكفرهم وتوكلهم على مريم بنتنا عظيماء وقولهم انا قتلنا المسيح بن مريم رسول الله وقتلوه وما صلبوه ولكن شبهتهم وان











والجميع واحد هو الإيعاز ليعني اشغاب وتحادد الأطراف وعليه فليس فيه رسلا او رسلا الذي يدل على الإيعاز ٢٠ قوله في  
 تكلموا من غير طعن أو انذار في المصدر وتوجه للمصنف لأن نوعه شجب لا بآراء كنهه ٢١ قوله في رسلا الثاني من استوفى شارة  
 على معنى كونه رسلا من رسلا الأول لأن الشجر والانداد لا يحصنان بالمعنى المدلول عليه رسلا الأول بل هو حاشى على من الطرح  
 اليهم فانه رأى كان محروما لكنه في حكم المصروف لأن حاصله ما حصلنا به أي كفي من ذكر رسلا كما سبق في دور العائذ من  
 كون غير رسلا من المصبر في حكمه وانما ترجمه فاحذ بالحاصل وبغض عنه ما قلناه عبري ارسلا أي ارسلا رسلا من جميع من  
 ذكره ٢٢ قوله في بعد نزول بآراء واحد هذا المعنى ما في الروح من قوله أي يشهد بنونك بسبب ما مر في ذلك ٢٣ قوله في  
 انزل الله الذي يجاهي كمر من انارة التي تكون الدابة تفسير الأولى كما في البصائر ٢٤ قوله في معلوم من قال انارة التي ما في  
 الروح ان يكون المعنى قوله عليه السلام لا يبعثه الله في سجنه وهو تالفه على نظم والسبب بعبر عنه كل مبع وحاص  
 بيان واحتاره جماعة من المفسرين وفي هذا اسطر وجعل عليه العلم معاه المصبرى والباء بوجه كما يقال فله نعمه اذا كان مفاد  
 على ما سبق فيكون وصفا لغيره ان يكمل الحسن وبلاغه ٢٥ قوله يشهدون ان كانوا على ما انزل الله تعالى كل هذا على  
 حاشى لمصلحة من السليبة ٢٦ قوله في طمعه اصابان ترجمه به تكون كما عادة صلب البعد الفعلان كلاهما في الموصفين بين  
 مشرب وبان علم به ٢٧

أَنْزَلَ إِلَهُكَ فِي الرُّوحِ أَرْحَ مِنْ سَحَابٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَحْسُورٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالِ مَكِينٌ وَعَدَدٌ مِنْ يَدَيْهِ جَعَلَ مَا نَعْلَمُ اللَّهُ  
 تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ مِنْ شَيْءٍ يَدْعُو بِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى هَذِهِ آيَةُ الْإِنْفِاقِ لَمْ يَكُنْ أَصْلُ مَقْصُودِهِ أَنْ يَكْفُرَ بِمَا صَحِيَ اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسْبِ قَصْدِهِ تَعَالَى بِأَثَرِهَا قَوْلُهُ أَوْ حَاشَا لَكَ عَلَى الرُّوحِ حَرَجٌ لِيَقْفَى فِي تَدْلِيلٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَحْسُورٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُمَا قَالِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِكَيْفَ تَعْلَمُونَ عَلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ ذَلِكَ فَهَلْ تَكُنِ اللَّهُ يَشْهَدُ عَلَى رِوَايَةِ مَنْ جَرَّ عَهْدَهُ لَمْ يَكُنْ أَوْ حَاشَا لَكَ قَالُوا مَا شَهِدَ لَكَ قَوْلُ لَكِنْ  
 اللَّهُ يَشْهَدُ ٢٨

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْكُفُورُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَمْسُوا خَيْرَ أَنْكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ يَدَيَّ  
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ حَكِيمًا يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقْرُوا  
 عَلَى نَفْسِكُمْ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ أَتَى مَرْيَمَ وَوَحَّيَ إِلَيْهَا  
 قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى الْأَرْضَ الْكُفْرَ وَالْعِبَادَةَ رَبَّنَا إِنَّهُ آتَاكُمْ مِنْ غَيْرِ مَعْنَى أَنْ يَكُونَ لَهُ

وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكفى بِالْمُؤْمِنِينَ كِبَالًا مَنْ يَسْتَنْبِطُ مَسِيحًا أَنْ يَكُونَ  
 سَبْدٌ لِلَّهِ وَلَا الْمَلَكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْبِطُ عَنْ بَيِّنَاتِهِ وَيَسْتَكْبِرُ فَسَيَحْشُرُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَمَا لِلَّذِينَ اتَّسَفُوا  
 وَاسْتَكْبَرُوا فَيَعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ فَرْجًا وَلَا يُدْرِكُهُمْ دُورُ اللَّهِ وَلَئِنْ فَصَّلْنَا بِآيَاتِهَا  
 النَّاسَ قَدْ جَاءَكُمُ بَرَاهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا فِي مَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ

اعْتَمَدُوا بِهِ فَيَسُدُّ جُلُوهُمْ فِي رَحْمَةِ مَوْلَاهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِي بِهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ٢٩





وقت میں گئے تھے۔ مسند قطع ہوئی۔ اور ان کے اقوال سے یہ عقائد برآتے ہیں اور لازم میں عمل لازم سے ہوتا ہے۔

لیط: اور حق تعالیٰ کی تعزیر کا ثبات اور اہمیت میں علیہ السلام کا ابطال کیا ہے۔ اے اسی مضمون کی تقریر: کہید کے لئے ہمیں علیہ السلام کا ابطال کا خود عہدیت کا اقتدار، راجع و محدود نہیں، وہ مقررین جان کر لے رہے ہیں کہ جن کو شریک الوہیت کہا جاتا ہے، وہ وحدت کے مقررین۔

اور میں نے وہاں تک حد سے بڑھا دیا کہ ان کے اقوال سے یہ عقائد برآتے ہیں اور لازم میں عمل لازم سے ہوتا ہے۔ لیط: اور حق تعالیٰ کی تعزیر کا ثبات اور اہمیت میں علیہ السلام کا ابطال کیا ہے۔ اے اسی مضمون کی تقریر: کہید کے لئے ہمیں علیہ السلام کا ابطال کا خود عہدیت کا اقتدار، راجع و محدود نہیں، وہ مقررین جان کر لے رہے ہیں کہ جن کو شریک الوہیت کہا جاتا ہے، وہ وحدت کے مقررین۔

لیط: اور حق تعالیٰ کی تعزیر کا ثبات اور اہمیت میں علیہ السلام کا ابطال کیا ہے۔ اے اسی مضمون کی تقریر: کہید کے لئے ہمیں علیہ السلام کا ابطال کا خود عہدیت کا اقتدار، راجع و محدود نہیں، وہ مقررین جان کر لے رہے ہیں کہ جن کو شریک الوہیت کہا جاتا ہے، وہ وحدت کے مقررین۔

لیط: اور حق تعالیٰ کی تعزیر کا ثبات اور اہمیت میں علیہ السلام کا ابطال کیا ہے۔ اے اسی مضمون کی تقریر: کہید کے لئے ہمیں علیہ السلام کا ابطال کا خود عہدیت کا اقتدار، راجع و محدود نہیں، وہ مقررین جان کر لے رہے ہیں کہ جن کو شریک الوہیت کہا جاتا ہے، وہ وحدت کے مقررین۔

لیط: اور حق تعالیٰ کی تعزیر کا ثبات اور اہمیت میں علیہ السلام کا ابطال کیا ہے۔ اے اسی مضمون کی تقریر: کہید کے لئے ہمیں علیہ السلام کا ابطال کا خود عہدیت کا اقتدار، راجع و محدود نہیں، وہ مقررین جان کر لے رہے ہیں کہ جن کو شریک الوہیت کہا جاتا ہے، وہ وحدت کے مقررین۔







معدومة على هذا كبر مع فتح الفاء النافع والثانية بناء معدومة على غابت مع فتح الفاء أيضا لأن علم والفاء بنون مفتوحة كسر الفاء للباقيين  
 وتوجيه الأول كون النافعة معرول ما لم يسم لاجله وحالات كونها معرولة قوله تعالى يخالل هناك تعطلون فيه فراء ان لا ارى بجاء على النية لأن  
 كسر والفاء بالفاء على الضبط للباقيين قوله تعالى احسان به عطشته فيه فراء فان الارى بالمجمع نافع والثانية بهو جسد للباقيين قوله تعالى لا  
 يحدون فيه فراء لان الاولى بالياء على النية لأن كبر وحجرة والكسبي والثانية بالفاء على الضبط للباقيين قوله تعالى الناس حسنا فيه فراء فان  
 الاولى بالفتح الحاء وتسعين لحزمة والكسبي والثانية بعد الحاء وسكون السين للباقيين والاول حدة والفتي معرول معنى الشفة بالفاء قوله  
 تعالى تطهرون فيه فراء لان الاولى بالتحريك الفاء لاجل حدة والثانية بتشديد اللام والاول بعدد احدى الحسنيين والفتي ما يذهبها طاء  
 وادغامها في طاء قوله تعالى اسرى فيه فراء لان الاولى بفتح الهجزة وسكون السين ولا الفاء بعد السين لحزمة والفاء بضم الهجزة وفتح السين  
 والفاء بعدها للباقيين قوله تعالى تقصوه فيه فراء لان الاولى بضم الفاء وفتح الفاء بعدها الف نافع والحاصم والكسبي والثانية بفتح الفاء وسكون  
 الفاء ولا الف بعدها للباقيين قوله تعالى عما يعملون فيه فراء لان الاولى بالياء على النية النافع وابن كبر وشدة والثانية بالياء على الضبط للباقيين  
 قوله تعالى ابروح القدس فيه فراء فان الاولى بسكون الفاء حيث جاء لاير كبر والثانية بضمها للباقيين قوله تعالى ان ينزل فيه فراء لان الاولى  
 بسكون نون وتضعيف ذى لاير كبر ومن غير وعاء والثانية بفتح النون وتضعيف ذى لاير كبر قوله تعالى انزل قبل لهب فيه فراء انك لث الاولى  
 بالانضمام لتضعيف والكسبي والثانية بالانضمام لامي عمرو والشفة بلا انضمام ولا لا لام للباقيين قوله تعالى لم يحفظوه فيه فراء لان الاولى بالظهار لثاني  
 حدة الفاء لابن كبر وحقق والثانية بضمها للباقيين قوله تعالى لم يحبرل فيه فراء انك لث الاولى بفتح الجيم والراء وهجزة بعد فراء محسورة  
 مسدودة اي مغلقة بالهاء حصة لجملة والكسبي والثانية كذلك لكن بضعف الراء بعد الهجزة للشفة والفاء بفتح الجيم وكسر الراء من غير هجزة  
 لابن كبر والراء بفتح الجيم وفراء من غير هجزة بعد الراء للباقيين قوله تعالى وميكال فيه فراء انك لث الاولى بغير هجزة ولا ياء بين الالف  
 واللام لامي عمرو وحقق والثانية بضمها بعد الالف ولا ياء بعد الهجزة النافع والثانية بهجزة بعد الالف وياء للباقيين قوله تعالى ولكن شياطين فيه  
 فراء لان الاولى بكسر النون من لكن مخففة ووقع نون الشيطان لابن عامر وحزمة والكسبي والثانية بفتح النون من لكن مشددة ونصب نون  
 شياطين للباقيين قوله تعالى ان ينزل فيه كذا اي يرسل المذكور بعد روح القدس قوله تعالى ما تنسج فيه فراء لان الاولى بضم النون والراء وكسر  
 السين لابن عامر والثانية بفتح النون والسين لثاني قوله تعالى تنسجه فيه فراء لان الاولى بفتح النون والراء بفتح السين وهجزة ساكنة بعد السين  
 لان كبر واي عمرو والثانية بضم النون وكسر السين ولا هجزة بعد السين للباقيين والاول من ساء يحيى نوى بحر ازاها فلا تزلها من يوحى راها  
 ويعلمها عن قطن بحيث لا يذكر لفظها ولا معانها والفتي الضال من ساء قوله تعالى واسع طيب وفراء فيه فراء لان الاولى بغير واو قبل الخاف  
 لابن عامر والثانية براو للباقيين قوله تعالى كن فيكون فيه فراء لان الاولى بنصب النون من فيكون لان ضمير على جواب الامر صورة ويربطها  
 للباقيين على الاستئناف قوله تعالى ولا تسئل فيه فراء لان الاولى بفتح الفاء وسكون اللام على السين النافع والثانية بضم الفاء لثاني قوله تعالى  
 للباقيين قوله تعالى ابراهيم فيه فراء لان ابراهيم لابن عامر وغيرهم للباقيين قوله تعالى عهدي فيه فراء لان الاولى بسكون الفاء لخصم وحجرة  
 والثانية بضمها للباقيين ومن اسكن الياء اسقطها في ثل قوله تعالى وتخلون فيه فراء لان الاولى بفتح الحاء لفتح ومن علم على المعنى والثانية  
 بكسرها للباقيين على الامر قوله تعالى بني فيه فراء لان الاولى بفتح الياء للفتح وعشام وحقق والثانية بسكونها للباقيين قوله تعالى لئن لم  
 كان الاولى بسكون اليوم وتضعيف الفاء لابن عامر والفاء بفتح الجيم وتشديد الفاء وما بهجزة بعد الفاء بالجميع المقفول على حسنها والاولى من  
 الاطلاق والفتي من التفصيل قوله تعالى اراد فيه لث فراء ان الاولى بسكون الراء لامي كبر وحسوسى والثانية باختلاف حركة الراء للفرق عن  
 مبي عمرو والفاء بالمركة للكسبي للباقيين وتوجيه الاول انه شبه فيه فضاء على جعله فضاء فضاء في اسكانه للتضعيف.

قوله تعالى وحيي فيه فراء لان الاولى اوصى من الاء نافع ومن عامر والفاء وصى من هو صبة للباقيين قوله تعالى لم يلقون فيه فراء  
 لان الاولى بالياء على الضبط لابن عامر وحزمة والكسبي والثانية بالياء على النية للباقيين قوله تعالى عن قلوبهم الحق فيه لث فراء ان  
 الاولى بكسر الفاء والحاصم لامي عمرو والثانية بضمها لحزمة والكسبي والفاء بكسر الفاء وحقق للباقيين هذا كله في حان الرجل وادغام











التي هي حركة الحركة عريضة وهي الاعرية وفيها لها في الام قول تعالى يعصى بها في المعصين في المجموع للثلاثة ان لا يرى  
 مدح الصداق والى بطلانها لان كبر واي عام وشدة واندية بفتح و لاف في الاول وبكسر لصاد وياء ساكنة بعدها في الثاني لخص  
 و لاف في كسر و لاء عينا للثاني قوله تعالى مدح حات قوله تعالى مدح نورا. فيه قراءة ثان الاولى بالفتح والفتح واي عام والثانية بالياء الساكنة  
 قوله تعالى والذليل. فيه قراءة الاولى بتشديد ذال لا كسر والثانية بالياء الساكنة وتشديد ذال لاء وهو عوض عن ياء الذي المصوب او  
 لاءه ليدل على قوله تعالى كره. فيه قراءة لان الاولى ضم الكاف ونحوه والكسبي والثانية بالفتح للثاني وهذا من قوله تعالى مينة. فيه قراءة ثان  
 الاولى بفتح ياء المنة تحت لام كبر وشدة والثانية بالكسر للثاني على صيغة الفاعل من بين اللام بمعنى تير او ليعتد. والمصوب  
 محذوف اي مينة حال صحتها قوله تعالى والصحاح في جميع ما في القرآن من لفظ المصنوعات ومحصيات بكسر الصاد لا هذا  
 الحرف لانه مع لصاد موافق للمجموع قوله تعالى وحل لكعب. فيه قراءة ثان الاولى بضم الهاء وكسر حاء لخص و حمزة والكسبي على الياء  
 للسفول والثانية بفتحهما للثاني على الياء قل قوله تعالى اذا احسن. فيه قراءة ثان الاولى بفتح الهاء والصاد تشددة و حمزة والكسبي على  
 الياء للفاعل والثانية بضم ههمزة وكسر الصاد على قوله تعالى تعارف. فيه قراءة ثان الاولى بالفتح والصاد تشددة والكسبي والثانية  
 بالرفع للثاني والوجه ظهر قوله تعالى مدحلا. فيه قراءة ثان الاولى بفتح السين ذال والثانية بالضم للثاني وبفتح لام الطرف قوله تعالى  
 عفت. فيه قراءة ثان الاولى بغير لاء من نفس والثالث بالضم و حمزة والكسبي والثانية بالالف للثاني. قوله تعالى بالحل. فيه قراءة ثان الاولى  
 بفتح هاء والثانية بضم ههمزة والكسبي والثانية بضم الياء وسكون الهمزة لثاني هذا لثاني قوله تعالى ان ذلك حسن. فيه قراءة ثان الاولى بفتح فاء لفاع  
 واي كبر والثانية بالضم للثاني والكون على الاولى زامة وعلى الثانية ماضية قوله تعالى هذا لثاني قوله تعالى بالياء الساكنة بفتح  
 من تصغير لاس كبر واي عام والثانية بتصغير السين والى ليلها من التصاعقة للثاني قوله تعالى نو تسوي. فيه قراءة ثان الاولى بضم  
 انشاء فوق من التصغير لاس كبر واي عام والثانية بفتح المنة وتشديد السين من نفس والوجه المندرج في السين لفاع واي عام  
 والثالثة بالضم لا بضم على حذف إحدى فتيان لضمزة والكسبي قوله تعالى ان لتسبب. فيه قراءة ثان الاولى بغير فتيان من للام والهمزة من نفس  
 لضمزة والكسبي والثانية بفتح من المنة لثاني قوله تعالى بعد بضمهم. فيه ما ذكر في قوله تعالى قصصا في سورة الشعرة حراء تلك الرسل  
 قوله تعالى الاقل منته. فيه قراءة ثان الاولى لبدأ بالضم لاس عام والثانية بالرفع لاسان تشددة على الاستفهام والرفع على المنة من نفس  
 المرفوع في لاءه وقوله تعالى كان بذكر. فيه قراءة ثان الاولى بفتح هاء في لكان على ثبوت لاس كبر و حمزة والكسبي على انه كبر للثاني قوله  
 تعالى ولا تقصرون عنها. فيه قراءة ثان الاولى بالياء لاس كبر و حمزة والكسبي والثانية بالخطاب للثاني قوله تعالى تسبوا في المعصين فيهما  
 فراء لان الاولى بالياء المتطرفة والهاء المشددة من فوق لضمزة والكسبي من تحت والثانية بالياء الموحدة والياء المنة من تحت واليون  
 من الياء لثاني قوله تعالى متى ليكم تسلب. فيه قراءة ثان الاولى بغير لاء بعد للام من حليم بمعنى الاختلاف قطع وان عام و حمزة والثانية  
 بالالف للثاني قوله تعالى غير اولى بخروج. فيه قراءة ثان الاولى بفتح فاء من غير لفاع واي عام والكسبي على العائية او الاستفهام والثانية  
 بالرفع للثاني على ان صفة لثاني قوله تعالى فسوف تاتي. فيه قراءة ثان الاولى بفتح هاء لاس عموم والثانية باليون للثاني قوله تعالى بعد سلون  
 لضمزة. فيه قراءة ثان الاولى بضم الياء وفتح الحاء لاس كبر واي عام وشدة على ثبوت لاس كبر و حمزة والكسبي على انه كبر للثاني قوله تعالى  
 للفاعل قوله تعالى ان يصحاح. فيه قراءة ثان الاولى بضم الياء وسكون الفاء ولا لاف بعدها وكسر للام من الاصلاح لخاص و حمزة والكسبي  
 والثانية بفتح ياء وفتح الفاء مع التشديد والى بعدها وفتح اللام من الاصلاح الذي عمله فصحح قوله تعالى وتكتب الذي مل على رسوله  
 والكاتب الذي انزل من قر. فيه قراءة ثان بضم نون من نزل والهمزة من ازل وكسر لراء فيهما لاس كبر واي عام و حمزة والكسبي بفتح  
 النون و همزة وفتح لراء فيهما للثاني قوله تعالى ولقد نزل. فيه قراءة ثان الاولى بفتح نون و فراء لخاص والثانية بضم نون وكسر لراء للثاني  
 قوله تعالى في لغز. فيه قراءة ثان الاولى بسكون نون لخاص و حمزة والكسبي والثانية بفتحها للثاني وهذا لثاني قوله تعالى لو نزلت سوف  
 لا يعب. فيه قراءة ثان الاولى بالياء لخص والثانية بالياء للثاني قوله تعالى ان نزل. فيه قراءة ثان الاولى من الاتزال لاس كبر واي عام والثانية  
 من التبريز للثاني قوله تعالى نزلوا. فيه قراءة ثان الاولى بضم لراء لضمزة والكسبي والثانية بالضم للثاني واليخوض لضم بمعنى مفعول كالمطلوب  
 والركوب وضمهم وفتح كسبي والرسول او مفسد كالمفسد واليخوض لضم بمعنى مفعول كالمطلوب والركوب وضمهم وفتح كسبي والرسول او مفسد كالمفسد

سُورَةُ الْمُنَافِقَاتِ

الحمد لله

وہاں پہنچ کر انہوں نے ایک سو فیصد شہریت حاصل کی۔ جس سے وہ ایک سو فیصد شہری بن گئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آذِنُوا بِالْعُقُودِ أُحْضَتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ يَنْتَعِلُكُمْ غَيْرُ عَمِّيٍّ صَدِيدٍ وَتَنْفَحُ  
حُفْرَاتُ الْأَنْفِ بِكُمْ وَيُؤَيِّدُ دَانِيَهَا تَبِيْنُ أَمُورٍ يَحْمِلُوْنَهَا لِلَّهِ وَلَا الشَّجَرُ الْعَرَمُ وَلَا الرَّبْدُ وَلَا الْقَلْدُ الْكَيْدُ  
وَلَا أَمِينٌ شَيْتَ الْعَرَمِ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَذِكْرًا لَهُمْ وَأَصْحَادًا وَلَا يَجْعَلُ مَقَالَهُ شَيْنًا قَوِيًّا  
أَنْ صَدَّوْكَ عَنْ الْمَسْجِدِ عَزَائِمُ أَنْ تُعْتَدَ وَأَوْفَعُوْهُ عَلَى الْبِرِّ وَالْتَّقْوَى وَلَا تَعُوْهُ أَعْلَى لِشَرِّ الْعَدُوِّ  
وَالْقَوَّةِ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

[illegible]

















فانسان ہے اور کسی سب غیر ان میں بھی سمجھو۔

ہم نے یہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

ہم نے یہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

تفسیر: ہم نے یہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

لیکن وہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

تفسیر: ہم نے یہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

لیکن وہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

لیکن وہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

تفسیر: ہم نے یہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

لیکن وہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

تفسیر: ہم نے یہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

لیکن وہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

تفسیر: ہم نے یہ سب کچھ کہہ چاہا، مگر وہ سب بھی ممکن حال ہے جس سے نہیں جس وقت میں جو رسائی میں ہے ان لوگوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔















































ان المحذورة مع برده مطلقا على المعاصي في الحديث وسب الرسول لا يصلح محصنا حصواً ويدل على ان المراد قطاع الطريق قوله تعالى الا الذين اتوا النج و معلوم ان المرتدين لا يختلف حكمهم في زوال العقوبة عنهم بالذنب بعد التذنب وقبل القدرة وقد عرق الله تعالى بينهما وايضا ان الاسلام لا يسقط الحد عن رحمة عليه واحد ليست عمدة المرتدين كذلك وايضا محتمل ان يكون نزول هذه الآية في المرتدين لانهم فيما يستقبل عن عقوبتهم سئل هذا بيان انحصار هذا الجواز في انقطاع عاقبتهم كذا في المروج لا بعضه فانه مما سمح به لاظهار بفضل الله القادر ٣ في قوله في او يصلوا في المرتدين النج اشارة الى ان نزول التفسير في التفسير قبل ما ياتي من سبب التفسير ١ قوله في يعرض لسانه عن عبادة الارض لنبط واشرب اليه في تقرير اثر حمة وهذا الجرح من بدائع المعربات ٣

المرتدين: نقل الشيخ عبد الحميد رحمه الله في حاشية الهدية هكذا: خروج الشافعي في مسنده والامام ومحمد وغيرهما عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وآله لا يعصى ولا يعصى عليه فداء ابن يزيد بن الاسلام فقطع عليهم اصحاب النبي برودة وقضوا الوعد فمن جبريل بالحد فيهم ان من قتل فاحدة الفان صلب ومن قتل اربعة الفان قتل ومن احدى الفان قتل ولم يفتل قطب يده ورحله ومن احدى الفان قتل ولم يفتل يده ولم يفتل يده في قول في مور الا ان كان لكن ما حقيقه حمل قوله من قتل واحد صلب على انحصار الصلص بهذه الحالة لا على انحصار هذه الحالة بالصلص من اثنت الامة الجار في الزيادة لان الحنة لا يمكن الاتحاد ولتعدد قراحي كلا الجهتين فيه ٣

النفقة: دلل الآية على ان الحدود ليست بكفارات واليه ذهب ابو حنيفة واما حديث فوقع به كان كبريته فانوجه عدى والله اعلم ان يقال ان الحنة تسقط بالطهارة والحد لكن الحنة لا تسقط بالحد كما ترى في البصير في الداء اذا غر واجدا ويقوم هو كما هو يرد في الضعيف فاقول انك لا تحري لانسار ولا تفعل بهذه العقوبة والسياسة فعلى هذا ينطبق الآية والحديث ولو جعلت قول النبي حنيفة عليه كان اولي رافة علم ٣

المتن: في التروح الاجل في الاصل الحنة يقال اصل عليه شر اذا حصى عليهم لم يستعص في تعليل الحسابات لم اتسع فيه فاستعمل لكل سبب ٣

الاجل: قوله الا الذين اتوا النج واستاء راسع الى الخيرة. الدال على الحد التذكير. والى العذاب الاخرى والذنبية بسقط الحنة والاعذار جميعا فلا يرد ان ارحامه اني اسأله الذي ارجع الى السعد لا لا يرجعه اني السعد ولا يتوقف عليه الحكم سقوط الحد عن الكتاب فان سقوط الحرة يسقط الحد لا اتحاد ٣

الانذار: قوله ولقد جاءتهم الح في التروح ولقد نفس اولنا اليهم للتصريح بوصف الرخصة اليهم فانه ان حلى تاجهم في العصر ثم تدرأ في الرتبة والاستعداد ولما كان اسرهم في امر الدين مستلزم لافتريقهم في شأن الاحياء وجودا وعادما وكان هو افصح الامرين والظهور كما في مقدم التسع السوق له الا في ذكر الارض مع ان الاسراف لا يكون الا فيها ملاية بان اسرهم ليس امر اعصوا صا بهم بل انشر شره الى الارض وسرى الى غيرهم ٣ في المروج يغفلوا الاجيال بصيغة تنفيح لما فيه من ارادة على انفسهم من انه لكونه حق الشرع لا يسقط معه الموتى وكذا انصلب له قلت وكذا التقطع وفي قوله ذلك لهم حزة. انصر في الدنيا عنى الحرة مع ان لهم فيها عذابا ايضا وفي الآخرة على عذاب مع ان لهم فيها عذابا ايضا لان الخزي في الداء اعظم من عذابها والعذاب في الآخرة اشد من حزينها ٣ فائدة جديدة: بولو جعل اللام في الناس على العهد ويراد به الناس الذين صدر قبل هذه الخساسة المحذورة او المقاتلة بسبب لغتهم وانقادهم حصة كان توجيه الكلام. ظهر لان من من سبب حصة لله اجرة واخر من عمل بها وكشفت من سن سنة سبب له وزاد من عمل بها كجه في العاجل ٣

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَحِذُوا زَاوِيَ سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ  
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَانَ لَهُمْ مَارِئٌ الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ نَعْتُهُ لِيَقْتُدُوا بِهِ مِنْ مَتَابِ

















وَكَيْفَ يُحْكَمُوكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَقَاُولَيْتَ بِحُكْمِ  
 بِالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يُحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا مِنَ الْبَاطِلِ  
 هَٰؤُلَاءِ وَالزَّبِيعِيُّونَ وَالْأَحْكَارُ بِمَا اسْتَحْضَرُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ  
 وَخَشِوْا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَخْشَوْنَ وَلَا تَسْتَعْرِضُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ  
 وَتَبَنَّا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ  
 وَالنَّسَبَ بِالنَّسَبِ وَالْخَيْرُ وَالْإِثْرُ قِصَاصٌ لِمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَلَامُ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ  
 اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اور وہ آپ سے نہیں کیسے کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس تو قرآن ہے جس میں خدا کا حکم ہے۔ مگر ان کے بعد ہوتے جاتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں کہ جس سے  
 تواریک ذیل قرآن کی جس میں ہماری حجت اور موضوع تھا۔ انہما جو کچھ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین پر عمل کرتے تھے اور اہل اللہ اور ہر ایک نبی کے پاس کے  
 کہ ان لوگوں کی کتاب میں کسی شہادت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس کے اقتداء میں ہر جگہ یہ حکم ہی کو ان سے لے کر یہودیت اور عیسویت کے دوروں میں یہ حکم کے بدلے میں  
 تاریخ میں اس دور میں جو شخص خدا کے ازالہ کے لئے اس کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے تو اسے لوگ بالکل جہل میں لے کر دیتے ہیں اور ان کے پاس میں یہ بات قرآن کی جگہ پر دے دیتے ہیں  
 کے دور تک وہ لوگ کوئی اور ناک و نالے ان کے دور کا یہ لوگ ان کے دور کے قوانین کے خلاف نہ دیتے تھے اور ان کے دور کے قوانین میں کوئی اور نہ دیتے تھے اور ان کے دور کے  
 جس کے لئے کفار ہو جاتے ہیں اور جو شخص خدا کے ازالہ کے لئے اس کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے تو اسے لوگ بالکل جہل میں لے کر دیتے ہیں اور ان کے پاس میں یہ بات قرآن کی جگہ پر دے دیتے ہیں

تفسیر (ملاحظہ فرمائیے) : آپ کے پاس قرآن ہے کہ آپ کے پاس اس کا کوئی مسئلہ فیصلہ کرتا ہے معرفت حق کی غرض سے کسی جگہ کوئی آسان بات اپنے مطلب کے موافق  
 تلاش کرنا مقصود ہے اس کے ساتھ ساتھ اس سے یہودیت و عیسویت کے خلاف اس کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے اور ان کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے اور ان کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے  
 کے پاس میں یہ ایمان لائے ہیں اس کو انکار ہو کر اس کے مسئلہ فیصلہ دینا یہ عیسویت و عیسویت کے خلاف اس کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے اور ان کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے  
 بات ثابت ہو گئی کہ تحقیق حق کے لئے نہیں آتے بلکہ اپنے مطلب کے لئے کوئی اور کرتے ہیں جس کو کفار قرار دیتے ہیں نہ تحقیق کی سمجھت میں اس شخص کے لئے ہے پر عمل نہ  
 کرتا ہے۔

قرآن کا یہ مقدمہ مضمون سابق (وَكَيْفَ يُحْكَمُوكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ) (جس ذیل بدلے) وَقَاُولَيْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ اور (تو جب ان کی بات ہے کہ) وہ  
 (دین کے معاملہ میں) آپ سے کیسے فیصلہ کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس تواریک (موجود) ہے جس میں خدا کا حکم (مکمل) ہے (جس کے سامنے کائنات کو دعویٰ  
 ہے اقل تو یہی بات ہے) مگر (تو جب اس سے اور اُن کے جواب دہ) اس (فیصلہ کرنے) کے بعد (جسے آپ کا فیصلہ سنتے ہیں تو اس فیصلہ سے بھی) ثابت  
 جانتے ہیں (یعنی ذیل تو اس حالت میں فیصلہ دینے کی غرض سے تواریک لکھیں اس حال میں سے منع ہو سکتا تھا کہ آپ کا حق پرانہ پرانہ راجح ہو گیا ہو اس لئے  
 لکھے ہوں لیکن جب اس فیصلہ کو نہ مانو تو وہ تو جب ہرگز وہ ہو گیا کہ آپ کو یہ خود احتساب بھی نہ ہرگز کیا ہے اس کے واسطے یہ فیصلہ کیا ہے اور (اسی سے ہر  
 ماحول کا اندازہ ہو گیا کہ یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں (یہاں اعتقاد سے نہیں آتے اپنے مطلب کے واسطے آتے تھے اور جب نہ تھا وہ اعتقاد کی دلیل سے تو  
 اس سے یہ بھی معلوم ہو کہ جیسے حضرت علیؓ کے ساتھ ان کو اعتقاد نہیں وہی طرح ان کی کتاب کے ساتھ بھی اعتقاد نہیں دیتے اس کو چھوڑ کر ان کے قوانین کو عمل کرنے سے روکتا ہے  
 دوسرے طرف سے لکھے کہ اس سے انکار ہے اس سے بھی اعتقاد نہیں اور اس سے دعویٰ اعتقاد ہے اس سے بھی کسی ایک حکم خدا کی توضیح میں جو یہ بھی کہ  
 جس کے سامنے کائنات کو دعویٰ ہے اس سے یہ شبہ جا تا رہا کہ تواریک عرف نہ ہو کر کسی کی جگہ ان کے زعم کے یہ محض ہے یا یہ کہ ان واقعات سے خدا کا حکم کے  
 احکام اور ان میں قصود ہوں۔ (۱) لفظ ہو بہو بہو کی آجوں میں یہود کی نسبت اور بعض آجوں میں خدا کی نسبت ان کا حکام و مواثیق الہیہ کو چھوڑنا اور تورات  
 اور ان میں کی خدمت مذکور ہے آگے پورے کہ اس میں ان حکام الہیہ کا یہ زمانہ میں واجب العمل رہتا تھا ان کے ترک کا یہ حرم سرور و وسیع ہوتا تھا کہ حکم الہی  
 تورات کے واسطے سے اور ان کی انجیل کے واسطے سے اور ان کی قرآن مجید کے واسطے سے یہ جان کرنا ہے جس سے ان مانتھن کی خدمت یاد و خاطر ہو دینا

























من قسمی یہ تو یقیناً آؤنا، لیکن ان کے بعد اس سے اور آؤنگے ان کے بعد ایک قصہ ہوا تھا کہ داغہ بین اور بہ بن محبوب اور سوچ بن والی دس سے چالیس کاغذات اخبار اسلام کا ایک جیسے مسلمان ان سے اختلاف رکھنے سے آخری میں ان کی جملہ کن دین مہاشا ان سب واقعات یہ کہ عیسائی زلی ہوئیں والہ و المہابت کھانا بھی شروع۔ (نوٹ: اوپر لکھا اہل کتاب کا اسلامی طریقہ کے ساتھ خاص طور پر احترام، ایک خوب نماز کو کہہ آؤ اسلامی طریقہ میں کسی یہ سوسائٹی قائم تھے۔ ان کے محترم صریح میں موازنہ کر کے صحیح فرمانہ قسم۔ کے استہزاء، دیکھ رہ کے لائق و نامہ طریقہ ہے۔

[illegible][illegible]

الخوارزمی: (۱) قوله مظهر حبر بقوله استهزاهم ۲۔ (۲) الخی باءه وکما رواه البرمفی ۳۔  
 قوله فی من الدین زونا، جوائے کہ یہ بزدلیہ انسان سے متشاورہ الخی ان من للشیب لانہم کلمہ  
 کانوا کذلک کما اشار علیہ بقوله جرعات سے کہ یہ کبار وقولہ یکرر اصل سے انہم علاقہ مع لمن بقول ان حرمة انہی مخصوصہ  
 بالمستہزین ویمجد مع غریبہ لانہم ۳۔ قوله فی الکفار شرکین وغیرہ دخل فی لغیر المتافون مثلاً کورون فی الروایۃ الثانیۃ فی  
 البیض واستهزاهم صریحاً ومنه اظهار الاسلام وابطان الکفر کما نقل عنہم قالوا انا محکم انما نحن مستہزون وبمعنی التکتیب  
 طہر من ان یمشی ۴۔ قوله فی الخدوعا ہیات شدۃ الخی ان المرجع السدادۃ والصلوۃ کلاهما کما ینہدہ الروایات المذکورۃ  
 فی انہر ووعۃ العسیر بتاییل العبادت ۵۔ قوله فی التہیدۃ الخی ہرچ لان مطلق الاستہزاء والتکتیب کان علیما لجمیع الکفار  
 ۶۔ قوله فی تقصون، ان کے آپس میں لان الکلام فیہ ولم یقتض الخی تزکیۃ انفسہم مطلقاً ۷۔ قوله فی وان اکثرکم یا ہمدانی کے  
 احتراز من وجہ الترتیب لہ علی الروح قبل ہو مبتداً آخر معدول والجملة حالۃ اختہ تہ تسہیلة المعنی علیہ ولتفادہ شراۃ ا  
 یعم بن صیر وان اکثرکم یکسر الهمزة ۸۔ قوله فی شر من ذلک ۹۔ قوله ہمدانی ۱۰۔ ہرچہ مع فی الروح والاشارة علی الدین































انتم انما افلاذ جيلة لا ينتهون الاعتقاد كما افلاذ السابغة الاعتقاد لكن اشارة الى ان هذا الطعن لا يكون مطلقا الحكم على افلاذ  
اشنوا واعتلوا وما ترك العطف لكونها كالتفسير للسابق لان الاشتداد اكثر ما يكون معصيا الى الاعتداد ٢٠٠ قوله في قوله تعالى اعتبار  
الى آتاهم يشلو به الى دفع الشكك مشهور ههنا وهو ان الخشعي يستحيل تعلقه بما قد وقع لانه اعدام في العاصي وهو غير مقبول  
تقرير التعراب انه لما كان الماضي والمستقبل معدلتين مسح هذا الاطلاق كما في قوله تعالى وان لم ينهوا عما يقولون لاقامهم الله من  
تموهب ولا يحتاج اليه اليك تقدير مثل او معاودة وان كان حاصل الجمع واحدا كما في قوله في لا يفتاؤون يذنبون كما في خروج  
فيل انشأ بمعنى الانتهاء من قولهم خذني عن الامر واحشني عنه ٢٠١ مسح ٢٠٢ قوله في كبروا شرك لان نفس الكفر مشترك  
بينهم جميعا ٢٠٣ قوله بعد يعصون سخرت من عبادات كما سخرت من قوله ليجعل وهذا جعل التجاذب بين اطراف الكلام ٢٠٤ قوله  
هناك تناسب في اللفظ فلا يراد ان التولي غايته او حرام فكيف يتوب عليه ما يتوب على الكفر وللإشارة اليه وردت في ترجمة ما  
تجنبهم ان الحرام او امره ايضا له ٢٠٥ قوله في لمعت ٢٠٦ اوضح به مفهوم التقديم كما في الروح الغلو في الدنيا ٢٠٧ دوا على  
جزائه في الطي ٢٠٨ قوله في ان سحق ان سب ارا به دفع اشكال وهو ان المخصوص بالذم هو ان سحق وطاهر ان سحق الله  
بئس ممنوعا له هو ليس من اعدامهم حاصل المدح ان المصاف محذوف اي موجب محمد الله دل عليه لفظ وب والهم لمصاف اليه  
مقامه نسبيا على كمال التعلق والاحتياط بينهما كالمقام ٢٠٩ واحد ٢١٠ قوله لل في العذاب شره اشارة على انه ليس معطوفا لعدم  
صحته دخوله في حيز الحرف المصنوعي بل في موضع الحال انسية عما للها ٢١١ قوله في انشئ مني عليا اسم كذا في الروح  
هو كما ترى العطف والى ٢١٢ قوله في في ريقك ولا يشكك عليك ان التولي كما هو شاهد لا يكون ٢١٣ من البعض فان ارضاء  
بمضلة الفعل لكان كلهم وضميا بالكفر ٢١٤ قوله في فوسوس المحبوس وفي ربه انك زيا محذوف ما في الروح ما عدا وفي مجمع  
البيان مدلا في بعضهم ان الصاري صيحت الالجبيل واذا خلوا اليه ما ليس به وما في من علمتهم واحد على الحق والاستقامة فقال له  
فليس لمن كان عنى عهده ودية فهو ليس وهو لفة روية وفلا تكلمت به العرب واحرفه تجري سائر كلماتهم والربان اهله من  
الرغبة الخوف كانوا يرهون يشعلى من اشغال الدنيا وترك ملاذها واتوهد فيها وغلغلة عن اهلها اه قلت واخذت في معنى الفسوس  
بالنحو لان من كان كذا فهو لا يبدان يحب العلم ولو لم يكن على الحق كما كان ذكرهم كملت فتمع في طلاق القيس ٢١٥  
قوله هناك بيت في الروح وشكك في ربه لا فله الكفر ولا مد من اعتذاره في السببين في الذي لدن علي مزده حس  
الصاري للمل من فان مصاف الفرد كبرية لعنسي بعصاة مفعلة لا تعاد لجنس بها والا فمن شهود ايضا قوم مهتدون لكتهم لما لم  
يكنوا في الكوة كالتب من شعاري لم يجد حكمهم الى جنس اليهود اه وفي حديث نو امن بي عشرة من اليهود فاشارة اليه ٢١٦  
قوله في اخر الكوة كتب ولم يزل عليه قوله تعالى ولجندهم اخر من الناس على حذو وتكرهم مشهور ٢١٧ قوله في ل فانه زل  
اترك حروبا وهذا القول ايضا قريب لزيادة العزم من وجه في الآية عدم اراة خصوصي المسلمين معهم ٢١٨

أَبْنُ كَبْشَابَنْتَ: قَالِي الْمُنَافِقُ أَخْرَجَ ابْنَ أَبِي حَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الصَّبِيحِ زَائِي مَكْرَسَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُعْرَبَ بْنَ أَبِيهِ الصَّمِيرِي وَكَتَبَ مَعَهُ كِتَابًا إِلَى الشَّجَاشِي فَقَدِمَ عَلَى الشَّجَاشِي فَقَرَأَ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَابْنَهُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي الرَّهْبَانِ وَالْقَبِيصِينَ ثُمَّ أَمَرَ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سُورَةَ مَرْيَمَ قَالُوا: مَا قَرَأْتَ فَصَلِّتَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ لَمْ يَسْمَعْ لَهُمْ تَقْدِيرَ أَنْ لَوْ أَنَّ لَهُمْ وَكَلَدَانِ أَتَوْهُمَا مِنْ قَوْلِهِ فَانْكَبَتْ مَعَ الشَّهَدَةِ وَرَوَى ابْنُ أَبِي حَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ بَعَثَ الشَّجَاشِي ثَلَاثِينَ جَلِيسًا مَعَهُ حَامِلًا صَحَابَتَهُ لِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُنِ فَنُكِرُوا فَقَالُوا: هَؤُلَاءِ وَخَرَجَ التَّمَالِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: تَوَلَّى هَذِهِ الْأَيَّةَ لِي الشَّجَاشِي وَاصْحَابُهُ زَائِمًا مَعَهُمَا مَا بَرَأَ إِلَيْهِ وَرَوَى الطَّبْرِيُّ عَنْ ابْنِ حَالِمٍ نَحْوَهُ الْبُخَارِيُّ ٣٨٤.

التبليغ: في الزواج والوصول من جمل ما فيه التفات بين الطرفين شتا واحد. قد تعاونا فيه بالشفقة والرحمة، أو بالتقرب والابتعاد  
 بأن غفل الآخر أو تشجعوا ضدوا أو بأن يخال أو لا يحدد ابتداء حودة اللاتين بكمال تباين ما بين الفريقين من التفاتات  
 بين أن أحدهما في أقصى مراتب البغيض الآخر في أقرب مراتب الشقيض الآخر أو لا









البراد بالمواحدة ۳۰ قوله في كتابه ان المصنف لا مطلق لغيره فالمرجع هو الحلف المسلمون عليه بعبارة لا يمتنع ان  
مشرط الحديث ۳۱ قوله في عدم ايداء عام في سنة للامانة والتعليل كالاقدام في لسان العرب كما حصره في ترويح التمكن  
من الضماد وعمود التنكين ضام ۳۲ قوله في كسرة كذا في العجز الاول ترصعة الكسوة لانه هم الصوت والحجز الذي  
لغيره اي لا لسان بغيره فخطب على جسد ۳۳ قوله هناك توسط قريبة تقييد لقرنه بهذا لئلا يفسر بصرح احتشاد على  
الظهور ۳۴ قوله في فساد التركة كونه اشارة الى عدم المصداق ۳۵ قوله في كذلك ليس خرج اشار الى المصداق ۳۶ قوله في ف  
حقيقة المصنفه كتمان اشارة الى التقييد كما في فتح القدير بحث ووجه الاشارة التعبير بقوله كتمان الذي هو فعل استترى لان  
مدى لا يكون بلا اختيار يقال به كتمان في كتمان ۳۷ قوله في انه لا يجرى لوضعا ناهض ۳۸ قوله في الاصل ان لم يرد في ان  
الاصول لا يحسن الاصل من هر كل ما بعد من دون الله ولو غير مضمر ۳۹ قوله وحسنه سب يعني حكم على التذكرة بانحياز  
كل واحد من له صرح نوحه الضمير في ابتداء ۴۰ قوله هناك يأتى اشارة الى مصدر المصداق في حرف تبتدا من بعض  
ليصح كونه من عمل الشيطان وعليه فيجوز ارجاع الضمير في اسبوه في العاطل ۴۱ قوله في فعل شيطان المصداق للمصداق  
معدوله من ۴۲ قوله في في الضمير تزييد فكلمة في نسبه كما في قوله عليه السلام في هر عرج قوله في عن لصورة انش  
اشارة الى مكنته التعصبي بعد التعميم ۴۳ قوله في فعل ثلاث دل على معنى الاستهزاء ۴۴

المراد من الروح حوت من جبريل عن عيسى برئت حين هي القوم عما صبحوا فقالوا يا رسول الله كيف يصح انما انما  
حلفا عنها في الروح انما عن ابن مردويه عن ابن عباس مرسلها ثلاثة ايام متوالت في سؤل حذيفة عن ابن ابي شبة وابو عبد  
الله جبريل وابن ابي داود في المصاحف وان المصداق وانما وصاحبه واليهي عن ابن من كتب انه كان يقرأ عقيب ليلة ايام  
متوالت وخرج غلب هؤلاء عن ابن مسعود كان يقرأ كفلت في حوت في التوبة ومعنى مهاتنى تعلق بقدر الفداء حصة وهو ما  
في الشاب بوزن الستة واليهي عن ابن عباس قال انما بول بحريم النحر في قبيلتين من قبائل الانصار شربوا فسادا ان فعل فبوه  
عنت بعضهم فلما صبحوا جعل الرجل يرى الاثر في وجهه ورأسه واجبه فلهول صبح بي هذا حتى فلان وكانوا يقولون في قلوبهم  
صعالي يقولون والله لو كان بي رؤيا رجعا ما صبح بي هذا حتى ولقد انقضت في قلوبهم فانزل الله تعالى هذه الآية اما النحر  
والنحر افلقت ولا دليل له على تحضره الفداء بالنحر ولو سلم فلا بأس ان يقول ان ما في قوله تعالى انما يريد خيطان يكون  
محبوه ما بالنحر المحرم من النحر والبس فافهم ۴۵

المراد من الروح حوت من جبريل عن عيسى برئت حين هي القوم عما صبحوا فقالوا يا رسول الله كيف يصح انما انما  
حلفا عنها في الروح انما عن ابن مردويه عن ابن عباس مرسلها ثلاثة ايام متوالت في سؤل حذيفة عن ابن ابي شبة وابو عبد  
الله جبريل وابن ابي داود في المصاحف وان المصداق وانما وصاحبه واليهي عن ابن من كتب انه كان يقرأ عقيب ليلة ايام  
متوالت وخرج غلب هؤلاء عن ابن مسعود كان يقرأ كفلت في حوت في التوبة ومعنى مهاتنى تعلق بقدر الفداء حصة وهو ما  
في الشاب بوزن الستة واليهي عن ابن عباس قال انما بول بحريم النحر في قبيلتين من قبائل الانصار شربوا فسادا ان فعل فبوه  
عنت بعضهم فلما صبحوا جعل الرجل يرى الاثر في وجهه ورأسه واجبه فلهول صبح بي هذا حتى فلان وكانوا يقولون في قلوبهم  
صعالي يقولون والله لو كان بي رؤيا رجعا ما صبح بي هذا حتى ولقد انقضت في قلوبهم فانزل الله تعالى هذه الآية اما النحر  
والنحر افلقت ولا دليل له على تحضره الفداء بالنحر ولو سلم فلا بأس ان يقول ان ما في قوله تعالى انما يريد خيطان يكون  
محبوه ما بالنحر المحرم من النحر والبس فافهم ۴۵

المراد من الروح حوت من جبريل عن عيسى برئت حين هي القوم عما صبحوا فقالوا يا رسول الله كيف يصح انما انما  
حلفا عنها في الروح انما عن ابن مردويه عن ابن عباس مرسلها ثلاثة ايام متوالت في سؤل حذيفة عن ابن ابي شبة وابو عبد  
الله جبريل وابن ابي داود في المصاحف وان المصداق وانما وصاحبه واليهي عن ابن من كتب انه كان يقرأ عقيب ليلة ايام  
متوالت وخرج غلب هؤلاء عن ابن مسعود كان يقرأ كفلت في حوت في التوبة ومعنى مهاتنى تعلق بقدر الفداء حصة وهو ما  
في الشاب بوزن الستة واليهي عن ابن عباس قال انما بول بحريم النحر في قبيلتين من قبائل الانصار شربوا فسادا ان فعل فبوه  
عنت بعضهم فلما صبحوا جعل الرجل يرى الاثر في وجهه ورأسه واجبه فلهول صبح بي هذا حتى فلان وكانوا يقولون في قلوبهم  
صعالي يقولون والله لو كان بي رؤيا رجعا ما صبح بي هذا حتى ولقد انقضت في قلوبهم فانزل الله تعالى هذه الآية اما النحر  
والنحر افلقت ولا دليل له على تحضره الفداء بالنحر ولو سلم فلا بأس ان يقول ان ما في قوله تعالى انما يريد خيطان يكون  
محبوه ما بالنحر المحرم من النحر والبس فافهم ۴۵

المراد من الروح حوت من جبريل عن عيسى برئت حين هي القوم عما صبحوا فقالوا يا رسول الله كيف يصح انما انما  
حلفا عنها في الروح انما عن ابن مردويه عن ابن عباس مرسلها ثلاثة ايام متوالت في سؤل حذيفة عن ابن ابي شبة وابو عبد  
الله جبريل وابن ابي داود في المصاحف وان المصداق وانما وصاحبه واليهي عن ابن من كتب انه كان يقرأ عقيب ليلة ايام  
متوالت وخرج غلب هؤلاء عن ابن مسعود كان يقرأ كفلت في حوت في التوبة ومعنى مهاتنى تعلق بقدر الفداء حصة وهو ما  
في الشاب بوزن الستة واليهي عن ابن عباس قال انما بول بحريم النحر في قبيلتين من قبائل الانصار شربوا فسادا ان فعل فبوه  
عنت بعضهم فلما صبحوا جعل الرجل يرى الاثر في وجهه ورأسه واجبه فلهول صبح بي هذا حتى فلان وكانوا يقولون في قلوبهم  
صعالي يقولون والله لو كان بي رؤيا رجعا ما صبح بي هذا حتى ولقد انقضت في قلوبهم فانزل الله تعالى هذه الآية اما النحر  
والنحر افلقت ولا دليل له على تحضره الفداء بالنحر ولو سلم فلا بأس ان يقول ان ما في قوله تعالى انما يريد خيطان يكون  
محبوه ما بالنحر المحرم من النحر والبس فافهم ۴۵









١. قوله في الجزء، ان الذي قوله في صياحه، حيث بدأ في شراعه في مجموع هذا الى امور يملك اليها بعبري عن برحمتك لأية وهو هذا  
 فلو حب عليه جزء مثل من قبل وهو صفة اولي للجزء، لازمة صدقه على الاحوال امتت الأتية فصاح كون العقل فبسة لا يلبس  
 استعانة لتعريف في كل حال وهو من الشئ من العلم حرة لمتعة بقدر والجملة صفة تالية له معارضة لا يختص بها بعض الاحوال  
 أي اذا احتار فسمع يحكم به دوا عدل حكمه صفة لثبته لازمة فن الطعام والصلام كالأصا يحاذر ان في هذه الحكم حال كون ذلك  
 العلم هذا فهو حال من العلم فكل حق قوله من العلم ظاهر هو الخارج عن كلا التفسيرين اللذين للجزء مستتر في الجمع وليس  
 الشك في اني بوسيط مع دلالة على صفة معارضة من لزامتين نعم هو ذكره ليدل على كون العلم الفصل ما يكونه حاشا بالحره بالحق  
 بغيره الجزء بحال الطعام انه لا يخص بالجزء وبحال الفصل انه ليس له مع لفظا، صلا وما لكونه قوة من وجهين لزامة  
 العلم والصدق بان العلم صفة ليدل وهو ظاهر، وهو كقوله في علمه على امر لوعة على انها حرة لمتعة والجملة معطوفة على من من العلم  
 قدم ممكنين بل وهو عدل ذلك أي التقدم صياحه صير على عدل والتصير مع التعبير حرة لمتعة والحكمة معقول على من عطف  
 عليه او كذا، وعلى هذا التركيب الحق كبير من الاشتكالات اللطيفة والبعوية المنحبة الحفية فانهما وشكر لله الحمد، وفي هذا  
 كنه انتم في شأن الترحمة وقال صاحب التهذيب جزءا مثل من قبل أي قيمة، هل من العلم الوحي والسمع يخلق على الوحي  
 والإلهي كذا لانه لو عيده افلت فيكون حال ايت سعة لازمة للجزء، وكما يحكم صفة لازمة له وهذا حال من حرة، لأن الشك في  
 حصة يصبح كونها دا عدل ومقدما ولأن الشك في صفة على الجزء، وكذا قوله، وعدل ذلك ان قلت لكون هذا العطف يكون على  
 جزء لفظ لا عطف مع صفة فيكون الصفة معترضة ما عود في جميع المنة صفات ويكون التعريف هكذا، فجزء هو مثل ما قبل من العلم  
 يحكم به دوا عدل حكمه هذا بان العلم وكذا هو مثل ما قبل من العلم يحكم به دوا عدل حكمه على ذلك صياحه هو مثل ما قبل  
 الخ فالمراد بالجزء ان يكون الهدي خاصة كما هو بوجهه حالا مختصة به لم يصر في الاستطابح المتاحرين كما ان هذين المتاحرين  
 اعتبر لهما مكان ذلك انما التفسير بقوله تقدم مساكين، ويقوله حيث يقول من قال من العلم يحكم به دوا عدل حكمه هذا بان العلم  
 مشر كذا في العلم وقوله هذا وقوله طعام مساكين، وقوله صياحه في قوله واحد منها فانهما، ١. قوله في امره أنه كما في الروح  
 تعلق عمله، ٢. قوله بعد هذا، ٣. قوله كذا جاز على قوله وبان امره أي صفة وبعد، تصح ثلاثة قوله تعالى تعبدوا، ٤. قوله في  
 عا زانسان أن سب بقوله لولا في التكرير ٥.

٢. قوله في الروح، اخرج من ابي حاتم عن محمد بن زائدة في معرفة النجاسة حيث امتلاها الله تعالى بالعلم وهو معمر من فكاه  
 الروح من تعلقه في رحاله، وكنوا متعكبين من صيحاته، أخذ باليد، وطع برما حيم لهم، ١. اخذت فزلت ٢.  
 في قوله في الجزء، في قوله جزءا مثل ما قبل بالصفة الحرة، في مثل ولاضافة نهاية كذا في الروح فمحصن الفراء، تبس واحد.  
 الفقه، ١. وما لولا من التفسير مع ما يشكل على ما ذلت الحفية من تفسير، يمثل بالقيمة، وما ايجاز الصحابة العقل المصوري  
 فيذكر الجواب عنه كما في الهياكل في المراد به، وري خفيو به دون ايجاز المعنى ٣.

الجزء ١. التقدم لشد العفوة ٢. حازن.

٣. قوله، وهو به من الله تعالى هذا امر، الا ان المقصود ههنا نفى الجاح بغيره الاستدلال عليه بوجه لا يمنع عن الجاح لا بعدد  
 المقتضى للجاح صلا فظهر به وجه تعليل على الجاح بالفكر والايما، والتمس الصالح وسخط ما عوهم من ان نفى الجاح غير  
 مشروط بالفكر والايما، لان الكافر لا يكون عليه حرج في تناول التحلل وحده الشفوخ ظاهر فان قضاء الجاح في تكاثر عدم  
 المقتضى لفظ لا يمنع بخلاف الجاح فان فيه مائة وهو علمهوية الحاصلة بالتقوى لدى احتار في معبوه الخوف من الله تعالى  
 فان ترك محرمه او لم يرب عليه مطلقا لكم انه كان في حرم الله محرم لثبات والمجوبة والايما، والتعامل بها، محرمين  
 لهما بها كما يشعر به قوله تعالى، قد يحب المحسن، فانكفر لا بعدد في تناول التحلل لا به لربك انما مقتضى لتعصب  
 والجرح لا بعدد لا لثبات فقط بل لكونه محرم ولا يحب لا يذهب الحجب من حيث كونه حيا وبعد تعصب حرج الجاح عن  
 تعصب الجرح بالمتعصب لالههم الثاني ههنا بناء الحكم على التقوى فقط، وما ذكر الايمان فنكونه دليلا لثبات التقوى ذكر العمل لكونه















المساءة ولا بداء الموجب لمساءة بمعنى احسن، ثم دالة الابداء مجازاً بعلقة الخوة واجعل عليهم ان تبدلتم جميع المساءة  
 ونسبوا، تحتل الابداء ولا شئت في ترسب هذا التالي على المقدم وكفى به راحراً وقد من الموهب والله اعلم ويتلوهما في  
 الحارث من من سأل عن الحج لوياس ان يرم به فلا يقدر عليه لمسه ذلك ومن سأل عن تسمية لم يامن ان يلحقه النبي صلى الله عليه  
 وسلم يهرمه فيقتضيه يسره ذلك لا يخرج قوله في الخبر ان رزقي اشارة الى انه لا يلزم ان ينزل حوته في القرآن لان برون القرآن  
 قبل لو قلت السوا لا لا بداء لانهم خرج قوله في تنبؤا كبدل اشارة الى ان التنبؤا يوافق على مجموع المقدمين هكذا ان تنسبوا  
 بذلك وان تبدلتم لمسه كم ينتج ان تنسبوا انتموه كم فاعلماء هي العلة التي بواسطه الابداء الذي هو بعد الاوسط انما قدم  
 الاخرى واتخذ الاولى حتى صار على صورة تشكك الرابع وكان الظاهر هو الشك الاول لان اصل الكلمة المساءة عجل بالحكم  
 بوقوعه من اول الامر والله اعلم من قوله في غفالات تترك اشارة الى ان الضمير الى المسألة عن الاشياء المدلول عليها بقوله لا  
 تنسبوا عن ابياء ج قوله في تحريم من تنسبوا من الكفران تعام للمعصية والمكفر ج قوله في ف: متعلق كقول محمد ولا  
 ادى ان يحرم مكفران ان العادة لانها لم تكن مستولاً عنها والكلام في السوا عن اشياء بل كانت مستولاً في قوله في جعل  
 شره كد في الروح معنى ما جعل ما شرع ولتلك عدى الى مفعول واحد ومن تأكيد الذي واكثر بعضهم مجيء هذا المعنى من  
 اهل لغة وجعلها للتصوير والمفعول الثاني مختلف اي ما جعل البحيرة ولا ولا اي ولا فائدة ولا الوصية ولا الحماة مشروعة  
 وليس كما قال فان شاعبه هل ذلك عن هل اللغة وهو لغة لا يعترى عليهم اه وكذا فسر في تحليل البسوا ولو است عن احد  
 لثقات عصبه ما حرم لعائنه نهي التحريم ولا يهر من يهر بها لان التحريم يحرمان لذلك لغة وهو معنى ولعائنه وانعت وهو  
 نصبت كما هو تحفيظ في سورة القدر في قوله تعالى يا ايها الناس كلوا مما في الارض وبعض الامثال العاضد والموجودين في  
 كتاب تحميم آخر وهو ان الحرمة مخصصة بالحيوان الذي قصد ذبحه للتعبد الى غير الله فلهذا الحيوان الذي لو قصد  
 ذبحه وان سب فلهذا لا يحرم فعلى هذا لا يحرم السوا والاعتراف وغيرهما وفسر قوله تعالى ما اهل لعبر الله ما اهل بعد ذبحه  
 وقوله تعالى ما اهل الله من بحيرة الحج ما حرم الله وقوله وكلوا مما في الارض حلالاً طيباً لان في كل السوا انما لم يوجد مانع  
 اخر واعلم ان هذا القول غير الذي اشتهر من بعض اهل الغريظ ان حرمة تحميم ما ذكر اسم الله عليه في عين وقت الذبح  
 فكانت في مسئلة الحرمة للغة القول الاول شرط ذكر اسم غير الله في عين وقت الذبح المعنى مشروط ذبة الذبح على اسم غير الله  
 مع عدم اشتراط ذكر اسم غير الله وقت الذبح فقلت عدم اشتراط الامرين والاقتصر على نسبة العادة الى اهل محل كان حيوان او  
 غير حيوان مقصود اذبحه او غير مقصود لانهم والمقدم صار محتاجاً الى التبرئة فراجع وانما ارجع الحديث هو القول الثاني والتمثيل  
 على عدم اشتراط اسم غير الله في عين وقت الذبح فقلت تعني وما ذبح على النصب هو مدلول النص نكس بقاس عليه كل ما يقرب به  
 الى غير الله كالمهدي الى المقابر والمشاهد والمصانع ومثاله ما يحرقه في بقرون فترى كما في الاعتراف عنهم رافد فترى بها ٣  
 قوله في لا يملكون انكار اشارة الى ان المراد على استعمالهم المثل ليكون دعا لا نفي عليهم ليكون عذر ٣ قوله في واذا  
 قيل ان لا يملكون انكار اشارة الى كونه كالا لعل على عدم عقلم لان مع الصلح بعد وضوح الحق دليل ظاهر على عدم العقل بانفسهم المذكور  
 انما ٣ قوله في اوله كافي اشارة الى تقدير المعطوف عية اي بكمهم هذا ولو كان انهم ٣ قوله في لا يملكون انكار اشارة الى  
 ان المراد بالعلم هو مبداء ج قوله في ف: كذا في الخ وها من هو مع ٣

التي في الروح عليكم الرمو انفسكم اسم فعل امر وهو متعد الى المفعول به بعده وقد يكون لازماً والمراد به الامر بانفسكم  
 كما في عليك ذات الدين وهو خاص فيما اذا كان الضمير للمخاطب فنقلت عليه ربك الم بهج وفيه حلاله ٣

العرصة قوله نساء في المدرك لان الحبل وسويده وصهور المصريين اصله شيتا بهزتين بينهما الف وهي فعلاء من لغة سني  
 وهرتها الثانية بلانث ولا لم تحرف كعمره وهي مفردة لفظاً جمع معنى ونما استقلت طهرتان المتحججان فتمت الاولى التي هي  
 لام انكسمة فبعثت قبل الشئ عمار وزوجها فصار قوله قد سألها في البسوا او الضمير لا شياء بعذر الجواراه وعبه لست وقول  
 بعضهم الضمير للمسئلة في موضع المعصية اي مثل علة والرجل واحد والله اعلم وانهم ان المراد من سألها سأل مبداء لان  
 السوا في البسوا واحد لكن لم يصرح به لعل في التحريم ٣







انفسہم انہ سے عین تفریق نہ کر کے پیش پر ہم غلامہ کا پوسہ کر دیں گا حق یہ اس کے کہ ایک حاشیہ اس کا پڑا جائے جس حاشیہ میں آگیا ہے اور ہر صف میں سے تین تین حشر کے اس طرح کی برائی کی انتباہ سے سزا ہے لہذا کسی کے مفاد سے حق پر امتیاز (۱۰) اسباب یکہ و یکہ کہ حق جو کہ ان میں مقرر فرمایا گیا ان کا توں میں یہ نکتہ ہے ۲۰ تیراں (۱۰) قرآن کی آیت فالتکذیب علی من صحت شروہیت تو ان میں نہ کر رہی صرف فریقین کے صف کے میں وصال ہونے کا ذکر ہے جس میں ہر طرف کا صریح ہے کہ حق کا صریح ہونا ہی ہے نہ حق کے لئے یہ جہاز ہے نہ جہاز کا حق ان کے قصود صلی تو یہ ہے حق ایصال حق الی اہل حق اور اس کے عفرین حق کے یہ طریق نہ صریح اس لئے ان عفرین کا ذکر اس قصود کے ذکر سے ملتی ہو گی اس قدر قرآن میں بیان قدرت میں اس پر آیت کیا گیا ۱۲ تیراں اس کے بعد بیان کا سلسلہ چند فقرہ میں آیت ۱۳ کا

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ يُؤْتِهِ مِمَّا يُرِيدُ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعَلَّةً لِّمَنْ يُعَذِّبُ الْعِبَادَ ۚ

اعلم ان فی آیات قبہات و فوائد من الدعاء شئی الاول ان الشہادۃ فی شہادۃ ہکیم یسر الایضہ کہ فی تروح لانه مشرک لسان عہدۃ و الثانی ان ذو مغن قبل الشہادۃ کہ یصح حمل الامان علیہ الثالث ان قرلہ شہادۃ بطہر ذو متدا و نشان حصر انواع اصافۃ شہادۃ فی بین الامام الخامس ان الحلفۃ عمر صوریۃ استاء عسی ی لیکن ذل الایضہ ہی طوسی اشہب الکافس ہو حدہ و کذا بقی فیرہ بل الامن بقس الوصایۃ للامام صاحب السامع ان حین بدل من اذا الخامن ان قرلہ ان اتیم عربیہ قبلہ نکون الوصی من عورکم جو یا عسی الواقع ۲۰ و اتعہ الاولی الخامس ان قرلہ تحسون للاستیعاف العاشر ان المعصیۃ فیہ للہکام الحادی عشر ان الصلوات ہی البصر عند الآخر بدلالۃ الواقعة الثانی عشر ان قرلہ لا یشری معقول لبقولان الملحد المدلول علیہ قرلہ لہسان الثالث عشر ام بعد المصاف فی یہ ای یصحہ الخابع عشر ان رباعۃ قرلہ ولو کان ذا فرس للمصافۃ فی التبری عن الکذب کانہما فلا یخذ لا یضما بدلا من ذلک ولو انصم الیہ و عایۃ حاسب الإقریاء لکیف افلام یکن کسلہ و لو قبل ان حیافۃ اتفہما نکون اہم من و عایۃ جانب الإفراء قلت ممنوع من الحال مختلفہ کما یسلعہ ای و لو کان المصلوہ لا مع اتفسا دا قرلی ہذا الخامس عشر ان الصبر فی کان للمفسر لہ المدلول علیہ لعمری الکلام السادس عشر ان ارنتم حواب مدلولہ ان حنوفہما دل عینہ ما قبلہ للسابع عشر ان الشہادۃ فی شہادۃ اذ معناه التحرر الفاطم کما فی القاموس بمعنی المخر عنہ ای بولغۃ و اصلہا ہی اذ بمعنی کون اطہارہا معصومہا بہا من اذ الخامن عشر فی القاموس العز و الاصلاح کا کثیر الخامس عشر ان ہذا الاطلاع باعتبار الطہر لہہ یسکن فی مثل مدہ الوافۃ حلف الوصی علی التوہیۃ بدلا یظلمہا احد بان اشتیاء حقیقۃ لہ یکن لہما بیۃ ان لم یقع ہذا فی غیر ہذہ الواقعہ کما روی نرعدی افر تمہم باحد انعم عیانہ لم ناب لما اسلم الی اللہ تعالیٰ العشرون ان لا عران متدا و یقرن عرہ خالفہا جرانہ وہی احدی صوغات الایضہ بانکرۃ الحادی والعشرون المراد بالقریۃ لیسہا فی مضمہما فی مقام الحس و التحلل لا التام فی ترجمہ لیسن الثانی والعشرون المراد بانہ استحق علیہم الوفۃ بالذات والعشرون ان العشر فی استحق صیا للفاعل الی الخامن والسند الاستحقاق الیہ مع کونہ مدلول ہذا علیہ الفعل مجازی لصالۃ الی انہما استحقا لہما بحیث کانہ استحق الامن لہما کما فی عیشۃ و احبۃ و بان فی توجیہہ ام سند الی الحدیث ای وقع الاستحقاق المذكور علیہم کما یقل فی الکسطن فی قولہ لقد قطع بیکم ای وقع القطع دیکم فی الروح و لہ قدرای فی فوہ تعالیٰ لم بدلیہم من بعد ما ورا آیات ما الیہ ۲۰ الرابع والعشرون استحقاق الامن علیہم کایۃ عن الحدیۃ علیہم ذلک ان معنی استحق لاق یہ ان نسب الیہ والجنی لایم الشریک لہ بقی ان نسب الیہ لایم ۳۰ الخامن والعشرون ان الاولین مدل من حوران لان الاولین لما کان عمر معنی لکون الامن لنحس کان فی حکم النکرۃ فی قرلہ و لقد امر علی التیم لیسینی والسلس والعشرون الشہادۃ فی قولہ لشہادتہا بمعنی اسخلف کما فی القاموس والسابع والعشرون لولہ اسل یشر الی ان الہم الاولی الی کذا من توجیہ نحصل کرہا لفلان ردوا حق بصیغۃ انقضال کما فرمہ فی فی ناسع عشر من قرلہ لا یسکن شیء لیکن یسیر توجیہین حقا فلہم و ہذا تطہیم لکمال التورع ولحفظ لدقائق الکلام الخامن والعشرون من النکرۃ فی لیراد الامن فی موضع والمظنن فی آخر ذلک التاسع والعشرون من کون الاشارة فی قولہ ذلک الی مجموع السملین و کذا یثقلون من تقریر کون السملین صیا لثانیان بالشہادۃ علی وجہہا والحواف و کذا ثبت ہذہ الخلفۃ فی نفس ما یوضح الوجہ و انکھا و مشرت فی ما فہم فی اتہہ الترجمة لافتر و ذکر الحادی والثلاثون فی







الزَّيْحَى . قَوْلُهُ مِنْ بَابِهِ وَفِيهِ وَفِيهِ نَصْفُهُ . مَوْجِعُ النُّصْرَةِ كَذَا فِي الرُّوحِ لِلَّهِ لَا يَدْرِي نَكْرُوهَ نَصْفَهُ كَمَا فِي  
أَسْرَارِ الْكَافِرِينَ مِنْهُمْ بَعُولَةُ نَعَالِي فَاصْتُ طَائِفَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَهُدَى يَكُونُ فِي ضَمِيرِ حَتْمِهِمْ اسْتَعْدَادُ لَانِ الْمَجْنَى . نَبِيٌّ كَمَا فِي  
أَنْ يَهْدَى فِي الْمَضَى حَتْمُهُ لَكُونَ الْكَلَامُ فِيهِمْ لَا لَكُونَ الْمَعْنَى الْيَهُودُ ص ۳۴

الْمَلَايِكَةُ . فِي الرُّوحِ وَادْنَحْرَجُ عَطْفٌ عَلَى أَنْ تَحْسَبَ الْعِدَّةُ فِيهِ إِذَا كُنَّا فِيهِ لَكُونَ أَعْرَاجُ الْعَوْنِ مِنْ لُحُودِهِ لَا سَبَابًا بَعْدَ مَحَرِّ  
وَصَحَابَةِ مَحَرِّ بَاهِرٍ حَرَمَهُ تَذَكُّرٌ وَتَقَرُّبٌ مَرِيحٍ وَمَا فِي النُّظْمِ الْكَرِيمِ الْمَعْنَى مِنْ تَحْسَبُ لَعْنَتُكَ لِلْمَا عَدْلٌ عَدْلُهُ ذَكَرَ مَدَى هَذِهِ أَرْبَعُ  
مَرَاتٍ وَنَبِيٍّ مَرَّتَيْنِ فَعَلِيَ الْإِلَهَ هَبِ الْإِسْتِثْنَاءَ وَهَذَا لِأَجْلِ هَذَا فَحَسَبَ هَذَا النُّكْرَ هَذَا أَقْبَلْتُ وَلَعَلَّ الْإِلَهَ فِي تَقْوِيهِ الْغَيْرِ أَلَّا كَلِمَى  
لَشَرِّهِ أَيْ لَا تَزِدْ أَهْلَهُ هَذِهِ الْمَعْبُورَةُ فَتَقْصُرُ الْمَطْلُوبُ وَفِي مَعْنَى أَنْ تَكُونِي فِي هَذِهِ ۳۵

رَدُّ قَالَ الْخَوَارِجُ لَوْ لَمْ يَكُنْ ابْنُ مَرْيَمَ قُلُوبًا لَمْ يَسْتَعِجْ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ  
الْقَوْمُ إِنَّهُمْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ قَالُوا أُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَنَقْصِبَ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَّقْنَا وَنَكُونُ  
عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ هَذَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ لَكُنْ عِيدٌ لِلْآدَمِيِّينَ  
وَأُخْرَجَ كَأَيَّةٍ مِنْكَ وَارْتُفِدَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مِنْكُمْ فَلَمَّا بَعَدُكُمْ قَالَ  
أَعْلِيكَ عَذَابٌ أَلِيمٌ أَلَيْسَ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ هَذَا

اور وقت قائل رہے جب کہ وہ لوگوں نے عرض کی کہ عیسیٰ بن مریم پاپ ہے کہ کیا آپ اسے نیچے سے کھجور کی جڑ سے اُتار دیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں  
سے اُتار دوں گا اور ان کو دیکھو وہ لوگوں کے کہہ رہے ہیں کہ میں نے تم سے کلمہ بھی اور عذاب سے بھی کوئی اطمینان نہیں ہے اور ان کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے کہہ رہے ہیں کہ میں نے  
سے فرمایا کہ میں تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے  
تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے  
تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے

تَفْصِيلُ الْآيَاتِ ③ ۴۰۰  
قَوْلُهُ مِنْ بَابِهِ وَفِيهِ وَفِيهِ نَصْفُهُ . مَوْجِعُ النُّصْرَةِ كَذَا فِي الرُّوحِ لِلَّهِ لَا يَدْرِي نَكْرُوهَ نَصْفَهُ كَمَا فِي  
أَسْرَارِ الْكَافِرِينَ مِنْهُمْ بَعُولَةُ نَعَالِي فَاصْتُ طَائِفَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَهُدَى يَكُونُ فِي ضَمِيرِ حَتْمِهِمْ اسْتَعْدَادُ لَانِ الْمَجْنَى . نَبِيٌّ كَمَا فِي  
أَنْ يَهْدَى فِي الْمَضَى حَتْمُهُ لَكُونَ الْكَلَامُ فِيهِمْ لَا لَكُونَ الْمَعْنَى الْيَهُودُ ص ۳۴  
الْمَلَايِكَةُ . فِي الرُّوحِ وَادْنَحْرَجُ عَطْفٌ عَلَى أَنْ تَحْسَبَ الْعِدَّةُ فِيهِ إِذَا كُنَّا فِيهِ لَكُونَ أَعْرَاجُ الْعَوْنِ مِنْ لُحُودِهِ لَا سَبَابًا بَعْدَ مَحَرِّ  
وَصَحَابَةِ مَحَرِّ بَاهِرٍ حَرَمَهُ تَذَكُّرٌ وَتَقَرُّبٌ مَرِيحٍ وَمَا فِي النُّظْمِ الْكَرِيمِ الْمَعْنَى مِنْ تَحْسَبُ لَعْنَتُكَ لِلْمَا عَدْلٌ عَدْلُهُ ذَكَرَ مَدَى هَذِهِ أَرْبَعُ  
مَرَاتٍ وَنَبِيٍّ مَرَّتَيْنِ فَعَلِيَ الْإِلَهَ هَبِ الْإِسْتِثْنَاءَ وَهَذَا لِأَجْلِ هَذَا فَحَسَبَ هَذَا النُّكْرَ هَذَا أَقْبَلْتُ وَلَعَلَّ الْإِلَهَ فِي تَقْوِيهِ الْغَيْرِ أَلَّا كَلِمَى  
لَشَرِّهِ أَيْ لَا تَزِدْ أَهْلَهُ هَذِهِ الْمَعْبُورَةُ فَتَقْصُرُ الْمَطْلُوبُ وَفِي مَعْنَى أَنْ تَكُونِي فِي هَذِهِ ۳۵  
رَدُّ قَالَ الْخَوَارِجُ لَوْ لَمْ يَكُنْ ابْنُ مَرْيَمَ قُلُوبًا لَمْ يَسْتَعِجْ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ  
الْقَوْمُ إِنَّهُمْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ قَالُوا أُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَنَقْصِبَ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَّقْنَا وَنَكُونُ  
عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ هَذَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ لَكُنْ عِيدٌ لِلْآدَمِيِّينَ  
وَأُخْرَجَ كَأَيَّةٍ مِنْكَ وَارْتُفِدَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مِنْكُمْ فَلَمَّا بَعَدُكُمْ قَالَ  
أَعْلِيكَ عَذَابٌ أَلِيمٌ أَلَيْسَ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ هَذَا  
اور وقت قائل رہے جب کہ وہ لوگوں نے عرض کی کہ عیسیٰ بن مریم پاپ ہے کہ کیا آپ اسے نیچے سے کھجور کی جڑ سے اُتار دیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں  
سے اُتار دوں گا اور ان کو دیکھو وہ لوگوں کے کہہ رہے ہیں کہ میں نے تم سے کلمہ بھی اور عذاب سے بھی کوئی اطمینان نہیں ہے اور ان کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے کہہ رہے ہیں کہ میں نے  
سے فرمایا کہ میں تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے  
تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے  
تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے تم کو اُتار دینا والا ہوں میں نے تم کو اُتار دیا ہے















قوله فی سبزه ون کذبناهم لیسح قرب الاتیان علی التکلیف للقرآن ۳۰ قوله فی انما اکتوا طیباً ان لما کانوا حرم الطیب وتیان اتیان حضور مصداق الایمان والمصدق للحر هو المعبر عنه ای الطیب بحضوره حضور الصواب لایان الایمان حضور طیب ۳۱ قوله فی قرن جماعتون بحذف المضاف ای اهل قرن ۳۲ قوله فی ارسلنا نوحاً بالیسح لاسماء معناه بالیسح وعلیاً واداً معناه غرب وعلیاً معناه برآء لان مفرقوا مفعول من العزیز ای کثر ظهور ۳۳

اللقائات یعنون من اللعن بمعنی السب ۳۴ التخیل: ام الاولی الاستعداد وكذا الخلیل واما القیلة فالتزیب فذكری والله فی هو الله معناه المعبود ای بحق لیسح لعن الطرف به واجل مسمى مندا صح كونه مبتداً لتخصیصه بالصفة ۳۵

والزكاة: من اروج الاخبار بتزول هذه السورة جملة صحيفة ای التوریت طی وودت فی ان هذه السورة نزلت جملة واحدا ای مجتمعاً كلها جمعة ویزید ما قاله ابن الصلاح فی فتاوه الحديث القول فی انها نزلت جملة ویزید ما طریق ابی بن کعب ولم نزله سدا صحیحاً ولہ روی ما یختلفها ومن هذا یعلم ما فی دعوی الامام الخلیف الناس علی القول بنزولها جملة ففسر آء ۳۶

وَلَوْ تَرَىٰٓ اَنَّا عَلَیْكَ كُتُبًا لِّقَرطَاب ۱ فَلَسُوهُ بِالَّذِیْهُمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ قَرَأُوْا اِنَّ هٰذَا اِلَّا مَجْرُمٌ مُّبِیْنٌ ۲  
وَقَالُوا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ مَلَكٌ ۳ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَکًا لَّفُتِیْ اِلَّا مَرْکُزٌ لَا یُخْشَوْنَ ۴ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ  
رَجُلًا وَّلَیْسَ اَعْلٰیہُمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ ۵ وَلَقَدْ اَسْلَمْنَا بِرُسُلِنَا مِنْ قَبْلِ الَّذِیْنَ یَخْفَوْنَ اَوْنٰہُمْ نَاکَا لَوْنٰہُمْ  
یَسْتَفْزِیوْنَ ۶ فَلَیْ سَیْرُوْا لَیْلًا رَّحِیْمًا ۷ اَنظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۸

اور اگر تم کو نظر نہ کرنا کہ یہ کتب اس کی پرورش اپنے انھوں سے جو بھی لیتے ہیں یہ ہر لوگ بھی کہے کہ کچھ لوگ بھی نہیں مگر صریح جاد ہے اور لوگ ہیں کہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ بھی نہیں بھیجا ہوا اور کہ کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا مگر ان کو وہ سہلت نہ دی جاتی اور اگر تم ان کو فرشتہ جو بڑے تو ہوتے آئی جانتے تو وہ اس کے فعل سے بھرنے پر ہی اکتا کرنا جواب اکتال کہ ہے جیسا اور اسی آپ سے پہلے جو فرشتہ ہوتے ہیں ان کے ساتھ کئی استہدائی کیا ہے۔ مگر جن لوگوں سے ان سے خوف نہ تھا۔ ان کو اس مذہب نے آٹھ گھبرا جس کا حضور آتے تھے۔ آپ نے اپنے کذاب میں جلا کر اور کذاب کو کچھ سمجھانے کے واسطے ان کو لایا گیا تھا ۱

تفسیر محیط: اور ہر گاہ کی کتب اور عرض کا بیان تھا جو تو چند آیات کے واسطے تھا آگے کہ ان کے اصرار علی التذیب امتداد کیا ان سے جو توحید آیات کے ساتھ رسالت کے باب میں بھی تھا اور یہ تینوں علوم جو سر پہ طور پر مذکور ہیں واضح میں بھی باہم مترادف ہیں کیونکہ تذیب تو عرض سے اشد ہے اور حذا کذب سے اشد ہے۔

بیان حذا کا دعویٰ اور رسالت خصوصاً: وَلَوْ تَرَىٰٓ اَنَّا عَلَیْكَ كُتُبًا لِّقَرطَاب ۱ فَلَسُوهُ بِالَّذِیْهُمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ قَرَأُوْا اِنَّ هٰذَا اِلَّا مَجْرُمٌ مُّبِیْنٌ ۲ (ان لوگوں کے ہاں یہ حالت ہے کہ اگر تم کا نظر نہ کرنا کہ یہ کتب اس کی پرورش اپنے انھوں سے جو بھی لیتے ہیں یہ ہر لوگ بھی کہے کہ کچھ لوگ بھی نہیں مگر صریح جاد ہے اور لوگ ہیں کہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا مگر ان کو وہ سہلت نہ دی جاتی اور اگر تم ان کو فرشتہ جو بڑے تو ہوتے آئی جانتے تو وہ اس کے فعل سے بھرنے پر ہی اکتا کرنا جواب اکتال کہ ہے جیسا اور اسی آپ سے پہلے جو فرشتہ ہوتے ہیں ان کے ساتھ کئی استہدائی کیا ہے۔ مگر جن لوگوں سے ان سے خوف نہ تھا۔ ان کو اس مذہب نے آٹھ گھبرا جس کا حضور آتے تھے۔ آپ نے اپنے کذاب میں جلا کر اور کذاب کو کچھ سمجھانے کے واسطے ان کو لایا گیا تھا ۱







[illegible]

قُلْ أَتُنْفِئُونَ الْإِنسَانَ أَسْفَلَ مِنْ دُونِ الْوُجُوهِ قُلْ لَّهِ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لَأُنذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ

يَعْلَمُ أَهْلُكُمْ لِلشَّهَادَةِ وَأَنْ مَعَهُ الْكِتَابُ الْاٰخِرُ الَّذِي لَا يَشْهَدُ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَّالَّذِي لَا يَنْفَعُ صِفَاتُ

فَكَرِهَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ كِتَابٌ يُدْعَى بِاسْمِهِ الْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ هُوَ الْإِسْلَامُ

وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ وَيُنَادِيَكُمْ لِمِ الْآيَاتِ أَلَمْ تَكُونُوا أَقْبَرُ  
 وَتَذَكَّرُ أَهْوَاكُمْ ۖ وَإِذْ يُغَارِظُكُم مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطَةٌ  
 مِّنَ السَّمَاءِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ

١٠٠

تسویں صدی کے ابتدائی نصف میں انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت کی بنیاد رکھی۔ انگریزوں کی حکومت نے ہندوستان میں ایک نیا دور لایا۔ انگریزوں کی حکومت نے ہندوستان میں ایک نیا دور لایا۔

سَمِعْنَاكَ يَا اَلَهْدَى لَيْفَ لَدُنَّا سَمِعْنَاكَ يَا اَلَهْدَى لَيْفَ لَدُنَّا سَمِعْنَاكَ يَا اَلَهْدَى لَيْفَ لَدُنَّا

[illegible]

دیکھتے ہیں کہ تو کوی مکر جاتا ہے۔ فرما دیتے کہ میں تو ایک ہی مسجود ہوں جس کے لیے شہر میں خیرا ہے۔ قرآن سے یہ سب احوال معلوم ہو گئے۔ ان کی کتاب "سید و مولیٰ تاج" ص ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲

بھوت چہن بالہ عی علی اللہ ان کی آیات کو کھواٹلے کے اپنے بے انصافوں کو سرکش نہ ہوئی۔ (وقت کی یاد کر کے کے خالص ہے جس دن ہم نے ہفتا کی توجہ کریں

کے بغیر ان خبریں سے کہیں کے گڑبڑا رہی ہے۔ حکومت کو اس کے لئے بہت سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو اس کے لئے بہت سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو اس کے لئے بہت سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

فقہ شافعیؒ: اگر پوتہ عیدروس سے کہے: یا پاپ میں جاؤ، یا کلام اللہ پڑھو، یا آج کے دن اس میں اجتماع کام ہے، چنانچہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ رُسُلِكَ فَقَدْ خَلَّصَ الرُّسُلَ: اگر پوتہ عیدروس سے کہے: یا پاپ میں جاؤ، یا کلام اللہ پڑھو، یا آج کے دن اس میں اجتماع کام ہے، چنانچہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ رُسُلِكَ فَقَدْ خَلَّصَ الرُّسُلَ

[illegible]

بہرے تو یہ وہ دھندلا رہی ہے سو چھ کر دیکھو یاد آجوں نے تجھے چہ کمان کی کشماں میں آچہ کا ذکر کنی نہیں مہم کو وہی تھلائے کہ جو اس باجی کی کوئل دے کہ چہ

لہذا کے رسول ہیں کی پر آیت ثلاثی اور فقہ جریہ وغیرہ نے ان مہاشاں سے روایت کی ہے کہ تھم بن زید اور قوم بن کعب اور بحر بن عمرو یہ کہ

بجھایا گیا ہے اور کسی کی رحمت کو تاکہ ان خدا تعالیٰ نے پتہ دیتے ہیں کہ ان کی کائنات میں کونسا ہے۔

عبدالرحمن بن عوف بن عبدالمطلب (ابو سلمہ) رضی اللہ عنہما: (ان سحرین کو توبہ و سزا ملے گی) کہنے کے لیے (انھوں نے)

[illegible]

جہاں سے (اور ان کی گواہی یہ ہے کہ) میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے (اسنجاہ: ۱۰۱) آیا ہے۔ کیا یہ کہ جس کی غفلت انجام نہ لگائیں ہے، وہی ہے صدق کہ

انکار میں سمجھا کر کہ وہ جس کے پاس سے ہجرت کرے اللہ کی کوئی تعزیر نہیں اور اس سے متصوفوں سے اللہ کی کوئی تعزیر بھی ثابت ہو سکتی ہے یا تمام (اس شہادت کی کبریٰ کے بعد بھی

جو کہ تو میرا کمال ہے تو میرے باب میں (سچ کا جی بکری گواہی دے گا) کہ خدا تعالیٰ نے مانتا ہے (اتفاقاً عبادت میں) کچھ اور محبوب (شریک) ہیں (اور اگر وہ

[illegible]



میں نے اس کے لئے جہاں اہل ایمان کو بھی تصور ہے۔

میں نے اسے انکار کیا۔ قولہ قل فی حقہ سے بظہر اشارہ الی صحیحۃ اطلاق الشیء علی اللہ لا بمعنی الوجود کما علیہ  
الجمهور۔ قولہ فی حقہ تنبیہ ہے اشارۃ الی ترکہ ماں اللہ مبتدأ وشہد خبرہ ویرید منہ انہ نسی شہادۃ شہدہ۔  
قولہ قل لا شہد من تحتہ کہتا ہے کہ لا شہد من تحتہ جس ان بیعہ فی وقت آخر۔ قولہ فی الظلم ان یتعہ فلا للمعد لا جسد  
الابۃ بالکفر فلا دلیل کہ المستدعی علوہ عصۃ التوحید۔ قولہ فی محشرہ تمام غائب کما فی الروح۔ قولہ فی  
شرکاءو کہ فرمائیے کہ اشارۃ الی ان الاضافۃ لازمیہ لاسمہ۔ قولہ فی ترعون جن کے مجبور اشارۃ الی حذف معلولہ۔  
قولہ فی انہ من شئ بدلیں قولہ تعالیٰ وما یرى بحکم شعاع کجہ۔ قولہ فی لہم ہم جمع جعل لحنۃ علی الشرا وقر فیہ الصف  
او لا یحضر المصاف ویدعی اتحادہما مبالغہ کما یل فی یزوج عن الزواج ان من عافی ذلیہ ان تری اسماء صاحب غلام وادوا فی  
ہیئکہ تر ایدہ فیدل لہ انک محضک لصل الی ان نوات مہ۔ قولہ فی ما کانوا یعزرون مجبور ہے کہ عزت نہ شرا۔ تری ان  
المصاف مجدولہ ہی ما کانوا یعزرون کو مبالغہ او شعاع ویمکن ان یکون الباقی الاضافۃ علیہا مع انہ واقع فی انصافہ شی  
اح الہا بلانۃ فی امرہا کذاہ نفس المعزی ہی ذاتہ فیہ تنہ علیہ کما فی الروح۔

بعض النصارى في البصيرة فزاد من كثرة رضى عامر وحض لم يكن مائة ودرع فنهض على نهج الاسم رافع وموكر فانه  
والصب على ان الاسم في القابض للغير والحق مائة والصب على تفسير من حبره حفض وبافراوه عامة من السدي  
وعلى الكوليين واليهودى من جماعة من غلابة بنصب راسوهى في اداة عامة اهل الكوفة.

المؤمنين : أو كذا. فإدراك المعاني من المتعاطفين معهم ما يكون أحدهما نيتا لمشي وإلآخر معا لامتثال كما قرر في كتاب  
 أبو حمزة قوله لو لم يكن ما لشرع في الرتبة لأن حواشيهم هذا العظيم من التوبيخ وإما على ما ظهرها وهو الظاهر بناء على أن الموضوع  
 عليه فيمكن إلهو سارا وإدعتو فلم يستطعوا الحواش إلا مدعوا من ومدة يعني عن حبريهم بهم كذا هو وحلهوا وإلا قالوا قالوا  
 الحقائق كشكوه يوم القربة وكذا العبر عن الشك كية دقتة لأنها ما يقين به وتصحفت وهم كانوا معجول لكفرهم  
 ففجروا به كذا في روح المعاني \*

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ حِصَّةٍ وَلَا يَتَذَكَّرُ أَلْفًا مَّا كَانَ يَفْعَلُ

[illegible]

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

[illegible]

... (The text is too blurry to transcribe accurately, but it appears to be a continuation of the discussion on the importance of the subject.)













فہم صرناہم اشد ثقلًا اناؤی ان حتی عایۃ نصرہ ۴۳

بِخُلُقٍ لَّيِّنٍ ۚ اِنَّمَا يَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۖ وَاَصْحَابُ الْمَصَنَعِ اِذَا خُصِفَتِ الْمَصْنَعَاتُ اِنَّمَا يَمْدَحُهَا اَوْ يَنْقُرُهَا ۚ اِنَّمَا يَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ اِنَّمَا يَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ

فائدہ عجیبہ من الروح فونہ ولا عمل و طاهر لانہ ان احدا غرہ نہائی لا یستطیع ان یدل کسبت اللہ عہ و حل حصی ان بغل خلاف ما دللت علیہ و یحول بین اللہ عہ اسمہ و بین تخفیف ذلك و اما ہ تعالیٰ لا یبدل فلا تدل علیہ الآیۃ اہ قلت و قد فرغت لہا حلفت بہ فانی قد کتب من قبل البصر بہ قوله نہائی و لی تجد لیسۃ اللہ نہ لایحی حرم الباجرة و علو ان قول الروح فی ہذہ الآیۃ نہ تعالیٰ لا یبدل فلا تدل علیہ الآیۃ لا یستلزم القول بالحقف الکلام بل العواد ان الآیۃ ساکنہ عن ذلك و اما یصحیح من ذلك اذیات الاخری ۴۴

التخفی بحثہ مصون مطلق ۴۵

الانسان: قوله یحسرنہا بقاء و محاربی و دعاء شہہ انفسہم لندکیم اسباب الحسرة الباعة الیہ للعہد سمیت بالمساعة اما قلہ منکسہ لسانہ من الحلو و اما لیسرہ العتبات فیہ لئلا یتلک کتابة عن البعث ۴۶ لی الروح الا لعب ولہو و الکلام من الشبہہ استمع ہی کانتہا اہ قلت و اما الخمر المصطفی فلا حاجة فی القول بالشبہ لان ہذہ الاعمال لانت فی حدی المہر و لعب علیہا فونہ للندار الاخرۃ حیر فی الروح و کان لظاہر و اما لندار الاخرۃ الاحد و حق الاہ حق الاہ ہہ المسب مقام البعب اہ قلت و لہا کان للعب و اللہو بلزمہ امر ان عدم الثبات وعدم البعب و کن الثبات و شمع فی الاخرۃ ما یخصوہا بالتغیر و الثبات عدم للجمع اثرت لی ہذا المعنی قوله لی لیل لیرحمۃ غیر ۴۷ قوله لکن الظلم فی وضع المظہر موضع المعبر ۴۸ سعریۃ حیدہ یعدی بنفسہ و بالباء ۴۹

وَاِنْ كَانَ كِبَارُكَ عَلَيْكَ اِغْوَاهُمْ ۚ فَبَرَأْتُ الْمِثْلَ ۚ اَنْ تَبْعِيَ لَقَدْ فِی الْاَرْضِ اَوْسُلًا فِی الْحَبَا فَاَنْزَلْنَاهُمْ بِرَبِّهِمْ

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَهُمُ الْعَرَبَ ۚ فَلَا تَكُونُ مِنْ جَاهِلِينَ ۚ اِنَّا یَسْتَجِیْبُ اِذِیْن یَسْمَعُوْنَ ۚ وَالْمَوْتُ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ ۚ

نَحْمُ الْیَکُوْبَرِ حَمَلُوْنَ ۚ وَقَالُوا لَوْلَا نُنَزِّلُ عَلَیْہِ اٰیۃً ۚ مِنْ رَبِّہٖ ۚ قُلْ اِنَّ اِلٰهَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُنَزِّلَ اٰیۃً ۚ وَلٰکِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۚ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی الْسَّمَاءِ یُطِیْرُ بِحَاجَتِہِ ۚ اِلَّا اَمْرٌ اَمَّا لَكُمْ مَا لَوْطُنَا فِی الْکِشِیۡفِ

مِنْ نَحْنُ ۚ اِلٰہُ رَبِّہُمْ یُخْشَوْنَ ۚ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمُّوْا ۚ وَبِکُمْ فِی الظُّلُمٰتِ ۚ مَنْ یَشِیْءُ اِلٰہُ یُضِلْہِ ۚ

وَمَنْ یَشِیْءُ اِلٰہُ یُجْعِلْہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ ۚ قُلْ اَرَا بَیْتُکُمْ اِنْ تَسْکُمُ عَنَابُ اللّٰہِ اَوْ تَسْکُمُ النَّسَاۃُ ۚ اَعْلٰی اِلٰہُ تَدْعُوْنَ ۚ

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ صِبٰیہِیْنَ ۚ بَلْ رِیَآہُ تَدْعُوْنَ ۚ فِیْکُمْ شَیْءٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَ ۚ اِلٰیہِ اَنْ تَسْکُنُوْا ۚ تَسْکُنُوْنَ ۚ تَدْعُوْنَ ۚ

۱۰۰ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ

۱۰۱ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ اِنَّمَا یَرْفَعُ الْوُجُوہَ لَآخِرَةً ۚ





بجبر كذا إشارة إلى حذف الحواب أي لا فعل جـ قوله في لو شاء فاعرف أن الإرادة الشرعية التي من لوازمها المشروعية لا الحصول الحسي له ولعل جـ قوله في الأمر مثلاً يا؟ فمثل معيان وسيلها جـ قوله في دية وطائفة إشارة إلى أن النكاح العامة ليس عمومها فرداً بل حسباً أو نوعاً ليصح حمل الاسم عليها جـ قوله في اعطاكم محسناً من ابن دية في التفسير هو لا حاشا وهو الرجوع عند بقية المقام وباتيد الحديث جـ قوله في النكاح ابنه من فلام للعهد جـ قوله هناك فاست كتب كما ورد في الخبر المتصور عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أن أول شيء خلق الله القلم ثم النور وهي المظلمة قال له لئلا يكتب قال ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة كذا في المرافقة فها ورد إلى لئلا المراد به إلى يوم القيامة فلا يرد أن فعله ابتدئ فكيف يصحرم فكذلك الحديث في الإخبار الغير المشبهة ولا يلزم من عدم استعمال النور والصفات الأخرى عدم كونها مضبوط بطريق آخر جـ قوله في ثم من بعد ضم على مصداق الظن لئلا الحشر لا محلة مناظر عن الإحصاء الكافي جـ قوله في ضم يجمع إشارة إلى التنبية لبني في الكلام جـ قوله في الظلمة من بعد ضم في إشارة إلى وجه ترك العاطف في قوله في الظلمة حاصل أن كونه في في الظلمة مسبب عن الضم وفكهم ولا يذكر العاطف من الضم والمبهم جـ قوله في صديقين أو ثمانية إشارة إلى كون الحواب محدوداً أن كنتم صديقين في دعوتكم لمقتضاه أن تدعهم جـ لكنكم لا تدعونهم قط بل الله الخ جـ

الأنبياء: الشوق هو السرب له محقق إلى مكان السلم مرفقة اعتدال السلامة لأنه الذي يسلك إلى قصد الاستعانة بمعنى الإجابة كذا في المروج جـ

النور: قوله في حكم في حاشية البيضاء للعهد عن الفطر إلى ما وضع الاستغفار عن العلم موضع الاستخبار لأنه لا يحسن عن الشيء إلا العلم به فوضع السبب موضع السبب واستعملوا أوامرت في معنى آخر ووجه كون أوامرت بمعنى مبرور مع أفراد الفاعل أن الضمير هام يشمل الضمير والمضادة قال طيحاوي الكاف حرف خطاب أكد به الضمير لا محل له من الإعراب والفعل معلق وفيه قرأ نال تسهيل الفقرة الثانية والكسائي بحذفها جـ

الأنبياء: إلى الروح قوله اتواهم لعل التفسير بالاعراض دون التكذيب مع قوله تعالى ولقد كنيت نهاريل امر التكذيب قوله تنص في الروح لغير الإحصاء على الاتخاذ ونحوه للأيديان بأن ما ذكر من الفرق والنسب مما لا يستطيع تبيينه فكيف يدعاه قوله يرجعون في فرائده منها للمفعول شعار ما به محضون قرأ وإن لم يشاء وا جـ قوله إلى وبهم في الروح التفسير للامم وصيغة جمع الغلاء لأجرتها محرقة والتعريف عنها بالامم قوله في الأمر ويظهر هذان طرفان لزيادة التعميد أي لا يعتبر حصصاً ما بينهما أما بغير كونهما ذابة وأخرى ولم يقل في طائر بطير في السماء كما هو مقتضى العقالة لأنه لا يجد العموم لأن بعض الظهور لا يظهر في السماء لخصصة من فروع جـ

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَآمِ لَعَنَهُمْ يَنْفَرُونَ ﴿١٠﴾ قُلُوا لَا إِلَهَ إِلَّا مَا نَعْبُدُ وَإِنَّا أَنشُرُهُمْ وَلَكِن لَّسْتَ فَاكِرًا ﴿١١﴾ وَرَبِّكَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا قَالُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا سَوَّاهُ زُرُوا بِهِ فَقَضَاهُ عَلَيْهِمْ أَبْوَابُ مَّا نَشَاءُ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحُوا يَأْتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْتَلُونَ ﴿١٣﴾ فَنُفِخَ فِي الصُّورِ وَالَّذِينَ تَأْتُوا فِيهَا لَمُبَتَنًا وَالَّذِينَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ صُورُهُمْ وَلَئِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٤﴾ قُلْ أَسْأَلُكُمْ إِلَهًا تَعْبُدُونَ فَإِنِّي أَنذَرُكُمْ يَوْمَ تَكُونُ الْأَنْفُسُ فِي الْصُّورِ وَإِنِّي مُنذِرُكُمْ يَوْمَ تَكُونُ الْأَنْفُسُ فِي الْصُّورِ وَإِنِّي مُنذِرُكُمْ يَوْمَ تَكُونُ الْأَنْفُسُ فِي الْصُّورِ وَإِنِّي مُنذِرُكُمْ يَوْمَ تَكُونُ الْأَنْفُسُ فِي الْصُّورِ

الْبُؤْسُ بَقْتُهُ أَوْ جَهْدُهُ هَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٥﴾

اورهم نے انہوں کی طرف سے جو کچھ کہتے ہیں انہیں سچ سمجھ لے۔ سو ہم نے ان کو عذابی سے کڑا کر دیا ہے چاہے میرے سب سے دور ہو۔





[illegible]

وَجَعَلْنَا لِكُلِّ لُغَةٍ عِلْمًا رَافِقًا ۖ فَكَيْفَ يُفْقَهُ مَا يُفْقَدُونَ ۚ

ہم نے ہر زبان کے علم کے لیے ایک رفیق بنا دیا۔ پس کیسے سمجھ سکتے ہیں ان کو جو کچھ وہ سمجھنا نہیں چاہتے۔

[illegible][illegible]

وَمَنْ رُسُ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ فَكُنْ مِنَ الْأَصْدَقِ فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ  
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَسْتَهْزِئُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ فَاقْلَلْ أَقُولَ لَكُمْ عَذَابًا خِزَّاهِينَ اللَّهُ  
وَأَلَّا أَعْلَمَ الْغَيْبُ وَلَا كُؤُلُكُمْ إِلَى مَلِكٍ إِنَّ آيَاتِي لَمَّا لَكُمْ لَوْ كُنْتُمْ قُلُوبًا فَتَسْمَعُونَ وَالْبَصِيرُ  
أَكَلَا تَتَفَكَّرُونَ هُوَ الَّذِي مَرَّبَّهُ الَّذِينَ يَخْلَفُونَ أَنْ يَخْرُؤُوا إِلَيْهِ يَهْدِيهِمْ مَنْ دُونَهُ وَلَكِنْ  
وَلَا تَفْعِلْهُمْ يَتَفَكَّرُونَ وَلَا تَصْرُوهَ الْيَتَامَى يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَى وَالْعَصَى يَرْيَدُونَ وَجْهَهُ مَا  
عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِ مَنْ شِئَ وَمَا مِنْ حِسَابِكْ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَصْرُوهُمْ فَتَذُنُ مِنَ الظَّالِمِينَ  
وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مِنْ آلِهِ عَلَيْهِمْ مِنْ سِنِينَا الْكُفْرَ اللَّهُ يَعْلَمُ بِالشَّاكِرِينَ  
وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ  
عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّا غَفُورٌ رَحِيمٌ وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْأَنْبِيَاءَ وَنُحْيِيكَ

سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ

























قَالُوا نَلْعَنُكَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَتَبْغُونُ الْحَبْلَ وَمَا يَشْتَرِكُ بِهِ أُولُوا الْقُرْبَىٰ مِنْكُمْ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَالْقُرْآنَ وَالْخَالِصِينَ ۚ

المسحوق: المسح الحنظل لكن لا يخلط الاتفاق بل حلقه لا يفرق بالانحطام والقتال والاشكاف فلا حصة في تقدير الحنظل الامر  
بالتصحيح جمع لشدة واصله من الشح وهو نبع ومعاد الذي يبع بعضهم بعضا كل لرقه منهم شائعة لامام كذا في محضر  
الروح والكبير والغار في الصلوك ٣- الحوض في الروح مصله غور الماء سفير لمعاوض في الامور واكثر ما رواه في القران لمده  
ومن ترجمه ٩٩٩- والبسل انحبس وبمعهده كذا في التماس وركوى تذكرة الذكر وكه في الموضع ٣-  
الشيخ: قوله كذا في معول مغلق: اي: ذكره في ٢-  
الشيخ: يدين عطف تفسير ليلس ٣-

فَلْيَاذْكُرُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَأَلْزَمُوا عَلَىٰ آفَافِهِمْ أَرْغَافًا أَكْثَرَ ۚ وَذُكِّرُوا كَذَلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ  
الْمُتَّقِينَ فِي الْأَرْضِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِ فَانْقَلَبُوا يَدْعُونَ إِلَى الْكُفْرِ يَسْتَأْذِنُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَن يُقَرَّبُوا إِلَى الْغُرَاقِ ۚ فَذُكِّرُوا كَذَلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ  
وَأَمْرٌ لِلْمُسْلِمِينَ ۖ وَكَانَ قِيَمُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْهُ ۚ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۚ وَهُوَ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَعْشَارُ  
عَلَيْهِمُ النَّفْخُ وَالْأَذْفَارُ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

[illegible][illegible]































۱۲۔ اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کسی اور کو قتل کر دے تو اس کی سزا موت ہے۔ اگر کوئی شخص کسی اور کو قتل کر دے تو اس کی سزا موت ہے۔ اگر کوئی شخص کسی اور کو قتل کر دے تو اس کی سزا موت ہے۔

[illegible]

إِنْ جَاءَ الْفَرَسُ فِي فَوَاهِ جَاهٍ مَالِقٍ عَلَى الْإِنْدَاءِ أَيْ وَلَكُمْ حَبَابٌ  
الْفَرَسُ: الْإِصْبَاحُ مَعْدِلٌ. صَبَحَ إِذَا دَخَلَ فِي مَصْحٍ سَمِيَ الْمَصْحُ الْمَسْكَنُ كُلُّ مَا يَسْكُنُ إِلَيْهِ الْفَرَسُ وَيَطْفَأُ مِنْ زَوْجٍ أَوْ حَبِ  
مَقَالَةٍ سَكَنَ نَحْمَانُ الْمَعْنَى مَصُوبٌ أَمَا سَرَعَ الْعَالَمُ أَوْ نَكَمَ لَا مَعْلُولَ لَجْعَلٍ بِغَضَبٍ ذَوَا وَيَجْعَلُ مَعْنَى الْيَحْسُوبُ الْبَاتِ  
كَسَبَتْ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ مِنَ الْمَبْدُوتِ عَلَى مَا قَالَهُ الْأَوَّلُ هُوَ مَعْنَى الْمَبْدُوتِ وَخَصَّ فِي الْعَرَفِ مَا لَا مَقَالَةَ إِلَّا لَهَا مَقَالَةٌ  
أَيْ الْمَوْصُوفُ الْمَطْنُ عَلَى الْفَرَسِ شَيْءٌ يَخْرُجُ كَانَهُ عِلَالًا مُطْلَقًا وَالْعَمَلُ بِجَهْدِهِ مَعْدُودٌ وَالْطَّرَفُ مُحَدَّدٌ وَمَا يَدُورُ  
مِنْ لَمْعَةٍ أَوْ خَيْرٍ وَهَا وَتَقَرَّبَ بِهَا بِمَعْنَى الْكَمَرِ وَمَا فِي دَاخِلِهِ الْأَعْرَاضُ لِأَنَّهُ مَقْدُورٌ جَمْعُ لَمْعَةٍ مَعْنَى الْعَمَلِ لَمْعٌ لَمْعَةٌ مَجْمُوعَةٌ











القوم كانوا عشرين بانه فكيف يمكن هذه ۳- قوله في زبانه اصل الى ضرب واشار به الى دفع ما يدور من انه كيف نزل العذاب بالقوم سابقا عليها وجه الدافع ظاهر ان عدم الضرورة لا يستلزم ضرورة المقدم وكم من عارض يقع خلاف الاصل السبب ما ۴-  
 انزلنا ناسنا في العذاب فلما عبد لفرز الانبياء معمر عن قتادة قال كان المسلمون يسبون اصنام الكفار فوجب لشكركم الله للفرز ولا لاسرائيل  
 انزلنا العذاب لانه لا في لانه دارست على وزن لا غنت اي درست اهل الكتاب وفي لانه درست بهتت العذاب اي فست هذه الالهي  
 وعصت كفولهم اساطير الاولين ۵-

الطعن الثاني في الروح عن طرايب اصل العرق قطع النسي على سبيل الفساد من غير تفكير ولا تدبر وهو ضد العقل لانه فعل عاقل  
 بتقدير وراق والحق في غير تقدير آه

الفتح عود ضمير مبهني بانه يتناول القرآن ۶- في الروح يسبون منصوب على جواب الالهي وليل محروم على العطف  
 كفولهم لا تعدوا فتشغلها ۷-

التلخيص الاكثفة في الآية على نقل الحفظ لا يستلزمه ليس الواكل فان الولاية بالمعنى تلي ذكر مرتب على الجمع كما هو ظاهر ۸-

وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْإِنشَاءُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشِيرُ إِلَىٰ  
 إِلَهِكُمْ إِذْ جَاءَتْ الْآيَةُ لَئِيُؤْمِنُوا أَفَبِكُلُّ عَصْيَةٍ يُؤْمِنُونَ أَمْ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلَكِنَّا نَحْنُ مُرْسِلُو الرُّسُلِ  
 كُلَّمَا لِهْم يُعْمَلُونَ وَلَوْ أَنَّا نَزَّلْنَاهُمْ إِلَهُهُمْ اسْتَكْبَرُوا وَكَلَّمَهُمْ سُمُورًا وَخَشَعْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا وَلَا تَهْتَفِ

كَأَنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ مُّسْمِعُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ۝

اور ان (مشرکوں) نے قسمیں میں پڑا دی کہ اگر کوئی آیت آئے گی تو ہم اس کی نفی کر دیں گے (یعنی جادو) (یعنی ہم ضروری اس پر یمن کر لیں گے) آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ انہوں نے سب خدا تعالیٰ سے جس میں ہیں اور قرآن کی یا غیر (بلکہ تم کو خبر ہے) کہ وہ کتابیں جس وقت آجائیں گی یہ لوگ سب کی ایمان نہ لائیں گے اور ہم بھی ان کے دلوں میں ان کی کتابوں کو بھیجیں گے جیسا کہ یہ لوگ اس پہنچا دیں گے ان کے ایمان نہ لائیں گے اور ہم ان کو ان کی سرشت میں بخیرانہ دیتے ہیں گے اور ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیجے اور ان سے عرصہ میں بھی کہنے لگے اور ہم تمام درجہ ذات (نبی) کو ان کے پاس کی انھوں سے دوران کر کے کر دیتے تھے مگر یہ لوگ اگر ایمان نہ لائے تو ان کو بھیجے پڑے اور وہ کہتے ہیں لیکن ان میں نہ ہر لوگ جہالت کی آئیں کہتے ہیں ۱۰

تَفْهِيْمُ الْقُرْآنِ الْعَلِيِّ آیات مزند سے مشرکین کا قطع سے ہوا تو قرآن چاہے تصوف اُتے میں ان آیات کا اور اس کے بعد ان کا یہ شرک پر قائم ہے کہ ایمان ہے ان مشرکین کا یہ دعا و فریاض آیات کی درخواست کرنے کا وجہ کر کے جس کا خدا تعالیٰ فرمے تو قرآن سے اس طرح غرض کیا ہے کہ قرآن سے آپ نے دعوت اسلام کے صلے میں حکم کو دے دیا ہے آپ انہوں سے بھیجے کہ اپنے عجزات کا بیان کرے ہیں ایسی کوئی عجزہ آپ میں ظاہر کیجئے آپ کے ظہور کی ہوگی انہوں نے کہا کہ وہ کہہ سوتا کر دیجئے آپ نے یہ ایمان میرا ایمان کر کے وہ تمہیں کہنے لگے کہ ہر گز میں سے یہ دعا کرنے کے واسطے کہڑے ہو گئے حضرت برٹیکل سے اسلام دینے کے لئے کہ آپ چاہیں تو یہاں آنا ہر وہ دے لیکن گریہ ایسا نہ لائے تو میں ان پر عذاب نازل کروں گا ب چاہے ان کو اختیار کیجئے اور چاہے میں عر دے نہ بیٹھ جس کی قسمت میں ایمان ہے وہ (بجز عجزات کو کوئی حکم کر ایمان نہ لے دے گا آپ نے فرمایا تو میری ہی دے دے وہ جس سے یا یہ آیت پھیلوں تک باقی ہوئی کہ انی ارمہ۔

جواب اقتراہ آیات: ۱۰- اَلْاِسْمَاءُ بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْإِنشَاءُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشِيرُ إِلَىٰ إِلَهِكُمْ إِذْ جَاءَتْ الْآيَةُ لَئِيُؤْمِنُوا ۝ اور ان (مشرکوں) نے قسمیں میں پڑا دی کہ اگر کوئی آیت آئے گی تو ہم اس کی نفی کر دیں گے (یعنی جادو) (یعنی ہم ضروری اس (نیشن) پر ایمان نہ لائیں گے) آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ انہوں نے سب خدا تعالیٰ سے جس میں ہیں اور قرآن کی یا غیر (بلکہ تم کو خبر ہے) کہ وہ کتابیں جس وقت آجائیں گی یہ لوگ سب کی ایمان نہ لائیں گے اور ہم بھی ان کے دلوں میں ان کی کتابوں کو بھیجیں گے جیسا کہ یہ لوگ اس پہنچا دیں گے ان کے ایمان نہ لائیں گے اور ہم ان کو ان کی سرشت میں بخیرانہ دیتے ہیں گے اور ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیجے اور ان سے عرصہ میں بھی کہنے لگے اور ہم تمام درجہ ذات (نبی) کو ان کے پاس کی انھوں سے دوران کر کے کر دیتے تھے مگر یہ لوگ اگر ایمان نہ لائے تو ان کو بھیجے پڑے اور وہ کہتے ہیں لیکن ان میں نہ ہر لوگ جہالت کی آئیں کہتے ہیں ۱۰























[illegible][illegible][illegible]

الْبُغْيَانُ - مكانة المحبة والحالة ويقطوع على مكانتي في بني عذرا -

الشيخ: من الناس من يقول: انسى.

الْمَلَأَتْهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا تَقُولُ الْبُحْرَى كَالْإِسْلَامِ لِيَعَارَ أَنَّ الْجَمْعَ كَانُوا مُجْتَمِعِينَ عَلَى الصَّلَاةِ فَاعْلَمْ  
مَوَاتِي أَسْفَعَهَا وَكَمَا حَرَابَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ لَا سَمَاءَ وَقَدْ ذَكَرَ فِي السَّرَائِرِ أَحَدَ الطَّرِيقَيْنِ وَفِي الْجَوَابِ الْغَرْفَ الْآخَرَ فَكَانَ كَلِمَتُهُمَا  
قَدْ ذَكَرَ فِي كَلَامٍ لِمَرْصُومٍ وَهُوَ لِمَنْ لَمْ يَخْتَصِمْ فَلَمَّا أَعْمَلَ كَانَ أَهْلُهُ فِي نَحْوِ الْإِنْفَاعِ أَصْبَحَ فِي الْأَسْرِ فَاهْلُهُمْ تَكَلَّمُوا بِقَوْلِهِ بِتَحْتَفٍ مَا يَأْتِي  
فِي الرُّوحِ إِنَّمَا مَا عَلِيٌّ لَا يَأْتِي كَمَا أَنَّ الْكِبْرِيَاءَ وَبِغَاثِهِمْ عَنِ رَأْيِهِ الْغُلَاةَ قَوْلُهُ شَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمُ الشَّهَادَةَ الْأُولَى اعْرِفْ نَبِيَّكُمْ  
وَأَخِيَّةَ ذَوَلَهُمْ وَتَسْفِيهِ لَوْ تَهْمُ هَلَا تَكَرَّرَ -

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا ثُمَّ اتَّخَذُوا لِلَّهِ بُرْعَةً وَأَخَذَ اللَّهُ تِلْكَ الْأُمَمَ ذُرِّيَّتًا لِقَاءِ يَوْمِهِمْ هَٰذَا فَذَرَاهُمْ وَمَا عَلَيْهِمْ ۖ لَئِنْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۖ فَلَا يُصِلُ إِلَى اللَّهِ وَلَمْ يَكُنِ لِلَّهِ فُتُوٌّ بِشُرْكِكُمْ ۖ هَٰذَا إِلَهُكُمْ ۖ إِنَّكُمْ إِذْ لَمِيسِرُونَ ۚ وَإِلَهُكُمْ إِلَهُاتٌ كَثِيرَةٌ ۖ ذَاتُ أَرْوَاحٍ يُدْعَوْنَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَقَدِ اسْتَعْزَمُوا بِحُجَّتِهِمْ ۖ هَٰذَا إِلَهُكُمْ ۖ إِنَّكُمْ إِذْ لَمِيسِرُونَ ۚ عَلَيْهِمْ يَوْمِئَذٍ بَٰرِعَاتٌ مِمَّا فَعَلُوا قَدِ اسْتَفْهَمُوا مَا يَفْتَرُونَ ۖ وَقَالُوا هَٰذَا أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ ۚ لَا يَطْعُمُونَ إِلَّا مِنْ ذَنَبِهِمْ ۖ ذَرُّهُمُ عَنَّا وَإِنَّا بِمَا يَفْتَرُونَ لَشَاكِرُونَ ۚ هَٰذَا إِلَهُكُمْ ۖ إِنَّكُمْ إِذْ لَمِيسِرُونَ ۚ عَلَيْهِمْ يَوْمِئَذٍ بَٰرِعَاتٌ مِمَّا فَعَلُوا قَدِ اسْتَفْهَمُوا مَا يَفْتَرُونَ ۖ وَقَالُوا هَٰذَا أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ ۚ لَا يَطْعُمُونَ إِلَّا مِنْ ذَنَبِهِمْ ۖ ذَرُّهُمُ عَنَّا وَإِنَّا بِمَا يَفْتَرُونَ لَشَاكِرُونَ ۚ





























لَا يَهْدِي اللَّهُ الشَّاهِقِينَ لِيَجْعَلَ لَهُمْ خِزْيًا فِي الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ۚ  
وَمَنْ يَعْصِ أَمْرًا مُسْتَقِيمًا فَلَا يَنْزِلْ بِهِ عَذَابٌ ۚ وَالَّذِينَ يُحْرِثُونَ الْأَرْضَ وَنُفُسَهُمْ لَا يُلَاقُونَ ۚ  
عَذَابًا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ  
ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ

إِنَّ الَّذِينَ قَرَأُوا ذِكْرَنَا وَمَكَانًا شَيْعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَاكٍ ۚ لَتَفْعَلُنَّ  
مِنْ جَاءَ بِالنَّصْنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَلِهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالنَّصْنَةِ فَلَا يَجْزِي إِلَّا مِثْلُهَا ۚ وَهُمْ لَا يُلَاقُونَ ۚ  
عَذَابًا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ  
ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الْعَقَابِ ۖ وَانَّ الْعَقَابَ لَشَرٌّ حَرِيْهُرٌ ۚ  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الْعَقَابِ ۖ وَانَّ الْعَقَابَ لَشَرٌّ حَرِيْهُرٌ ۚ  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الْعَقَابِ ۖ وَانَّ الْعَقَابَ لَشَرٌّ حَرِيْهُرٌ ۚ  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الْعَقَابِ ۖ وَانَّ الْعَقَابَ لَشَرٌّ حَرِيْهُرٌ ۚ

تَفْصِيْلٌ لِّلْطَّلُوعِ ۚ يٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الْعَقَابِ ۖ وَانَّ الْعَقَابَ لَشَرٌّ حَرِيْهُرٌ ۚ

وَمَا مَسَّ مِجَالِ الْمَلَائِكَةِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ قَرَأُوا ذِكْرَنَا وَمَكَانًا شَيْعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَاكٍ ۚ لَتَفْعَلُنَّ  
سَبْعَةَ أَمْثَلِهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالنَّصْنَةِ فَلَا يَجْزِي إِلَّا مِثْلُهَا ۚ وَهُمْ لَا يُلَاقُونَ ۚ  
عَذَابًا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ  
ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرًا ۚ أُولَٰئِكَ لَنُنَافِئَهُمْ ۚ



گئے کیا (بعد جنوں عقیدت تو مجدد اسلام کے تہوار سے کہنے سے) اس قدر اخلاقی سے سوانحی نو کہ رویت جانے کے لئے کھائی دروں (محل نمودار) ایک شریک اختیار کر  
لوں (معاذ اللہ) وہ ملک ہے۔ چیز کا (اگر سب چیز یہاں ہی ملکوں میں اور ملکوں شریک ملک نہیں ہو سکتا اور) (تم جو کہتے ہو کہ تہوار انکو ہمارے سر پر بھیجیں بغیر  
بات ہے کہ کر کے والا پاک صحافہ رعبا دور صرف اور ساتھ دیکھو ہمارے ملک بہت ہے کہ اگر شخص بھی کوئی ملک کرتا ہے اور اسی پر جواب ہے اور کوئی دوسرے کا  
جو (مذہب انکو ہمارا ہے) (بلکہ سب اپنی اپنی معتقدی ہے) (پھر سب کے لئے کر چھتے تھے بعد ان سب کا اپنے آپ سے پانچ جانا اور دیکھو اور جو دیکھتا دین کے  
جس جس چیز میں حق اختلاف کرتے تھے (کہ کوئی کسی دین کو حق قرار دیتا تھا اور کوئی کسی دین کو باطل قرار دیتا تھا) اس لئے اختلاف ہے کہ کوئی حق کو باطل کہتا  
درا کوئی) (بلکہ) اگر کسی کو مذہب ہو کہ نفسوں سے مصوم ہوتا ہے کہ کوئی کسی کو گمراہ کر کے اس کو گمراہ کر دے اور اس کو گمراہ کر دے اور اس کو گمراہ کر دے اور اس کو گمراہ کر دے  
ہے کہ اولیہ کا تہا دوسرے سے نہیں ہوتا جواب یہ ہے کہ گمراہ کرنے سے جو کہ وہاں ہوا دے اپنے نفس سے ہر ایک کو مذہب اور گمراہ و باطل کر کے اس وقت اس شخص کا  
مسئبہ ہے کہ اس کے نفس و عقل اس سے فاسق ہے ظاہر ہو گا کہ حقیقت میں اپنے عقل سے کہ وہاں وہاں اس کو توہم کا یہ تصور ہے کہ دوسرے کے نفس سے گمراہ نہیں ہوتا  
حق و باطل میں ہوتا تھا۔ مگر نہیں۔ دوسرے یہ کہ گمراہیاں اپنے تھے تھے کہ فرج ہو گئے کہ نہ ہو گا وہاں اس کو باطل اور باطل ہے بلکہ وہاں اپنے اپنے نفس کا تہا ہو گا  
نفس شرعیہ اپنے تہا۔

لڑنے: صورت شجر پر آئی محمود صورت میں دین حق کی تحقیق مہسوس ہے اب اپنے ایک بڑے احام میں شامل ہو، ایک خاص انداز میں نے شامل جسے ترفیب  
 اخلاص و اوقات تہذیب معصیت و کائنات و آب و ہوا، ارض و دین حق کے کوثر کا کردار دینی و صفات کے ثابت ہو، جو حرکت تہذیب و تہذیب کے سامنے ہے ختم  
 فرماتے ہیں: یہی ان معصومین کے اعتبار سے خاتمہ کو محمود صورت سے رابطہ ہوگا اور ان کی حقارت میں ختم ہوا ہے۔

اگر انعام و ترغیب و تنبیہ و عقوبت کا کوئی ایک اور عہد نہ ہو، تو ان کے بغیر ان کی جتنی باتیں اور اور (اللہ) ایسا ہے جس سے تم کو ان میں سے  
 صاحب اختیار بنایا (اسی نعمت کو تو قاضی ہے) اور ایک کا ذکر ہے پر (مختلف چیزوں میں) اگرچہ جو عباد (اس نعمت میں) حاصل ہے (تاکہ ان نعمتوں سے) انعام  
 کو (عام بنائے) اور ان سے ان چیزوں میں جو کہ (فہم نہ کرے) ان کو کوئی چیز (آزاد نہ کرے) کون ان نعمتوں کی قدر کرے، ظہری کا حکم ہے کہ ان نعمتوں سے قدرتی کر  
 کے احاطہ نہیں کر سکتی، یعنی قطعاً ہوتے ہی ان سے انہوں کے ساتھ صاحب موطا پر ایجاد کرے گا، لیکن انہیں آپ کا یہ بندہ جہاد اپنے والا  
 (محمی) ہے اور بالکل وہ اپنی اپنی عقیدت کرنے والا اور اپنی کرنے والا (محمی) ہے (یعنی وہ اپنی اپنی عقیدت کے لئے عقاب ہے اور فرما رہا ہوں کہ ان کے لئے رحمت  
 ہے اور آخری نبی سے (فرما رہا ہوں کہ) انہوں کے لئے عقوبت ہے یہی حکمت ہے ضرور، ہاں اگر یہ حق کے موافق احاطہ اختیار کریں اور اپنی اپنی  
 (کائنات - جہاد تو ہیں) ان میں چیزوں میں کہ عقوبت پر مبنی ہو، یہی حکمت ہے ضرور، ہاں اگر یہ حق کے موافق احاطہ اختیار کریں اور اپنی اپنی  
 اس نعمت کا طریق رحمت جتنا ظاہر ہے جتنی وجہ عقوبت ہوتا ہے، ان کے ساتھ یہی رحمت اور جہاد کے لئے یہی حکمت ہے، ہاں اگر یہ حق کے موافق احاطہ اختیار کریں اور اپنی اپنی  
 ہونا وہ نظرانہتوں کے ہے جس ان کو رحمت سے قریب اور اس میں عود کرنے کے لئے ہر نفس اور یہی حکمت ہے ضرور، ہاں اگر یہ حق کے موافق احاطہ اختیار کریں اور اپنی اپنی  
 سے پالنے والا، اور وہی حکمت ہے جو ان کو رحمت سے قریب اور اس میں عود کرنے کے لئے ہر نفس اور یہی حکمت ہے ضرور، ہاں اگر یہ حق کے موافق احاطہ اختیار کریں اور اپنی اپنی  
 اور یہ صیغہ و معلوم ہوتے ہیں۔ **هَذَا وَقَدْ لَمْ يَنْفَسِرْ سُورَةُ الْاِنْعَامِ فَفَصَّلَ اللهُ ذِي الْاِنْعَامِ وَالْاَكْرَامِ - الَّذِي تَبَعَهُ الرُّبْعُ مِنْ تَفْسِيرِ كَلَامِ اللهِ**  
**عَنِ الْمَلَائِكَةِ الْمَلَامِ - عَمِيْدَ هَذَا الْفَصْلِ اِنَّهُ الْاِنْعَامُ وَقَدْ تَنْصَحُوهُ مِنْ يَوْمِ الْحَبْسِ اَرْبَعٌ وَعَشْرِينَ مِنْ صَفَرٍ سَنَةِ ثَلَاثَةِ مِائَةٍ وَارْبَعٍ وَارْبَعِينَ**  
**عَشْرِينَ مِنْ حِجْرِ صَيْدِ الْمَرْسَلِينَ الْكِرَامِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضَانِ اِنَّكَ -**

[illegible]

مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ: قوله في بينهم نكتة في انهم من آل البيت كما في الخبر المشهور وعنده هراة في لاروا من  
 المصطفاة: قوله في لست يرى ورد هذا القصير مرفوعا في الخبر المشهور فان في الخبر لقوله انك بعد عن الوجه لهم ومما هم  
 والنفاد: لا رد على ذلك الا ما قبل مقصور عليهم لا بعدهم وفي الحازن لغز في العرب ان فعلت كذا ففعلت مثله لست مني كـ

واحد منهما يرى عن صاحبه ٣٠ قوله في لا يظنون كما أن حقيقة الظن محال ٣١ قوله حيثما يريدون لا يقفون لأن  
 هذه جملة التي هي لغير محض ليس بعدهم ولو صورة ٣٢ قوله في ليعلم كما في ترواح ليعلم ٣٣ قوله في حيثما يريدون  
 إشارة إلى كونه حلاً من حيث حيث وهو رآه في قوله في حيثما يريدون ترواح عن الترواح فهو لغير محض  
 مخصص ٣٤ قوله في ذلك كما في الصاري ٣٥ قوله في لا شريك تتوكل كما في التحدي عما في الشريعة والذكور ٣٦  
 قوله في خلق منسوب تخيل كما في الكبر بعد جلاء الله في أرضه ملكوتها وبصرها ٣٧ قوله في يفرحون فإني نعم ملككم  
 معاملة لمحتسب لأن حقيقة الانبلاء والانتهاج محال غير الله تعالى ٣٨ قوله في أول ما نزل به وهو غير المتدبري إلا ما لم يبد  
 الأول لا سيما في مثل سورة آل فخصت غير الأسماء وبالطابق في النقائص في الأمور استبراه كمنعصية وجماعة ليس محكمات ولا  
 حجة باعتبار المصالح في هو قبيح وموجب لشدة ٣٩

الطريق إلى شيعا جميع طبيعة نفسية خبيثة لأن كلاً منهم لا كلاً منهم يمنع أو ما ٤٠

المتكبر في الروح بما يبدل من محل إلى غير طري لهداية صراط القيدار مصدر معن بمرحلة مقدير اعني و عطف بيان لذي ٤١  
 المتكبر قوله بعد امرهم هو على ما انفردت من معنى است محض ليس للتعليل بل لوعيد ٤٢ قوله لا تفرحوا فإني نعم ملككم ولا تكلم  
 مع ٤٣

## وجوه الشامي:

## سورة المائدة

لونه تعني شئ قوم على الموضوعين فيه فراء فان الاول يسكون النون بعد النون لاين عاصم وخمسة والحادية يفتحها للباقي - قوله تعالى ان  
صديقكم فيه فراء فان الاول يكسر الميمزة لاين كهمز واني عاصم والحادية يفتح للباقي فوله تعالى ومن حصصت له ما ذكر في الساء فوله تعالى  
وازالكم فيه فراء فان الاول يفتح اللام لفتح واني عاصم والكسائي والحادية يفتح للباقي فوله تعالى او ليس له ما عا في الساء  
فوله تعالى فية - فيه فراء فان الاول يفتح بعد اللام ولشديد الياء على وزن حيلة لعنزا والكسائي والحادية يفتح بعد اللام ولشديد  
الياء على وزن فاعلة للباقي فوله تعالى رسنا فيه فراء فان الاول يسكون النون لاين عاصم والحادية يفتح للباقي فوله تعالى ولا يجرئت - فيه  
فراء فان الاول يفتح الياء وكسر الزاي لفتح من الاخر ان والحادية يفتح الياء وحزم الزاي للباقي فوله تعالى للسحت فيه فراء فان الاول يفتح  
الحاء لاين كهمز واني عاصم والكسائي والحادية يسكون للباقي وهذا لقان فوله تعالى ونمير الى الجروح - فيها ثلث فراء ات الاول يرفع  
نحسمة للكسائي والحادية يرفع الجروح فقط لاين كهمز واني عاصم والحادية يفتح في الصحيح للباقي ويرفع على لا ابتداء  
والصحت على تصف على المصوب وفي ذال الاذن فراء فان الاول يسكونها بالفتح والحادية صمها للباقي وهذا لقان فوله تعالى وليحكم - فيه  
فراء فان الاول يكسر اللام ونصب نسم لحسرة والحادية يسكون اللام وحزم العمدة واللام على الاول لاين كهمز وهو معطوف على هدى وبوصلة  
على هدى وبوصلة والحكم وعلى الثانية لام الامر وهو ظاهر فوله تعني يجرى - فيه فراء فان الاول يفتح الحاء لاين كهمز والحادية يفتح  
تسعين فوله تعالى ويلول - فيه ثلث فراء ات الاول يفتح راء قبل يولول لفتح واني عاصم والحادية يفتح الحاء لاين كهمز وهو معطوف  
على يجرى والحادية يرفع اللام للباقي فوله تعالى وعد الطائرات - فيه فراء فان الاول يفتح الياء بعد ع وخص لاء الطائرات لحسرة والحادية  
يفتح الياء وحزم اللام لفتح اسم معنى عهد منصوب بالمعطوف على القردة والحزير والباقي فعل ماض فوله تعالى رساله - فيه  
فراء فان الاول يفتح بعد اللام وكسر الياء لفتح وان عاصم وخمسة جميع رساله والحادية يفتح الياء وحزم اللام لفتح ان لا تكون -  
فيه فراء فان الاول يرفع النون لاين عاصم والميمزة والكسائي والحادية يفتح للباقي وان على الاول مخففة من المظلة وامسلة انه لا تكون  
لحسرة وان وحذف حصر الشان وعلى الثانية مصدر فوله تعالى عقنهم - فيه ثلث فراء ات الاول يفتح الياء بعد نعين ويخفيف اللام لاين  
ذكون من السدادة والحادية يفتح الياء مع تخفيف اللام لشدة وحسرة والكسائي من العطف والحادية يفتح الياء مع تشديد الصاد لباقي من  
التعريف فوله تعالى لجرء على فيه فراء فان الاول يفتح النون في الجزاء وفتح لام على لعاصم وحسرة والكسائي على ان مثل بدل من جرء والحادية  
يفتح النون وحزم اللام للباقي على كون الحرء محلاً لاجتماع الية فوله تعالى نو كفاة طعن - فيه فراء فان الاول كفاة يفتح النون وحزم  
من طعن نافع واني عاصم على الاضافة شانية والحادية يفتح النون وفتح الياء للباقي على التعلية فوله تعني ليه - فيه فراء فان الاول يفتح الياء  
بعد الياء لاين عاصم كشيخ وعالية يفتح للباقي فوله تعني حي ينزل - فيه فراء فان الاول من الانزال لاين كهمز واني عاصم والحادية من  
النزول لباقي فوله تعني استعمل - فيه فراء فان الاول يفتح الحاء وحذف تخفيف حبة تنقلع والحادية يفتح الياء وكسر الحاء للباقي من  
للمقصود فوله تعني الاول - فيه فراء فان الاول يفتح الياء وحزم اللام ويسكون الياء ويصح النون على الصحيح لحسرة وشدة والحادية يسكون  
الياء او يفتح اللام ويضع الياء وكسر النون على التعلية للباقي فوله تعني علام الغيوب - فيه فراء فان الاول يكسر العين لشدة و  
حسرة والحادية يفتح للباقي - قوله تعالى الاسم فيه فراء فان الاول يفتح الحين وكسر الحاء اسم فاعل لحسرة والكسائي والحادية  
يكسر الحين ويسكون الحاء ولا يفتح بعدها للباقي فوله تعني هل يستطيع - فيه فراء فان الاول يفتح الياء وحزم اللام لفتح الياء وحزم اللام

للكسائي والتقصير هل يستطيع ان يسمي ذلك ولطاعة ملاء وحكم الله قوله تعالى يتولى - فيه قراءة ثانى الاولى من التثنية للنافع وابن عامر وعاصم  
والثانية من الاثني الباقين قوله تعالى يوم يرفع فيه قراءة ثانى الاولى فتح المبدع لنافع وحسنه بعد الفتح من والى يوم يرفع والثانية رفع الميم للنافع  
على انه حمر الراء. نعت سورة الفاتحة للنافع من جهة اخرى الاخرى ١٣٦ يوم الخميس.

## سورة الأنعام

قوله تعالى من يصرفه - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح الراء وكسر الراء مبيها للنافع لا يبي بكر وحزمة والكسائي والثانية يضم الله وفتح الراء  
مبيها للمعقول للنافع - قوله تعالى ثم لم تكن فيه قراءة ثانى الاولى يثاء على حذف كبير الحمره والكسائي والثانية بالياء على ثنائيت للنافع قوله  
تعالى فتهب فيه - فيه قراءة ثانى الاولى يرفع الله لاي كبير وابن عامر وحفص والثانية بالنصب للنافع - قوله تعالى والله وما - فيه قراءة ثانى الاولى  
يضم الله على البناء الحمره والكسائي والثانية بجرها على الصفة للنافع - قوله تعالى ولا تكذب - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح الراء بحذف  
والثانية بالرفع للنافع - والنصب بضمها على حواب حمسى والحمسى ان وردا لم تكذب والرفع بالانثناء او العطف على مرد قوله  
تعالى ويكون - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح الراء لاي كبير وابن عامر وحفص وحزمة والثانية برفعها للنافع وغيره ثبوته على الله تعالى واخره الاخره - فيه  
قراءة ثانى الاولى يفتح الراء لاي كبير وابن عامر وحفص وحزمة والثانية بفتح الراء لاي كبير وابن عامر وحفص وحزمة والثانية بفتح الراء لاي كبير  
تتطو - فيه قراءة ثانى الاولى يثاء على الخطاب للنافع وابن عامر وحفص والثانية بالياء على لينة للنافع - قوله تعالى ليحرقه - فيه قراءة ثانى  
الاولى يضم الله وكسر الراء لنافع والثانية يفتح الله وحسنه فرائي للنافع قوله تعالى لا يكذبونك - فيه قراءة ثانى الاولى يسكون الكاف  
ويخفيف الراء من التكذب لنافع والكسائي والثانية يفتح الكاف ويشديد الراء من التكذيب للنافع - قوله تعالى علي ابن يزل اي - فيه قراءة ثانى  
الاولى من الالف لاي كبير والثانية من الفعل للنافع قوله تعالى لفسدا - فيه قراءة ثانى الاولى تشديد الراء لاي كبير والثانية بالضم للنافع  
قوله تعالى بالتفوق - فيه قراءة ثانى الاولى يسكون الراء ويضم الراء ويسكون الراء ويرى ومفوحة لاي كبير وابن عامر وحفص وحزمة والثانية بالياء على  
قوله تعالى انه من عمل - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح الراء لاي كبير وابن عامر وحفص وحزمة والثانية بالياء على ثنائيت للنافع قوله تعالى  
وكسر على الاستعلاء قوله تعالى ليدخلوه وحسنه - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح الراء لاي كبير وابن عامر وحفص وحزمة والثانية بالياء على ثنائيت للنافع  
سعى لثباته الخ قوله تعالى وفستين - فيه قراءة ثانى الاولى بالياء بعد اللام على المدكبر لاي كبير وكسر وحزمة والكسائي والثانية بالياء على  
ثنائيت للنافع قوله تعالى ميبيل المعجمين - فيه قراءة ثانى الاولى ينصب اللام لنافع والثانية بالرفع للنافع والنصب على انه معقول للفعل  
لشعدي والرفع على انه فعل لفعل لفظ لازم قوله تعالى يفض الحق - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح الراء وحسنه وحزمة والثانية بالياء على ثنائيت للنافع قوله  
كثير وعاصم من يفض الثمر والثانية يسكون الفاء وحسنه معجمة مخففة مع الكسر للنافع من الفضاء وحلقت الراء في لخط ثبوت لاجلها في  
اللفظ لا يشاء الكسائي - قوله تعالى ويحييه - فيه قراءة ثانى الاولى بكسر الراء لثمة والثانية بالياء على ثنائيت للنافع وحسنه وحزمة والكسائي والثانية بالياء على  
تثنية لاي كبير - فيه قراءة ثانى الاولى يثاء على الالف بعد الجيم بدل فتحه على الالف لثمة وحسنه والكسائي والثانية بالياء على ثنائيت للنافع  
الخطاب للنافع قوله تعالى قل الله ينجيكم - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح النون وتشديد الجيم لثمة وحسنه والكسائي والثانية يسكون  
النون ويضم الجيم للنافع والاخرى من الفصل الثاني من الالف قوله تعالى يسببك - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح النون وتشديد السين لاي  
عامر والثانية يسكون النون ويضعف السين للنافع والاخرى من الفصل الثاني من الالف قوله تعالى سمعوه - فيه قراءة ثانى الاولى بالياء بعد  
لواو على تشديد لحرمة والثانية بالياء على ثنائيت للنافع - قوله تعالى رجي للثمة - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح الراء لنافع وابن عامر وحفص  
والثانية بالياء على ثنائيت للنافع قوله تعالى الاحاسوني - فيه قراءة ثانى الاولى يفتح النون لنافع وابن عامر وحسنه والثانية بفتح النون  
وهي الاول حذف إحدى النون وفي الثاني ادغامها في الاخرى قوله تعالى ما لم يزل ما عليكم سلطانا - فيه قراءة ثانى الاولى يسكون النون

والحقيق الذي لا يغير وهو عرو والغاية يفتح دون وتشد يد الرأى قوله تعالى حوزت من سماء - فيه فراء ثان - الأولى متولى بناء حاصبه  
وحفرة والكسائي والغاية يغير بدون للماضي قوله تعالى وزكريا - فيه فراء - ثان الأولى يغير حمزة لبعضهم وحفرة والكسائي والغاية بالهجرة  
للماضي قوله تعالى واليسج - فيه فراء - ثان الأولى يشهد به الام وسكون الياء لحمزة والكسائي والغاية يسكون - فلام وفتح الياء وهو على الاول  
اعجمي وحل غنية اللام وعلى الثاني نهد - عجمي - قوله تعالى يجعلونه لفرطيس يسودوا ويسودون كثير - فيها فراء - ثان الأولى ياء في الغنة  
على شعبة لا من كثير وهي عرو والغاية ياء على السطاب لسالكين - قوله تعالى زينبو - فيه فراء - ثان الأولى ياء على الصبة وشعبة والهمز  
للكتف والغاية ياء على السطاب لسالكين - فيه فراء - ثان الأولى يفتح بدون شافع وحفص والكسائي والغاية بالرفع على  
وهو على الاول طرف والغاية الامر لا توصل وعلى الثاني مصدر بمعنى توصل والجمع مجاز أو طرف امته انه الفعل على سبيل التمايز  
قوله تعالى من السبت ومخرج السنت - فيه فراء - ثان الأولى يتشبهه ياء شافع وحفص والكسائي والغاية بالتحفيف للماضي قوله تعالى وحاصل -  
فيه فراء - ثان الأولى يفتح المير واللام ولا الف قل - يعين على صيغة العاصي للعاصم وحفرة والكسائي والغاية يكسر العين ويزع اللام وان قبل  
العين على صيغة اسم الفاعل السابق قوله تعالى الليل - فيه فراء - ثان من فراء - فاعله ناقض نصب المثل وس فراء - فاعله ناقض حرة قوله تعالى  
فمضفر - فيه فراء - ثان الأولى يكسر القاف لا من كثير وهي عرو على انه اسم لفاعل وحاجة - منسحب للماضي على انه مضمر في رسم سكون قوله  
معنى التي لمرة - فيه فراء - ثان الأولى يسمو الفاء ونعيم تحمزة والكسائي على انه جمع لمرة وغاية بالفتح لهما - قوله تعالى وحوقو - فيه  
فراء - ثان الأولى يتشابه ياء شافع والغاية بالتحفيف للماضي قوله تعالى تربست - فيه فراء - ثان الأولى يفتح من الدال والراء لا من كثير وهي  
عرو والغاية يغير الف لفتح وعاصم وحفرة والكسائي ولكل يسكون السين وفتح الفاء والغاية يفتح السين يسكون - ياء على  
الفية لا من عاصم والضمير للآيات والمعنى محبت هذه الآيات وعقت وهو كقولهم اعطى الرب - قوله تعالى انها - فاء - فيه فراء -  
الأولى يكسر الهجزة من الهاء لا من كثير وهي عرو وشعبة بخلاف عه والغاية بالفتح بلا قبل قوله تعالى لا يؤمنون - فيه فراء - ثان الأولى يفتح  
على السطاب لا من عاصم وحفرة والغاية ياء على شعبة للسالكين قوله تعالى فلا - فيه فراء - ثان الأولى يكسر القاف وفتح الياء لفتح وابن عاصم  
والغاية يفتح القاف والياء للسالكين وهذا مضمران بمعنى مقابلة وموصلة قوله تعالى منزل من ربك - فيه فراء - ثان الأولى يفتح بدون ونسندبه  
الراء لا من عاصم وحفص والغاية يسكون بدون وتضعف الرأى قوله تعالى كلقت رملك - فيه فراء - ثان الأولى يغير - فاء - من القسم والياء للعاصم  
وحفرة والكسائي والغاية بالالف للسالكين قوله تعالى لعل - فيه فراء - ثان الأولى يفتح ياء وكسر الصاد لأن كثير وهي عرو وابن عاصم  
والغاية يفتحها للسالكين قوله تعالى حرم عليكم - فيه فراء - ثان الأولى يفتح الحاء والراء لفتح وحفص والياء يفتح الحاء وكسر الراء للسالكين  
قوله تعالى ليخترن - فيه فراء - ثان الأولى يفتح الياء لعاصم وحفرة ونكسائي والغاية يفتح للسالكين قوله تعالى او من كان معنا - فيه فراء -  
الأولى يشبهه ياء شافع والغاية بالتحفيف للماضي قوله تعالى وسالته - فيه فراء - ثان الأولى يفتح الحاء وحسم الياء ولا الف قبل الياء على  
التوحيد لا من كثير وحفص والغاية يكسر الله والهاء والف قبل الياء على الجمع للسالكين قوله تعالى صعدا - فيه فراء - ثان الأولى يسكون الياء لا من  
كثير وشعبة بالشديد مع تكسر لماضي قوله تعالى موحدا - فيه فراء - ثان الأولى يكسر ثاء على انه صفة شافع وهي يكر والغاية بالفتح حتى انه  
مضمر وصف به سائلة الياء قوله تعالى يصعدا - فيه فراء - ثان الأولى يسكون الحاء وتضعف العين من حير - فاء - بعد الصاد لا من كثير  
والغاية يشبهه الصاد وتضعف العين من غير الف بعد الصاد - لا من كثير والغاية تشبهه تصاد والمير ولا الف بعد تصاد للسالكين قوله تعالى  
ويوم يحشرهم - فيه فراء - ثان الأولى ياء على بعضهم للغاية يسكون للماضي قوله تعالى عما تعملون - فيه فراء - ثان الأولى ياء على السطاب لا من  
عاصم والغاية ياء على نية لسالكين قوله تعالى حكنكم - فيه فراء - ثان الأولى يفتح ياء بدون لشعبة والغاية يفتح على السالكين قوله تعالى من  
يكون له - فيه فراء - ثان الأولى ياء على التذكير حمزة والكسائي والغاية ياء على التثنية للسالكين قوله تعالى بزمعهم في سمواتهم - فيه  
فراء - ثان الأولى يفتح ياء على التثنية بالفتح للسالكين قوله تعالى ويحيى قل اولادهم شركا - فيه فراء - ثان الأولى يفتح ياء على التثنية  
الياء وفتح لا قبل وفتح دال اولادهم وشركا ياء معروزة الهجزة لأن عرو والغاية يفتح الرأى والياء يفتح لام قبل وكسر دال  
اولادهم وشركا ياء معروزة الهجزة وثمة في الاول - ثمة - فاء - يفتح الياء يفتح لام قبل وكسر دال

وہ یکنے۔ یہ قراءتہ الاوئی بالذات لاین عامر رشحہ والذیہ بند کمر الباقی قولہ تعالیٰ مینہ۔ یہ قراءتہ الاوئی بالرفع لاین کثیر و من عامر و ثانیہ بالنصب للباقی قولہ تعالیٰ قبلوا اولادکم۔ یہ قراءتہ الاوئی مشدہ ہاء لاین کثیر راس عامر و ثانیہ بالنصب لباقی۔ اولہ تعالیٰ کلد۔ یہ قراءتہ الاوئی بسکون الکاف بالغ راس کثیر و ثانیہ بالنصب للباقی قولہ تعالیٰ من تیرہ۔ یہ قراءتہ الاوئی حصہ الداء و البیہ لحررہ و نکستی و ثانیہ بمعجمہما للذیہ قولہ تعالیٰ صدادہ۔ یہ قراءتہ الاوئی بفتح الحاء لاس عمرو و ابن عامر و عاصم و الناصب بالکسر للذیہ قولہ تعالیٰ حضرات۔ یہ قراءتہ الاوئی بفتح الطاء لقبل ربح عامر و حفص و نکستی و ثانیہ بالسکون للباقی قولہ تعالیٰ ومن العصر۔ یہ قراءتہ الاوئی بفتح العس لاس کثیر و ابن عمرو و ابن عامر و ثانیہ بالسکون للذیہ وهو الصبح جمع مہر کصحب و صاحب۔ قولہ عالی الا ان یکنی عیدہ فی السعین۔ قراءتہ لاین نہایت لاس کثیر و ابن عامر و حمزہ و بالذکر لباقی رشحہ بالرفع لاین عامر و بالنصب للباقی قولہ تعالیٰ لذكورہ۔ یہ قراءتہ الاوئی بصحیف الدال لجمع و حمزہ و نکستی و ثانیہ بالشدید للذیہ قولہ تعالیٰ و ان مما فیہ ثلاث قرءاتہ الاوئی بفتح مہمرا و یخفف الحون لاین عامر و ثانیہ بالکسر و التثنیہ لجمعہ و نکستی و ثالثہ بالشدید للذیہ قولہ تعالیٰ ان تاتہم لفتکک۔ یہ قراءتہ الاوئی بفتح الهمی التذکر حمزہ و نکستی و ثانیہ بقاء علی التثنی للذیہ قولہ تعالیٰ فراقہ۔ یہ قراءتہ الاوئی بصحیف التاء و الف لملہ نحرہ و نکستی و ثانیہ بتثنیہما و لا الف لثانیہ لباقی قولہ تعالیٰ لعا فیہ قرءان الاوئی بفتح ثقل و کسر الہاء مشدہ لناع و ابن کثیر و ابن عمرو و ثانیہ بکسر الخاف و فتح ثاء معطفہ للذیہ۔